Postal Reg.No.GDP/001/2013-15

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 64

ایڈیٹر منصور احمد

نائبین قریشی محمد فضل اللہ، تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ

بدر

قادیان

The weekly BADR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 32

شرح چندہ: سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک: بذریعہ ہوائی ڈاک 50 پاؤنڈ یا 80 ڈالر امریکن 80 کینیڈین ڈالر یا 60 یورو

20 شوال 1436 ہجری قمری 6-ظہور 1394 ہش 6-اگست 2015ء

اخبار احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں الحمد للہ۔ احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

اَللّٰھُمَّ اَیِّدۡ اِمَامَنَا بِرُوۡحِ الۡقُدُسِ وَبَارِکۡ لَنَا فِیۡ عُمُرِہٖ وَاَمۡرِہٖ۔

- مرزا محمد یوسف بیگ صاحب اعلیٰ درجہ کی محبت اور اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور اعلیٰ درجہ کا حُسن ظن اس عاجز سے رکھتے ہیں ھُوَ رَجُلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ۔
- میاں عبد اللہ نہایت عمدہ آدمی اور میرے منتخب محبوں میں سے ہے۔ کیا اچھا ہو کہ میرے دوسرے مخلص بھی اس عادت کی پیروی کریں۔
- مولوی حکیم غلام احمد صاحب انجینئر نہایت سادہ وضع، یک رنگ، صاف باطن دوست ہیں اور عطر محبت اور اخلاص سے اُن کا دل معطّر ہے۔
- سیّد فضل شاہ صاحب لاہوری تہ دل سے سچی اور پاک اور کامل ارادت اس عاجز سے رکھتے ہیں اور للّٰہی تعلق اور حُبّ میں اعلیٰ درجہ انہیں حاصل ہے۔

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

(۱۲) حبّی فی اللہ **مرزا محمد یوسف بیگ صاحب سامانوی**۔ مرزا صاحب مرزا عظیم بیگ صاحب مرحوم کے حقیقی بھائی ہیں جن کا حال رسالہ فتح اسلام میں لکھا گیا ہے اور وہ تمام الفاظ اخلاص کے جو میں نے اخویم مرزا عظیم بیگ صاحب مغفور و مرحوم کے بارے میں فتح اسلام میں لکھے ہیں اُن سب کا مصداق میرزا محمد یوسف بیگ صاحب بھی ہیں۔ ان دونوں بزرگوار بھائیوں کی نسبت میں ہمیشہ حیران رہا کہ اخلاق اور محبت کے میدانوں میں زیادہ کس کو قرار دُوں۔ میرزا صاحب موصوف ایک اعلیٰ درجہ کی محبت اور اعلیٰ درجہ کا اخلاص اور اعلیٰ درجہ کا حُسن ظن اس عاجز سے رکھتے ہیں اور میرے پاس وہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ سے میں اُن کے خلوص کے مراتب بیان کرسکوں یہ کافی ہے کہ اشارہ کے طور پر میں اسی قدر کہوں کہ **ھُوَ رَجُلٌ یُّحِبُّنَا وَنُحِبُّہٗ وَنَسۡئَلُ اللّٰہَ خَیۡرَہٗ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ**۔ میرزا صاحب نے اپنی زبان اپنا مال اپنی عزت اس للّٰہی محبت میں وقف کر رکھی ہے اور اُن کا مریدانہ و محبانہ اعتقاد اس حد تک بڑھا ہوا ہے کہ اب ترقی کے لئے کوئی مرتبہ باقی نہیں معلوم ہوتا۔ **وَذَالِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ**۔

(۱۳) حبّی فی اللہ **میاں عبد اللہ سنوری**: یہ جوان صالح اپنی فطرتی مناسبت کی وجہ سے میری طرف کھینچا گیا۔ میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اُن وفادار دوستوں میں سے ہے جن پر کوئی ابتلا جنبش نہیں لاسکتا۔ وہ متفرق وقتوں میں دو دو تین تین ماہ تک بلکہ زیادہ بھی میری صحبت میں رہا اور میں ہمیشہ بنظر امعان اس کی اندرونی حالت پر نظر ڈالتا رہا ہوں سو میری فراست نے اس کی تہ تک پہنچنے سے جو کچھ معلوم کیا وہ یہ ہے کہ یہ نوجوان درحقیقت اللہ اور رسول کی محبت میں ایک خاص جوش رکھتا ہے۔ اور میرے ساتھ اس کے اس قدر تعلق محبت کے بجُز اِس بات کے اور کوئی بھی وجہ نہیں جو اس کے دل میں یقین ہو گیا ہے کہ یہ شخص محبانِ خدا اور رسول میں سے ہے۔ اور اس جوان نے بعض خوارق اور آسمانی نشان جو اس عاجز کو خدا تعالیٰ کی طرف سے ملے بچشم خود دیکھے ہیں جن کی وجہ سے اس کے ایمان کو بہت فائدہ پہنچا۔ الغرض میاں عبد اللہ نہایت عمدہ آدمی اور میرے منتخب محبوں میں سے ہے اور باوجود تھوڑے سے گزارہ ملازمت پٹوار کے ہمیشہ حسب مقدرت اپنی مالی خدمت میں بھی حاضر ہے اور اب بھی بارہ روپیہ سالانہ چندہ کے طور پر مقرر کر دیا ہے۔ بہت بڑا موجب میاں عبد اللہ کے زیادت خلوص و محبت و اعتقاد کا یہ ہے کہ وہ اپنا خرچ بھی کر کے ایک عرصہ تک میری صحبت میں آ کر رہتا رہا اور کچھ آیات ربّانی دیکھتا رہا۔ سو اس تقریب سے روحانی امور میں ترقی پا گیا۔ کیا اچھا ہو کہ میرے دوسرے مخلص بھی اس عادت کی پیروی کریں۔

(۱۴) حبّی فی اللہ مولوی حکیم **غلام احمد صاحب انجینئر** ریاست جموں۔ مولوی صاحب موصوف نہایت سادہ وضع، یک رنگ، صاف باطن دوست ہیں اور عطر محبت اور اخلاص سے اُن کا دل معطّر ہے۔ دینی امدادات میں پورے پورے صدق سے حاضر ہیں۔ مولوی صاحب اکثر علوم وفنون میں کامل لیاقت رکھتے ہیں اور اُن کے چہرے پر استقامت و شجاعت کے انوار پائے جاتے ہیں اس سلسلہ کے چندہ میں دو روپیہ ماہواری انہوں نے اپنی مرضی سے مقرر کیا ہے۔ **جَزَاھُمُ اللّٰہُ خَیۡرَ الۡجَزَاءِ**۔

(۱۵) حبّی فی اللہ **سیّد فضل شاہ صاحب لاہوری** اصل سکنہ ریاست جموں نہایت صاف باطن اور محبت اور اخلاص سے بھرے ہوئے اور کامل اعتقاد کے نور سے منور ہیں۔ اور مال و جان سے حاضر ہیں اور ادب اور حسن ظن جو اس راہ میں ضروریات سے ہے ایک عجیب انکسار کے ساتھ ان میں پایا جاتا ہے۔ وہ تہ دل سے سچی اور پاک اور کامل ارادت اس عاجز سے رکھتے ہیں اور للّٰہی تعلق اور حُبّ میں اعلیٰ درجہ انہیں حاصل ہے اور یک رنگی اور وفاداری کی صفت ان میں صاف طور پر نمایاں ہیں اور ان کے برادر حقیقی ناصر شاہ بھی اس عاجز سے تعلق بیعت رکھتے ہیں اور ان کے ماموں منشی کرم الٰہی صاحب بھی اس عاجز کے یک رنگ دوست ہیں۔

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن، جلد 3، صفحہ 530 تا 532)

★★★ ★★★ ★★★

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

قرآن مجید، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ارشادات کے حوالہ سے امانتوں کی ادائیگی اور خیانت سے بچنے اور غصّہ کو دبانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے سے متعلق تاکیدی نصائح

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 3؍جولائی 2015 بطرز سوال وجواب
بمطابق منظوری سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے جماعتی عہدے داران، ذیلی تنظیموں کے عہدے داران اور مقامی محلے کی سطح کے عہدے داران سے کن توقعات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعتی نظام میں ایک مرکزی نظام کے علاوہ ذیلی تنظیموں کا بھی نظام ہے اور پھر جماعتی مرکزی نظام میں بھی اور ذیلی تنظیموں کے نظام میں بھی ملکی سطح سے لے کر مقامی محلے کی سطح تک عہدیدار مقرر ہیں اور ہر عہدیدار سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ وہ خلافت کا دست و بازو بن کر ان فرائض کو ادا کرنے کی کوشش کرے جو وسیع تر پھیلاؤ کے ساتھ خلافت کی ذمہ داری ہے۔ پس اگر اس بات کو تمام مربیان اور عہدیدار سمجھ لیں تو ایک انقلابی تبدیلی جماعت میں پیدا ہوسکتی ہے...... یہاں ہم میں سے ہر ایک پر یہ بھی واضح ہونا چاہئے کہ کسی بھی عہدیدار کو یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ نصیحت کرنا میرا کام نہیں۔ یہ تو صرف امیر جماعت یا صدر جماعت یا سیکرٹری یا مربی یا دوسرے سیکرٹریان کا کام ہے یا اسی طرح صدر انصار اللہ یا ان کے تربیتی شعبہ کا کام ہے یا صدر خدام الاحمدیہ یا ان کے تربیتی شعبہ کا کام ہے یا لجنہ کی صدر اور ان کے تربیتی شعبہ کا کام ہے۔ نہیں، بلکہ ہر سیکرٹری چاہے وہ سیکرٹری ضیافت ہے یا ذیلی تنظیموں میں خدمت خلق یا کھیلوں کا نگران ہے، کوئی بھی ہے اگر وہ کسی بھی صورت میں خدمت انجام دے رہا ہے تو اس کا کام ہے کہ اپنے نمونے قائم کرے۔ اور اگر یہ ہو جائے تو پہلے بھی میں کئی دفعہ کہہ چکا ہوں کہ پچاس فیصد سے زیادہ جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اللہ تعالیٰ کے حکموں پر چلنے والی بن سکتی ہے۔ چاہے وہ مسجدوں میں نمازوں کی حاضری ہو یا دوسری قربانیوں اور حقوق العباد کا معاملہ ہو۔ پس ہر سطح پر جماعت کی خدمت کرنے والا پہلے تو اپنے اندر دیکھے کہ ان احکامات کی کس حد تک میں پابندی کر رہا ہوں۔ ان کی جگالی کر کے اپنی حالت بہتر بنائے اور پھر دوسرے کو بتائے

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک روزے دار کو نماز تراویح، نماز تہجد، نوافل اور تلاوت قرآن کریم کے متعلق کیا نصائح فرمائیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: تراویح کی جو نماز ہوتی ہے، یہ بیشک فرض نہیں ہے۔ یہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اس لئے شروع ہوئی تھی کہ جو لوگ تہجد نہیں پڑھ سکتے ان کی نفلی عبادت بھی ہو جائے۔ نفل نماز بھی ادا ہو جائے اور قاری کے ذریعہ سے وہ قرآن کریم بھی سن لیں۔ لیکن جو تہجد پر اٹھ سکتے ہیں ان کو تہجد بھی پڑھنی چاہئے۔ آجکل کیونکہ وقت تھوڑا ہوتا ہے اس لئے چاہے تھوڑی ہی پڑھیں لیکن پڑھنی چاہئے۔ جو بھی روزہ رکھنے کے لئے جاگے گا یا اس وقت جاگتا ہے تو ادھر ادھر کی باتیں کرنے کی بجائے پہلے نفل پڑھنے چاہئیں۔ تراویح روزے کے ساتھ کوئی لازمی شرط نہیں ہے اور تہجد بھی گو لازمی شرط نہیں ہے لیکن نوافل بہر حال ادا کرنے چاہئیں۔ مومنین کو تہجد پڑھنے کا عام حالات میں بھی حکم ہے یا تلقین کی گئی ہے۔ یہ وضاحت میں نے اس لئے کر دی ہے کہ کسی نے مجھے کہا تھا کہ شاید روزہ رکھنے والے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم آٹھ رکعت یا تراویح پڑھے یا تہجد پڑھے۔ تو یہ واضح کر دوں کہ تہجد یا تراویح روزے کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ ہاں عبادتیں ضروری ہیں۔ نوافل پڑھنے چاہئیں جب وقت ملے۔ اور روزے کے ساتھ جو اصل چیز ہے وہ قرآن کریم پڑھنا ہے جو مسنون ہے۔ پس زیادہ سے زیادہ قرآن کریم پڑھنے کی طرف ہر ایک کی توجہ ہونی چاہئے۔

سوال رمضان کے مہینے میں اور اس کے بعد بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے اور رمضان کے مہینے سے فائدہ اُٹھانے کے لئے حضور انور نے کن امور کو یاد رکھنے کی تلقین فرمائی؟

جواب حضور نے فرمایا: اس بات کو ہم میں سے ہر ایک کو سمجھنا چاہئے کہ نماز اور عبادت اللہ تعالیٰ کے بنیادی حکموں میں سے ہے۔ جس طرح آجکل ہم میں سے اکثر کو عبادتوں کی طرف اس لئے توجہ پیدا ہوئی ہے کہ رمضان کا مہینہ برکتوں کا مہینہ ہے اور دعاؤں کی قبولیت کا مہینہ ہے، اس لئے ہم بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو سمیٹنے والے بنیں اور اس رمضان کے مہینے سے فائدہ اٹھا لیں۔ اس بارے میں ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کی نظر ہمارے دل کی گہرائیوں تک ہے۔ وہ ہماری نیّتوں کو جانتا ہے اور ہمارے اعمال کو ہماری نیتوں کے مطابق دیکھتا ہے تو پھر ہمیں اس نیّت سے مسجدوں کی آبادی اور عبادت کی طرف توجہ دینی چاہئے کہ ہم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کریں اور اس مہینے کی عبادتوں کو پھر زندگی کا حصہ بنانے کی کوشش کریں۔ اگر تہجد کی عادت پڑ گئی یا دن کے نوافل ادا کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوگئی تو پھر اس عادت کو مستقل اپنانے کی کوشش کرنی چاہئے۔

سوال آیت کریمہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ (الانفال:28) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول سے خیانت نہ کرو ورنہ تم اس کے نتیجہ میں خود اپنی امانتوں سے خیانت کرنے لگو گے جبکہ تم اس خیانت کو جانتے ہوگے، کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کیا تشریح بیان فرمائی؟

جواب حضور نے فرمایا: پس یہ بہت توجہ طلب اور اہم حکم ہے۔ خیانت صرف بڑی باتوں یا بڑے کاموں میں ہی نہیں ہوتی بلکہ چھوٹی چھوٹی باتوں اور کاموں سے لے کر بڑی بڑی باتوں اور کاموں سب پر حاوی ہے۔...... ہر برائی چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی وہ برائی ہے لیکن بعض برائیاں ایسی ہیں جو دوسری برائیوں کو بھی جنم دیتی چلی جاتی ہیں اور خیانت بھی ان میں سے ایک ایسی برائی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خیانت کی عادت پھر اپنی امانتوں اور فرائض کی ادائیگی سے بھی خیانت کرواتی ہے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ خائن نہ ہی اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے حقوق ادا کرنے والا ہوسکتا ہے، نہ ہی بندوں کے حقوق ادا کرنے والا۔ ایک خائن شخص لاکھ کہتا پھرے کہ میں نمازیں پڑھنے والا ہوں عبادت کرنے والا ہوں لیکن جیسا کہ پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے کہ عبادت کا مقصد تقویٰ پیدا کرنا ہے اور تقویٰ کا مطلب ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اور خوف کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے بندوں کے حقوق ادا کرنا۔ حقوق کی ادائیگی میں خیانت جو ہے وہ تقویٰ سے دور لے جاتی ہے۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ آدمی خائن بھی ہو اور تقویٰ پر چلنے والا بھی ہو اور حقوق ادا کرنے والا بھی ہو۔ نتیجۃً ایسے شخص کی عبادتیں بھی اللہ تعالیٰ قبول نہیں فرماتا۔ عابد بننا تو بہت بڑی بات ہے، ایک خائن تو ایمان لانے والا بھی نہیں کہلا سکتا۔

سوال آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایک مومن کی کیا علامت بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع پر فرمایا کہ کسی شخص کے دل میں ایمان اور کفر نیز صدق اور کذب اکٹھے نہیں ہو سکتے اور نہ ہی امانت اور خیانت اکٹھے ہو سکتے ہیں۔

نیز فرمایا: پس ایمان کی نشانی سچائی ہے اور امانت کی ادائیگی ہے۔ اس لئے ایک موقع پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن میں جھوٹ اور خیانت کے علاوہ بری عادتیں ہوسکتی ہیں لیکن ایک مومن میں یہ دو عادتیں نہیں ہوسکتیں۔ جو جھوٹ بولنے والا اور خیانت کرنے والا ہے وہ مومن ہے ہی نہیں۔

سوال وہ تین باتیں کون سی ہیں جن کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کر سکتا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تین باتوں کے بارے میں مسلمان کا دل خیانت نہیں کرسکتا۔ نمبر ایک یہ کہ خدا تعالیٰ کی خاطر کام میں خلوص نیت۔ دوسرا یہ کہ ہر مسلمان کے لئے خیر خواہی۔ تیسرے یہ کہ جماعت کے ساتھ مل کر رہنا۔

سوال جماعتی نظام کی پابندی، عہدِ بیعت کو نبھانے اور امانتوں کے حقوق ادا کرنے کے متعلق حضور انور نے احباب جماعت کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک احمدی کے لئے جماعتی نظام کی پابندی اور اپنے عہدِ بیعت کو نبھانا ضروری ہے۔ جماعت کا ہر فرد اپنے اپنے اجتماعوں میں یہ عہد دہراتا ہے کہ وہ نظام جماعت کا پابند رہے گا۔ پس یہ عہد بھی ایک امانت ہے اور اس کا ادا کرنا ضروری ہے۔ اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اسے پورا کرنا ضروری ہے۔ خلافت سے وابستگی اور اطاعت بھی ضروری ہے۔ یہ عہد میں دہرائی جاتی ہے۔

امانتوں کے حق ادا کرنے میں گھریلو باتوں میں سے یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ لڑکا لڑکی جب شادی کے بندھن میں بندھ جاتے ہیں تو ایک دوسرے کے لئے ان کے کچھ حقوق ہیں اور ان حقوق کی ادائیگی ایک امانت ہے.

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے صحیح مشورہ نہ دینے والے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس سے اس کے مسلمان بھائی نے کوئی مشورہ طلب کیا اور اس نے بغیر رشد کے مشورہ دیا تو اس نے اس سے خیانت کی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہم میں امانت کی ادائیگی اور خیانت سے بچنے کے کیا معیار دیکھنا چاہتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ فرمایا:

''جو شخص...... بدنظری سے اور خیانت سے، رشوت سے اور ہر ایک ناجائز تصرف سے توبہ نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔ فرمایا: ''ہر ایک مرد جو بیوی سے یا بیوی خاوند سے خیانت سے پیش آتی ہے وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے''۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''خدا کے واحد ماننے کے ساتھ یہ لازم ہے کہ اس کی مخلوق کی حق تلفی نہ کی جاوے۔ جو شخص اپنے بھائی کا حق تلف کرتا ہے اور اس کی خیانت کرتا ہے وہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کا قائل نہیں''۔

پھر آپ نے فرمایا کہ: ''خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ 'لباس التقویٰ' قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے۔ اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کی تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بمقدور کاربند ہو جائے''۔

سوال آیت کریمہ اَلَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ فِي السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْكٰظِمِيْنَ الْغَيْظَ وَالْعَافِيْنَ عَنِ النَّاسِ۔ وَاللّٰهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ (آل عمران:135) یعنی وہ لوگ جو آسائش میں بھی خرچ کرتے ہیں اور تنگی میں بھی اور غصہ دبا جانے والے اور لوگوں سے درگزر کرنے والے ہیں اور اللہ احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے، میں اللہ تعالیٰ نے حقوق کی ادائیگی کے کیا معیار بیان فرمائے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ حقوق کی ادائیگی کے معیار کیا ہونے چاہئیں؟ بلکہ اس سے بھی آگے جا کر ہمیں یہ نصیحت فرمائی کہ معاشرے کی خوبصورتی حقوق کی ادائیگی سے بھی آگے جا کر قربانی کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ صرف حق نہیں ادا کرنے بلکہ حق ادا کرنے کے لئے بعض دفعہ قربانی بھی کرنی پڑتی ہے۔ جس معاشرے میں ہر انسان نہ صرف ایک دوسرے کے حق ادا کر رہا ہو بلکہ قربانی کر کے حق ادا کرنے کی کوشش کر رہا ہو وہ معاشرہ حقیقی طور پر اس

باقی صفحہ 19 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

رمضان کا مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق گنتی کے چند دن گزر گئے۔ ہم میں سے بہت سوں نے ان دنوں کے فیض سے فیض اٹھایا ہوگا۔ بعض کو ان دنوں میں نئے تجربات ہوئے ہوں گے۔ اب یہ دعا اور کوشش ہونی چاہئے کہ یہ فیض، یہ برکات، یہ نئے روحانی تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے ہمارے قدم اب یہاں رُک نہ جائیں بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہنے والے قدم ہوں اور ہر قدم بیشمار برکات کو سمیٹنے والا قدم ہو۔

ہمارے نوجوانوں کو بھی اور ہم میں سے جمعہ کی ادائیگی کے بارے میں سستی کرنے والوں کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ غیر احمدیوں میں اگر جمعۃ الوداع کا کوئی تصور ہو تو ہو، جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق جمعۃ الوداع کا نہ کوئی تصور ہے، نہ کوئی ہونا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ نے رمضان کے جمعوں یا رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہونے کا ارشاد اور حکم نہیں فرمایا بلکہ بلا تخصیص نماز جمعہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔

قرآن مجید و احادیث نبویہ کے حوالہ سے جمعۃ المبارک کی اہمیت و برکات کا تذکرہ اور ان سے استفادہ کی تاکید

جمعہ کی برکات سے فیض پانے کے لئے یا فیض اٹھانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سات دن کے بعد آنے والے جمعہ کو ہی اہم اور بخشش کا ذریعہ قرار دیا

پس ہر آنے والا جمعہ ہمارے لئے یہ گواہی دینے والا ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ دن گزارے اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو یا جان بوجھ کر ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنائے تو پھر اللہ تعالیٰ چھوٹی موٹی غلطیوں اور کوتاہیوں کو، کمیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی کام میں برکت پڑتی ہے۔ اگر اس کی خاطر جمعہ کے تھوڑے سے وقت کے لئے قربانی کرو گے تو کاروباروں میں برکت پڑے گی اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے

رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھانا بھی یہی ہے کہ جن نیکیوں کی ہمیں رمضان میں توفیق ملی ہے ان میں سے اگر اضافہ کرتے ہوئے نہیں تو کم از کم ان پر قائم رہتے ہوئے ہم اگلے رمضان کا استقبال کریں

یہ رمضان بھی اور جمعہ بھی اور ہماری عبادتیں بھی ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم نے جہاں تقویٰ کے پہلے مرحلے میں بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑنا ہے یا چھوڑا ہے وہاں تقویٰ کے اگلے مرحلے پر چلتے ہوئے تمام نیکیوں کو پورے اخلاص سے ادا کرنا ہے۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 17 رجولائی 2015ء بمطابق 17 وفا 1394 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح مورڈن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نُوْدِيَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ يَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَيْعَ۔ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ۔ فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ۔ (الجمعة:10۔11)

رمضان کا مہینہ اپنے اختتام کو پہنچ رہا ہے۔ آج شاید بعض جگہ آخری روزہ ہو بعض جگہ کل آخری روزہ ہے۔ اور یوں اللہ تعالیٰ کے فرمان کے مطابق گنتی کے چند دن گزر گئے۔ ہم میں سے بہت سوں نے ان دنوں کے فیض سے فیض اٹھایا ہوگا۔ بعض کو ان دنوں میں نئے تجربات ہوئے ہوں گے۔ اب یہ دعا اور کوشش ہونی چاہئے کہ یہ فیض، یہ برکات، یہ نئے روحانی تجربات ہماری زندگیوں کا حصہ بن جائیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھنے والے ہمارے قدم اب یہاں رک نہ جائیں بلکہ ہمیشہ بڑھتے رہنے والے قدم ہوں اور ہر قدم بیشمار برکات کو سمیٹنے والا قدم ہو۔

آج رمضان کا آخری جمعہ بھی ہے۔ ہم میں سے اکثریت تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑے اہتمام کے ساتھ جمعہ پڑھنے والی ہے لیکن بہت سے ایسے بھی ہوں گے جو آج رمضان کے اس آخری جمعہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور اہمیت دے رہے ہوں گے۔ دنیا میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب جماعتیں بڑی پھیل چکی ہیں۔ مختلف طبقات سے لوگ احمدیت میں شامل ہو رہے ہیں۔ ان پہ پرانی تربیت کا اثر بھی ہے اور بعض ایسے بھی ہوں گے جو عموماً سارا سال جمعہ کو اتنی اہمیت نہیں دیتے لیکن رمضان کے آخری جمعہ کو بڑی اہمیت دیتے ہیں اور مسلمانوں میں رائج عام تصور کی وجہ سے سمجھتے ہیں کہ اس جمعہ میں شامل ہونا جو جمعۃ الوداع کے نام سے عام مسلمانوں میں مشہور ہے انہیں گزشتہ سال کی تمام برائیوں اور کمزوریوں سے نجات دلانے والا ہوگا اور تمام سال کی عبادتوں کا حق اب شاید اس جمعہ میں شامل ہونے سے ادا ہو جائے گا۔ پس ایسے لوگ چاہے چند ہی ہوں مَیں انہیں یہ یاد کروانا چاہتا ہوں اور انہیں یاد رکھنا چاہئے کہ اس جمعہ میں شامل ہونے سے ہماری زندگی کے مقصد کا حق ادا نہیں ہو جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے کلام سے یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات سے یہ بات ثابت ہے کہ صرف رمضان کا آخری جمعہ پڑھ لینا نجات کا ذریعہ نہیں بن جاتا۔ اس لئے اگر انسان نجات حاصل کرنا چاہتا ہے تو صرف اسی میں شامل ہو جائے تو انسان کی دنیا و عاقبت سنور جاتی ہے، یہ کہیں ثابت نہیں ہوتا۔

پس ہمارے نوجوانوں کو بھی اور ہم میں سے جمعہ کی ادائیگی کے بارے میں سستی کرنے والوں کو بھی یہ یاد رکھنا چاہئے کہ غیر احمدیوں میں اگر جمعۃ الوداع کا کوئی تصور ہو تو ہو، جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق جمعۃ الوداع کا نہ کوئی تصور ہے، نہ کوئی ہونا چاہئے۔ ہاں اگر آج جمعہ میں اہتمام سے شامل ہونے والے کے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے یا یہ خیال آ جاتا ہے کہ آج سے میں عہد کرتا ہوں کہ اپنی کمزوری کو دور کروں گا جو جمعوں میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے مجھ سے ہوتی رہی اور آئندہ ہمیشہ جمعوں پر خاص اہتمام سے شامل ہوں گا تو پھر یقیناً اس جمعہ کی اہمیت ہے بلکہ اس دن کی اہمیت ہے اور صرف جمعہ ہی اس کے لئے بابرکت نہیں بلکہ اس پاک تبدیلی کی وجہ سے ایسے شخص کے لئے یہ لمحہ جس میں اس کے اندر پاک تبدیلی پیدا ہوئی اور اس کا خیال آیا اور اس خیال نے ایک پکّا ارادہ دل میں پیدا کر دیا کہ میں اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اب اہمیت دوں گا، ان پر قائم رہوں گا تو پھر اس کے لئے یہ دن اور یہ لمحہ لیلۃ القدر بن جائے گا۔ ایک اندھیری رات کے بعد اس میں روحانی روشنی کے سامان پیدا ہو جائیں گے۔ اور جیسا کہ میں نے گزشتہ خطبہ میں بھی کہا تھا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ انسان کے لئے ایک لیلۃ القدر اس کا وقت اصفیٰ بھی ہے۔

(ماخوذ از ملفوظات جلد 2 صفحہ 336)

یعنی جب وہ اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف جھکتا ہے، اس کے احکامات پر عمل کا عہد

کرتا ہے اور اس پر قائم ہو جاتا ہے۔

جمعوں کی اہمیت کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ یہ آیات جو میں نے تلاوت کی ہیں ان میں سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ: اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو جب جمعہ کے دن کے ایک حصہ میں نماز کے لئے بلایا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف جلدی کرتے ہوئے بڑھا کرو اور تجارت چھوڑ دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم علم رکھتے ہو۔

پھر اگلی آیت میں فرمایا کہ پس جب نماز ادا کی جا چکی ہو تو زمین میں منتشر ہو جاؤ اور اللہ کے فضل میں سے کچھ تلاش کرو اور اللہ کو بکثرت یاد کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

پس واضح ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے جمعہ پر آنے اور تمام دنیاوی معاملات کو پس پشت ڈال کر اللہ تعالیٰ کا تقویٰ دل میں پیدا کرتے ہوئے اس میں شامل ہونے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں رمضان کے جمعوں یا رمضان کے آخری جمعہ میں شامل ہونے کا ارشاد اور حکم نہیں فرمایا بلکہ بلا تخصیص نماز جمعہ کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ فرمایا کہ ہر جمعہ بہت اہم ہے۔ اس لئے اگر تم مومن ہو، اگر تم ایمان لانے کا دعویٰ کرتے ہو تو پھر جمعہ کا خاص دن جو تمہارے لئے عام دنوں سے بڑھ کر ہے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مخصوص کیا گیا ہے۔ خاص طور پر اس میں اپنے کاروبار اپنی تجارتیں اپنی مصروفیات چھوڑ کر شامل ہوں۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡٓا کہہ کر اس بات پر زور دیا کہ ایمان کے لئے ضروری شرط جمعہ کی ادائیگی ہے اور اس کے لئے ہر جمعہ میں شامل ہونا ضروری شرط ہے۔ پس بغیر عذر کے نہ شامل ہونے والے کو اپنے ایمان کی حالت کی بھی فکر کرنی چاہئے۔ ان لوگوں کو بھی سوچنا چاہئے جو جمعہ پر دیر سے آتے ہیں۔ اپنے کاموں کو اگر سمیٹنا ہے تو وقت سے پہلے سمیٹیں۔ یہاں جو جمعہ پر آنے والے ہیں ہر ایک کو علم ہے کہ ایک بجے جمعہ کا وقت ہے یا مختلف ممالک میں مختلف جگہوں پر جو جو بھی اس کے اوقات ہیں وہ مقرر کئے ہوتے ہیں۔ یہاں خاص طور پر یورپ میں سفر کا جو مارجن (margin) ہے وہ بھی رکھیں اور اس مارجن (margin) کو رکھ کر پھر تیاری کرنی چاہئے۔ ان ملکوں میں تو ٹریفک اور پارکنگ وغیرہ کا بھی خیال رکھنا چاہئے۔ اس سے بعض مسائل پیدا ہوتے ہیں اور خاص طور پر جب رش ہو۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب تمہیں جمعہ کے لئے بلایا جائے تو ان تمام چیزوں کو ملحوظ رکھنا چاہئے اور جمعہ کے دن اور وقت کا اندازہ کر کے نکلنا چاہئے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ پر پہلے آنے والے کو بڑے ثواب کا مستحق ٹھہرایا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مسجد کے ہر دروازے پر فرشتے کھڑے ہو جاتے ہیں اور وہ مسجد میں پہلے آنے والے کو پہلا لکھتے ہیں اور اسی طرح مسجد میں آنے والوں کی فہرست تیار کرتے جاتے ہیں یہاں تک کہ امام اپنا خطبہ ختم کر لیتا ہے تو وہ فرشتے اپنے رجسٹر بند کر لیتے ہیں۔

(صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الاستماع الی الخطبۃ 929)

پس ہر آنے والے کو مسجد میں آنے اور جمعہ والے دن ذکر الٰہی کرنے کا خاص ثواب ہے۔ امام کے انتظار میں اور خطبہ کے دوران بھی وہ اس ثواب سے حصہ لے رہے ہوتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کو اہمیت نہ دینے والوں کو بڑی تنبیہ فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر تین جمعے چھوڑ دیئے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر مہر کر دیتا ہے۔

(سنن الترمذی ابواب الجمعۃ باب ماجاء فی ترک الجمعۃ من غیر عذر 500)

پس اس اہمیت کو ہم سب کو اپنے پیش نظر رکھنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ نے نہ ہی قرآن کریم میں اور نہ ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں یہ ارشاد فرمایا ہے کہ رمضان کا آخری جمعہ بہت اہمیت کا حامل ہے بلکہ تمام جمعوں کو ہی اہم بتایا ہے۔ بلکہ ایک حدیث ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمانو! جمعہ کے دن کو اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے عید بنایا ہے۔ پس اس روز خاص اہتمام سے نہا دھو کر تیار ہوا کرو۔

(المعجم الصغیر للطبرانی باب الحاء من اسمہ الحسن صفحہ 129)

پس یہ ہر جمعہ کی اہمیت ہے جو ہم سے تقاضا کرتی ہے کہ ہر جمعہ کو ہی اہتمام کریں اور تمام مصروفیات کو ہم ترک کریں۔ تمام کاموں اور کاروباروں سے وقفہ لیں اور مسجد میں نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے آئیں جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کس طرح کھول کر اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ پس یہ بات ثابت کرتی ہے کہ مومن کے ایمان کے معیار کو اونچا کرنے کے لئے ہر مومن پر جمعہ کی ادائیگی فرض ہے۔

اور صرف یہی نہیں بلکہ اس کا منفی پہلو اور انذار بھی بیان فرما دیا کہ جان بوجھ کر جمعہ چھوڑنے والے کا دل نیکیوں کے بجا لانے کے لئے بالکل بند ہو جاتا ہے۔ پس بڑے خوف کا مقام ہے۔ سستیاں کرنے والوں کو اپنے جائزے لینے چاہئیں اور بغیر عذر کے بلا وجہ کی سستیاں ترک کرنی چاہئیں۔ اسلام صرف سختیاں ہی نہیں کرتا۔ اسلام ایک سمویا ہوا مذہب ہے اس میں صرف انذار ہی نہیں اور سختیاں ہی نہیں ہیں۔ یہی نہیں کہہ دیا کہ جمعہ پر نہیں آؤ گے تو ڈرا دیا بلکہ جیسا کہ میں نے کہا اگر جائز عذر ہے تو ٹھیک ہے۔ اگر جائز عذر کے بغیر کوئی نہیں آتا تو وہ پکڑ میں آتا ہے۔

بغیر جائز عذر کے جمعہ چھوڑنا منع ہے۔ ان جائز عذروں کی بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وضاحت فرما دی۔ کون کون لوگ ہیں جن کے عذر ہو سکتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر جماعت کے ساتھ جمعہ ادا کرنا فرض ہے سوائے چار استثناء کے اور وہ چار لوگ جن کو مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ ہیں غلام، عورت، بچہ اور مریض۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوٰۃ باب الجمعۃ للمملوک والمرأۃ 1067)

پس یہ اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے کہ مجبوروں اور جائز عذر رکھنے والوں کو چھوٹ دی۔ یہ نہیں کہ ہر عورت، بچہ اور مریض اور وہ غلام جو اپنے مالک کی سختیوں کی وجہ سے مجبور ہیں اگر جمعہ پر نہیں آتے تو ان کا دل سیاہ ہو جائے گا۔ یہ لوگ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ ان کے لئے نہیں کہا گیا کہ ان کے دلوں پر مہر لگ جائے گی۔ عورتیں اگر آ جائیں تو ٹھیک ہے۔ نماز باجماعت، جمعہ کے علاوہ جو پانچ نمازیں ہیں وہ مسجد میں آنا اور باجماعت ادا کرنا صرف مَردوں پر فرض ہے۔ ضروری نہیں کہ عورتیں ضرور مسجد میں آئیں لیکن جمعہ پر اگر عورتیں آ جاتی ہیں تو یہ مستحسن ہے۔ اگر نہیں آتیں تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن بعض عورتیں جو آتی ہیں ان کے چھوٹے بچے بھی ہوتے ہیں تو وہ جب آتی ہیں تو بعض دفعہ ڈسٹرب بھی کر رہی ہوتی ہیں۔ پھر بعض عورتوں کی دوسری گھریلو مصروفیات بھی ہوتی ہیں اس لئے انہیں گھروں میں رہنے کی اجازت ہے۔ بلکہ چھوٹے بچوں والی عورتوں کو جیسا کہ میں نے کہا کہ ڈسٹرب کرتی ہیں۔ چاہے وہ آ بھی سکتی ہوں ان کے لئے آسانی بھی ہو تو انہیں آنا بھی نہیں چاہئے، کیونکہ پھر اس سے بعض دفعہ بچوں کی وجہ سے باقی نمازیوں کی نماز اور خطبے میں خلل پڑتا ہے۔ صرف عید کی نماز پر آنا ہر عورت پر فرض ہے۔ اگر نماز نہ بھی پڑھنی ہو تو خطبہ سن لے۔

اسی طرح غلام ہیں وہ اپنے مالک کے ہاتھوں مجبور ہوتے ہیں لیکن آجکل تو کوئی غلام نہیں ہے۔ پرانے زمانے میں غلاموں کا جو تصور تھا اِس زمانے میں تو نہیں پایا جاتا۔ ملازم پیشہ لوگ تو لوگ ہیں لیکن وہ غلاموں کے زُمرہ میں نہیں آتے۔ اس لئے ان کو بھی اپنے آپ کو اس چھوٹ کی وجہ سے غلاموں کے زُمرہ میں شامل نہیں کرنا چاہئے سوائے اس کے کہ کوئی انتہائی مجبوری ہو اور مالک بڑا سخت ہو اور وہ رخصت نہ دے اور کوئی ذریعہ آمد نہ ہو اور پھر فاقے اور بھوک اور افلاس کی نوبت کے آنے کا خطرہ ہو تو اس صورت میں استثناء ہو سکتا ہے۔ یہ اضطراری حالت ہے اور اضطراری حالت میں تو حرام کھانے کی بعض دفعہ اجازت ہو جاتی ہے۔ لیکن یہ اضطراری حالت بھی اگر مالکان کو احساس دلایا جائے تو عموماً نہیں ہوتی۔ چاہے وہ عیسائی بھی ہوں تو کچھ نہ کچھ وقت کی یا ایک جمعہ چھوڑ کر ایک جمعہ کی اجازت دے دیتے ہیں بلکہ ایسے بھی بہت سے احمدی ہیں جنہوں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے جمعہ کی چھٹی نہ ہونے کی وجہ سے اپنی نوکری چھوڑی تو اللہ تعالیٰ نے پہلے سے بہتر انتظام کر دیا۔

پس یہ بات اگر ہم پیش نظر رکھیں کہ ہم نے جمعہ کو اہمیت دینی ہے اور پھر دعا بھی کریں کہ اگر بعض سخت حالات ہیں اور جمعہ ضائع ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ آسانیاں پیدا فرمائے تو اللہ تعالیٰ درد دِل سے کی گئی دعاؤں کو قبول فرماتے ہوئے انتظام بھی فرما دیتا ہے اور آسانیاں بھی پیدا فرما دیتا ہے۔

جیسا کہ میں نے کہا عورتوں کا پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ اسی طرح چھوٹے بچوں کو بھی جمعہ پر نہیں لانا چاہئے کیونکہ اس سے دوسرے نمازیوں کی نماز ڈسٹرب ہوتی ہے۔ بعض مرد لے آتے ہیں انہیں بھی احتیاط کرنی چاہئے کہ نہ لائیں یا پھر اگر لے آئے ہیں تو پھر ان کو بچوں کے حصے میں بٹھائیں یا خود بچوں کے حصے میں بیٹھیں۔

بہرحال یہ چار استثناء ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائے ہیں۔ ان کے علاوہ ہر ایک پر جمعہ کی نماز پر آنا فرض ہے اور جمعہ والے دن خاص اہتمام کرنا فرض ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جو آخری کامل اور مکمل شریعت لے کر آئے تھے وہ تعلیم لے کر آئے تھے جو بندے کو خدا تعالیٰ سے ملاتی ہے۔ آپ اپنے ماننے والوں کے بہت بلند روحانی معیار دیکھنا چاہتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف طریقوں سے ہمیں اس طرف توجہ دلائی کہ انسان کو کس طرح اپنے گناہوں سے بچنے

ارشادِ نبوی ﷺ

اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن

(نماز دین کا ستون ہے)

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

کلام الامام

”یاد رکھو تدبیر بھی ایک مخفی عبادت ہے اس کو حقیر مت سمجھو اسی سے وہ راہ کھل جاتی ہے جو بدیوں سے نجات پانے کی راہ ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 201)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کی کوشش کرنی چاہئے۔ کس طرح خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا چاہئے۔ کس طرح اپنی نیکیوں کو مستقل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ کس طرح اپنے مقصد پیدائش کا حق ادا کرنا چاہئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ نمازیں، جمعہ اگلے جمعے تک اور رمضان اگلے رمضان تک ان کے درمیان ہونے والے گناہوں کا کفّارہ بن جاتے ہیں جبتک کہ انسان بڑے بڑے گناہوں سے بچتا رہے۔

(صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الصلوات الخمس والجمعۃ الی الجمعۃ ورمضان الی رمضان مکفرات...... 551)

پس یہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمارے لئے رہنمائی جو نہ صرف گناہوں سے بچاتی ہے بلکہ ان کی بخشش اور سامان بنتی ہے بلکہ روحانیت میں بھی بڑھاتی ہے۔ جو شخص حقیقی رنگ میں ایک نماز کے بعد اگلی نماز کی فکر کرے گا تو کوئی گناہگار ظالم، دوسروں کے حقوق غصب کرنے والا تو یہ فکر نہیں کرے گا کہ میں نے اگلی نماز پر جانا ہے اور اگلی نماز کی تیاری کرنی ہے کہ نماز پڑھ کے آئے اور پھر گناہوں میں مبتلا ہو گئے یا لوگوں کے حقوق غصب کرنے لگ گئے یا دوسروں پر ظلم کرنے لگ گئے اور اگر کوئی ایسا ہے جو اس طرح کرتا ہے تو اس کی نماز، نماز نہیں اور پھر وہ گناہ کبیر کا مرتکب ہو رہا ہے۔ غاصب اگر کوئی ہے تو پھر اس کی نماز خدا تعالیٰ کے لئے نہیں ہے اپنے گناہوں کو سامنے رکھتے ہوئے نہیں ہے۔ کوئی ایسے نمازی ہیں تو وہ ان نمازیوں میں شامل ہو جاتے ہیں جن کی نمازیں ان کے لئے ہلاکت کا موجب بن جاتی ہیں اور قرآن شریف کے مطابق ان کے منہ پر ماری جاتی ہیں اور پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازیں فرما کر اس طرف بھی توجہ دلا دی کہ یہ پانچ نمازیں تم پر فرض ہیں اور ان کو ان تمام لوازمات کے ساتھ ادا کرنا تم پر فرض ہے جو اللہ تعالیٰ نے بتائے ہیں۔ اسی طرح جمعہ کی طرف توجہ دلائی کہ جمعہ میں شامل ہو کر جن برکات سے اور امام کے خطبہ سے تمہارے اندر جو نیکی کا احساس پیدا ہوا ہے اس کو اگلے جمعہ تک قائم رکھنا ہے۔ جو باتیں اس میں ہوئیں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ اور اگر یہ ہوگا تو پھر ایک جمعہ سے اگلا جمعہ تمہیں برائیوں سے نجات دے گا۔ تمہارے گناہوں کی بخشش کے سامان کرے گا۔ یہاں بھی ایک جمعہ سے اگلا جمعہ فرما کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر جمعہ کی فرضیت اور اہمیت واضح فرما دی۔ پھر اسی طرح رمضان کی اہمیت بیان فرمائی۔ تو نیکی پر قائم رہنا اور ایک تسلسل سے قائم رہنا ہی انسان کو گناہوں سے بچاتا ہے۔

پس نمازوں کے حق ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ جمعوں کی ادائیگی باقاعدگی سے کرنا بھی ضروری ہے۔ اور رمضان سے بھی ان شرائط کے ساتھ فیض پانا گناہوں کا کفّارہ بنتا ہے اور نیکیوں میں بڑھاتا ہے جو شرائط اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزوں کے لئے رکھی ہیں۔ اگر حقیقی تقویٰ پر چلنا ہے تو ان چیزوں کی بہرحال پابندی کرنی ہوگی۔ خدا تعالیٰ کا قرب اگر حاصل کرنا ہے تو ان کا پابند ہونا ہوگا۔ گناہوں کی بخشش کے سامان کرنے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو رستہ بتایا اس کے مطابق عمل کرنا ہوگا۔ ان چیزوں کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک روزانہ کا لائحہ عمل بھی دے دیا۔ ایک ہفتہ وار لائحہ عمل بھی دے دیا اور ایک سالانہ لائحہ عمل بھی بتا دیا جو انسان کی روحانی اصلاح کے لئے ضروری ہے۔ اور جو اِن درجوں سے گزرتے ہوئے آگے بڑھے گا وہ خدا تعالیٰ کی مغفرت اور بخشش کا حامل ہوگا۔ پس ان باتوں سے مزید روشن ہو کر واضح ہو گیا کہ جمعہ کی کیا اہمیت ہے۔

سال کے بعد روحانی بہتری کے پروگرام میں خدا تعالیٰ نے رمضان کا مہینہ رکھا ہے، جمعۃ الوداع نہیں رکھا کہ سال کے بعد رمضان کا ایک جمعہ پڑھ لو بلکہ رمضان کا پورا مہینہ رکھا ہے۔

جمعہ کی برکات سے فیض پانے کے لئے یا فیض اٹھانے کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر سات دن کے بعد آنے والے جمعہ کو ہی اہم اور بخشش کا ذریعہ قرار دیا۔ پس ہر آنے والا جمعہ ہمارے لئے یہ گواہی دینے والا ہونا چاہئے کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے خوف سے یہ دن گزارے اور کوئی ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والا ہو یا جان بوجھ کر ایسا عمل نہیں کیا جو خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا مورد بنائے تو پھر اللہ تعالیٰ چھوٹی موٹی غلطیوں اور کوتاہیوں کو، کمیوں کو معاف فرما دیتا ہے۔ ہر جمعہ اللہ تعالیٰ کے حضور یہ گواہی دیتا ہے کہ اس بندے نے عموماً ڈرتے ڈرتے یہ دن گزارنے کی کوشش کی ہے۔ اسی طرح روزانہ کی نمازیں ہیں جو اگر خدا تعالیٰ کی رضا کو سامنے رکھتے ہوئے ادا کی جائیں گی تو ہمارے حق میں گواہی دیں گی اور یہی حال رمضان کے روزوں کا ہے۔ کفّارہ کا مطلب یہی ہے کہ ان عبادتوں کی گواہیاں ہمارے حق میں ہو کر ہمارے لئے بخشش کے سامان بن جائیں گی۔

پھر جمعہ کی اہمیت اور اس کی خوبصورتی کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جگہ یوں فرمایا کہ دنوں میں سے بہترین دن جمعہ کا دن ہے اس دن مجھ پر زیادہ درود بھیجا کرو کیونکہ اس دن تمہارا یہ درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ (سنن ابی داؤد کتاب الصلوۃ باب تفریع ابواب الجمعۃ 1047)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کا ہمیشہ کا حکم ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا بھی حکم ہے۔ تو یہ درود آپ کے سامنے پیش کیا جانا بھی ہمیشہ کے لئے ہے۔ یہ نہیں کہ جب آپؐ نے فرمایا تو آپؐ کی زندگی کے لئے تھا۔

پس یہ جمعہ کی ایک اور جاری برکت ہے۔ کہیں نہیں آیا کہ جمعۃ الوداع کو درود پیش کیا جائے گا بلکہ ہر جمعہ کو یہ پیش کیا جاتا ہے۔ ہم میں سے خوش قسمت ہیں وہ جو اس فیض سے فیض اٹھاتے ہیں اور ان درود بھیجنے والوں میں شامل ہو کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے وارث بنتے ہیں۔ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔

پس یہ جمعوں کی برکات ہیں جن کے حصول کے لئے ہم میں سے ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ بھی بڑا نوازنے والا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ جب تم جمعہ کی اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے اس کا حق ادا کر لو، اپنے کاروباروں اور اپنی مصروفیات کو جمعہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے پس پشت ڈال دو تو تم روحانی طور پر تو ترقیات حاصل کرنے والے بنو گے لیکن مادی فضلوں سے بھی محروم نہیں رہو گے۔ جمعے کی نماز کے بعد اپنے کاروباروں کی طرف جاؤ اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو تلاش کرو۔ جو دوسری آیت ہے اس میں یہی فرمایا۔ اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں میں برکت ڈالے گا۔

پس یہ بھی ضمانت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی کام میں برکت پڑتی ہے۔ اگر اس کی خاطر جمعہ کے تھوڑے سے وقت کے لئے قربانی کرو گے تو کاروباروں میں برکت پڑے گی اور اس کے فضلوں کو حاصل کرنے والے بنو گے اور جب خدا تعالیٰ کی خاطر کچھ دیر کے لئے اپنے کام کا حرج کرو گے تو اللہ تعالیٰ سب کاموں کو سنوارنے والا اور سب طاقتوں کا مالک ہے۔ وہ تمہارے جو دنیاوی اور مادی نقصانات ہیں ان کو بھی پورا کرنے والا ہے اور ان کاروباروں میں برکت ڈال کر اپنے فضلوں سے نوازنے والا ہے۔ گویا یہ بھی فرما دیا کہ ایک مومن کا دنیا کمانا بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کمانے سے منع نہیں کرتا لیکن جو معین جگہ ہے، اور کسی کام کے کرنے کا جو معین وقت ہے اس پر اس کو کرنے اور انجام دینے کی طرف توجہ دلاتا ہے۔

پس ان فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے تم نے جو محنت اور کوشش کرنی ہے جمعہ کی نماز کے بعد کرو اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور فضلوں سے حصہ لو۔ لیکن یاد رہے کہ دنیاداری کے ان کاموں کے باوجود خدا تعالیٰ کو نہ بھولنا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر رکھو۔ دنیاوی کاروبار بھی اللہ تعالیٰ کی منشاء اور احکامات کے مطابق ہوں۔ کوئی دھوکہ، فریب، جھوٹ، سستی، کاہلی نہ ہو۔ اگر یہ چیزیں کاروباروں اور کاموں میں تمہارے ساتھ ہیں تو تب بھی گناہگار ہو رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کی یاد کو بھلا رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر تمہیں ان چیزوں سے بچانے والا ہونا چاہئے۔

جیسا کہ گزشتہ خطبہ میں بھی ذکر ہوا تھا کہ ہر کام کرتے وقت یہ خیال رہے کہ خدا تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے اور جب یہ خیال رہے گا تو خدا تعالیٰ کے ذکر کا بھی حق ادا ہوگا اور جو اپنی ذمہ داریاں ہیں ان کا بھی حق انسان صحیح طرح ادا کر سکے گا۔ پس آج کا یہ دن اگر اہم بنانا ہے تو اس لحاظ سے اہم بنانے کی ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ ہم آج یا کل ایک سال کے لئے رمضان کی عبادت سے تو نکل رہے ہیں لیکن جمعہ کی عبادت سے ایک سال کے لئے نہیں نکل رہے بلکہ اگلا جمعہ بھی اسی طرح ہمارے لئے اہم ہے جس طرح آج کا جمعہ۔ اور جو کمزوریاں اور کمیاں ہمارے اندر ماضی میں تھیں آئندہ کے لئے ان کو دُور کرنے کا ہم عہد کرتے ہیں۔ اگر یہ سوچ ہوگی تو ہم جمعہ کو وداع نہیں کر رہے ہوں گے بلکہ اپنی برائیوں، اپنی کمزوریوں، اپنی کوتاہیوں اور اپنی سستیوں کو وداع کرتے ہوئے ان سے ہمیشہ کے لئے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ کی پناہ میں آنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ اور رمضان کی برکات سے بھی فائدہ اٹھانا یہی ہے کہ جن نیکیوں کی ہمیں رمضان میں توفیق ملی ہے ان میں سے اگر اضافہ کرتے ہوئے نہیں تو کم از کم ان پر قائم رہتے ہوئے ہم اگلے رمضان کا استقبال کریں۔

پس نہ ہم یہ سوچ رکھنے والے ہوں کہ ہم نے جمعہ کو وداع کیا، نہ ہم یہ سوچ رکھنے والے ہوں کہ ہم نے رمضان کو وداع کیا، نہ ہمیں یہ خیال آئے کہ ہم نے اپنی عبادتوں کو وداع کیا جن کا لطف رمضان کے دوران ہم نے اٹھایا۔ اگر کبھی یہ سوچ کسی کے دل میں پیدا ہوتی ہے تو وہ اپنے مقصد پیدائش سے دور چلا جاتا ہے اور جو مقصد پیدائش سے دور ہے وہ تقویٰ سے دور ہے اور جو تقویٰ سے دور ہے وہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے والا نہیں ہو سکتا۔ گویا رمضان میں جو کچھ ہم نے حاصل کرنے کی کوشش کی تھی اسے خود ہی ہم نے ضائع بھی کر دیا اور جس کامیابی اور اخلاص کا، جس کامیابی اور فلاح کا اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا اس سے ہم محروم ہو گئے۔ روزے کے بارے میں جو آیات ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے روزے کے حکم اور روزے کے دوسرے احکامات کے بجالانے کا

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)
09845924940, 09986253320

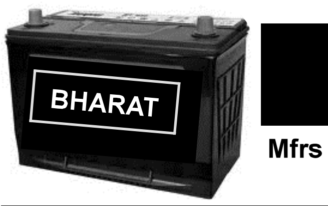

BHARAT BATTERIES
SHAHPUR-KARNATAKA
Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES
Spl: In: All kinds of Batteries
Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka
طالب دعا: محمد مصطفی مع فیملی وافراد خاندان

کلام الامام

"حقیقی تقویٰ اور طہارت کے حاصل کرنے کے واسطے اوّل یہ ضروری شرط ہے کہ جہاں تک بس چلے اور ممکن ہو تدبیر کرو۔"

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 202)

طالب دُعا: حفیظ احمد الہ دین، منیجر ہفت روزہ اخبار بدر قادیان مع فیملی وافراد خاندان

نتیجہ تقویٰ بتایا ہے۔ پس ہمیں آج اس کے جائزے لینے کی ضرورت ہے کہ کیا ہم نے اس نتیجے کو حاصل کرلیا ہے یا نہیں؟ یا کم از کم ہم نے اس کوشش میں کچھ قدم بڑھائے ہیں کہ نہیں۔ اور کیا یہ عہد کیا ہے کہ ہم نے رمضان میں جو حاصل کیا ہے اس پر ثابت قدم رہنے اور اسے آگے بڑھانے کی کوشش کرتے رہیں گے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تقویٰ اور اس کی باریکیوں کے بارے میں بڑی تفصیل سے سمجھایا ہے۔ ایک جگہ آپ نے فرمایا کہ ’’بار بار قرآن شریف کو پڑھو اور تمہیں چاہئے کہ بُرے کاموں کی تفصیل لکھتے جاؤ‘‘ قرآن کریم نے جن کاموں کو بُرا کہا ہے ان کی تفصیل لکھتے جاؤ۔ اور پھر خدا تعالیٰ کے فضل اور تائید سے کوشش کرو کہ ان بدیوں سے بچتے رہو۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔‘‘

(ملفوظات جلد 8 صفحہ 376۔ ایڈیشن 1985ء مطبوعہ انگلستان)

برائیوں سے بچنا تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہوگا۔ پس رمضان کے دنوں میں ہم نے درس بھی سنے۔ اور ہم میں سے بہت سوں نے خود بھی قرآن کریم پڑھنے کی کوشش کی اور سمجھنے کی کوشش کی۔ بدیوں کا بھی پتا لگا۔ نیکیوں کا بھی پتا چلا اور ابھی نیکیوں کے کرنے کا مرحلہ تو بعد کی بات ہے آپ فرما رہے ہیں کہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ یہ ہے کہ قرآن کریم کی برائیوں کی فہرست بنا کر ان سے بچنے کی کوشش کرو۔ اور برائیوں سے بچنے کی یہ کوشش اور ان سے بچنا انسان کو تقویٰ کے پہلے مرحلے میں لاتا ہے۔

فرمایا کہ بیشک برائیوں سے بچنا اچھی بات ہے لیکن یہ نیکی کا پہلا حصّہ ہے۔ یہ تقویٰ کا پہلا مرحلہ ہے۔ نیکی اس پر ختم نہیں ہوجاتی۔

آپ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اتنی سی بات نہیں جس سے وہ راضی ہو جاوے۔ بدیوں سے بچنا چاہئے اور اس کے مقابل نیکی کرنی چاہئے۔ اس کے بغیر مخلصی نہیں۔ (اگر نہیں کروگے تو یہ نہ سمجھ لو کہ بدیوں سے بچ کر میں نے تقویٰ حاصل کرلیا۔ اس لئے اگر خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنا ہے تو نیکیاں بجالائے بغیر جان نہیں چھوٹے گی۔ بہرحال کرنی پڑیں گی۔ فرمایا کہ) جو اس پر مغرور ہے کہ وہ بدی نہیں کرتا۔ (بعض لوگوں کو بڑا فخر ہے کہ ہم بدی نہیں کرتے) وہ نادان ہے۔ اسلام انسان کو اس حد تک نہیں پہنچاتا اور چھوڑتا بلکہ وہ دونوں شقیں پوری کرانا چاہتا ہے۔ یعنی بدیوں کو تمام کمال چھوڑ دو۔ (اپنی بدیوں اور برائیوں کو مکمل طور پر چھوڑ دو۔) اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ (بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑو اور نیکیوں کو پورے اخلاص سے کرو۔ فرمایا کہ) جب تک یہ دونوں باتیں نہ ہوں نجات نہیں ہوسکتی۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 377۔378)

پس یہ رمضان بھی اور جمعہ بھی اور ہماری عبادتیں بھی ہمیں اس طرف توجہ دلانے والی ہونی چاہئیں کہ ہم نے جہاں تقویٰ کے پہلے مرحلے میں بدیوں کو مکمل طور پر چھوڑنا ہے یا چھوڑا ہے وہاں تقویٰ کے اگلے مرحلے پر چلتے ہوئے تمام نیکیوں کو پورے اخلاص سے ادا کرنا ہے۔

آپ نے ایک جگہ فرمایا یہ کوئی نیکی نہیں ہے کہ نمازوں کی مثلاً مجھے عادت پڑگئی اور نماز پڑھنے کے بعد وہیں مسجد میں بیٹھ کر ایک دوسرے کی برائیاں شروع کردیں یا ایسی باتیں کرنے لگ گئے جن کا نیکیوں سے کوئی تعلق نہیں۔ تو یہ تو تم نے پہلا مرحلہ بھی طے نہیں کیا۔ (ماخوذ از ملفوظات جلد 8 صفحہ 376)

پس جمعہ کے دن جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق قبولیت دعا کی ایک گھڑی ہوتی ہے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی بھی آتی ہے جب قبولیت دعا ہوتی ہے۔ (صحیح البخاری کتاب الجمعۃ باب الساعۃ التی فی یوم الجمعۃ 935)۔ پہلے مَیں اس کے بارے میں بتا چکا ہوں۔ یہ دعا بھی خاص طور پر ہمیں کرنی چاہئے کہ رمضان ہماری بدیوں سے ہمیں مکمل طور پر نجات دلاتا ہوا اور ہمیں نیکیوں کو پورے اخلاص کے بجالانے کی توفیق دیتا ہوا ہمیں چھوڑے اور ہم حقیقی تقویٰ پر چلنے والے ہوں۔ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے ہوں اور اسلامی تعلیمات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا کر اس خوبصورت تعلیم کو دنیا کو بتائیں کہ یہی دین ہے جو بندے کو زندہ خدا سے ملاتا ہے اور یہی دین ہے جو ایک دوسرے کے حقوق کی ادائیگی کی طرف بہترین رنگ میں ہدایت فرماتا ہے اور توجہ دلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مشکلات میں گھرے ہوئے تمام احمدیوں کو بھی ان کی مشکلات سے نکالے اور جو کسی بھی رنگ میں پریشانیوں میں مبتلا ہیں ان کی پریشانیاں ختم ہوں۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اُمّت مسلمہ کو بھی توفیق دے کہ وہ زمانے کے امام کو مان کر دکھوں اور پریشانیوں سے باہر نکلیں۔ ایک دوسرے پر جو ظلم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے ہاتھ ان ظلموں سے روکے اور اسلام اپنی حقیقی شان کے ساتھ ہر مسلمان ملک سے دنیا پر ظاہر ہو۔

★★★

افسوس مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر درویش قادیان مورخہ 28 جولائی 2015 بروز منگل بوقت فجر تقریباً ایک ماہ کی علالت کے بعد 94 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ اگلے روز مورخہ 29 جولائی بروز بدھ بعد نماز عصر محترم مولانا محمد انعام غوری صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے جنازہ گاہ بہشتی مقبرہ میں آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور بہشتی مقبرہ کے قطعہ درویشان میں آپ کی تدفین عمل میں آئی بعد تدفین محترم امیر صاحب نے دعا کرائی۔ مختلف سیاسی سماجی اور مذہبی تنظیموں کے افراد نے آپ کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا اور آپ کے لواحقین سے اظہار تعزیت کیا۔ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ جمعہ فرمودہ 31 جولائی 2015 میں آپ کی وفات کی اطلاع دیتے ہوئے فرمایا:

’’نماز کے بعد میں ایک جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا جو ایک ہمارے درویش بھائی کا ہے مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر ابن مکرم چوہدری نواب دین صاحب۔ 28 جولائی 2015ء کو 94 سال کی عمر میں ان کی وفات ہو گئی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ لائلپور، یہ فیصل آباد کہلاتا ہے آجکل، اس کے ایک گاؤں میں پیدا ہوئے۔ پیدائشی احمدی تھے 1936ء میں پندرہ سال کی عمر میں پہلی بار قادیان کی زیارت کے لئے آئے اور مسجد مبارک کی چھت پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک مجلس سوال و جواب میں شامل ہوئے۔ واپسی کا کرایہ پورا نہ ہونے کی وجہ سے قادیان سے امرتسر اور وہاں سے لاہور تک قریباً 95 کلومیٹر کا فاصلہ پیدل طے کیا۔ 19 سال کی عمر میں نظام وصیت میں شامل ہوگئے۔ 1937ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی خدمت میں لکھا کہ تحریک جدید کی شمولیت کی میعاد دسمبر 1936ء میں ختم ہوچکی ہے میں اس وقت طالبعلم تھا اب مجھے کچھ آمد ہے مجھے بھی استثنائی طور پر تحریک جدید میں حصہ لینے کی اجازت دی جائے۔ اس پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے آپ کو اور ان تمام بیروزگار طلباء کو جو برسر روزگار ہو گئے تھے اجازت مرحمت فرمائی۔ پھر مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر نے سندھ میں بھی جماعتی زمینوں پر کام کیا۔ 1947ء کے شروع میں زندگی وقف کر کے قادیان پہنچ گئے۔ اسی سال ہندوستان تقسیم ہوا جس کے نتیجہ میں درویشی کی سعادت نصیب ہوئی۔ دور درویشی کو انتہائی صبر اور شکر اور وفا کے ساتھ نبھایا۔ دیہاتی مبلغ کے طور پر بھارت کے صوبہ یوپی میں دعوت و تبلیغ کا کام بہت اچھے رنگ میں کیا۔ میدان تبلیغ سے واپس قادیان آنے کے بعد تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مدرسہ احمدیہ قادیان میں بطور استاد خدمت کی توفیق پائی۔ نظارت دعوت تبلیغ کے تحت تین سال تک ہندی کی تعلیم حاصل کی اور رتن بھوشن اور پربھاکر ہندی کی تین ڈگریاں حاصل کیں۔ وید بائبل گیتا گرو گرنتھ صاحب کا اچھا مطالعہ رکھتے تھے۔ ہندو ازم سکھ ازم اور عیسائی ازم پر تحقیقی مضامین لکھتے رہے اور قرآن کریم کا ہندی ترجمہ کرنے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔ ہفت روزہ اخبار بدر قادیان میں آپ کے مضامین اس وقت سے طبع ہونے شروع ہوئے جب 1952ء میں تقسیم ملک کے بعد اخبار دوبارہ جاری ہوا اور یہ سلسلہ 2013ء تک جاری رہا۔ گویا یہ سلسلہ مضامین ساٹھ سال پر محیط ہے۔ اس کے علاوہ سلسلے کے دیگر رسائل جن میں مشکوۃ راہ ایمان شامل ہیں ان میں بھی وقتاً فوقتاً آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے۔ نیز دیگر ملکی اخبارات میں بھی آپ کے مضامین شائع ہوتے رہے جن میں روزنامہ ہند سماچار ملاپ اور کشمیر کے اخبارات شامل ہیں۔ مرحوم کا ایک کتابچہ حکومت وقت اور احمدی مسلمان‘ 1963ء میں نظارت دعوت و تبلیغ کے تحت شائع ہوا اور بہت مقبول ہوا۔ آپ کے مضامین اور نظمیں اعلیٰ پائے کی ہوتی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے بھی ان کی بڑی تعریف کی اور واقعی پڑھنے میں پتا لگتا تھا کہ دل سے نکل رہی ہے، علمی مضامین ہوتے تھے۔ آپ بہت خوددار انسان تھے۔ کبھی کسی کا محتاج بننا پسند نہیں کیا اپنا کام خود کرتے رہے۔ علمی کاموں کے ساتھ ساتھ بچوں کو ساتھ لے کر زمینداری اور مویشیوں کے پالنے کا کام بھی جاری رکھا اور صاحب جائیداد ہو کر بچوں کے لئے ذاتی رہائش کا انتظام کر کے جماعتی مکان انجمن کو واپس کر دیا۔ یہ بہت بڑا نمونہ ہے ان کا۔ سخت بیماری کے ایام میں بھی باقاعدگی سے نماز ادا کرتے رہے مسجد میں۔ موصوف کو سچی خوابیں آتی تھیں جو آپ خلفاء کرام کو لکھتے اور بھیجتے رہے۔ وفات سے ایک ماہ قبل اپنے چھوٹے بیٹے ابراہیم کو اپنی وفات کا بتا دیا تھا اور پھر ایک ہفتہ قبل یاددہانی بھی کروائی۔ آپ کی دو شادیاں ہوئیں پہلی شادی محترمہ عالم بی بی صاحبہ سے 1944ء میں ہوئی جس سے آپ کا ایک بیٹا منیر احمد پاکستان میں ہے دوسری شادی 1956ء میں عائشہ بیگم صاحبہ بنت عبدالرزاق صاحب آف ہبلی کرناٹک سے ہوئی جن سے اللہ تعالیٰ نے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کیں۔ ان کے بیٹوں میں اسرائیل احمد، کرشن احمد، ابراہیم احمد، اور داماد شکیل احمد اور محمود احمد صاحب سلسلے کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولادوں کو اور نسلوں کو بھی خلافت سے اور جماعت سے وابستہ رہنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے۔‘‘

نماز جمعہ کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ (ادارہ)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
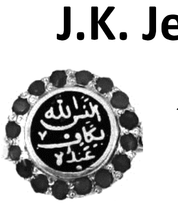
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
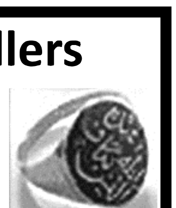
Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زدجام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی مئی، جون 2015ء

۞ میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب احمدی مسلمان امن، تحفظ اور ’’محبت سب کیلئے‘‘ کا پرچار کرتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات پیش نہیں کرتے بلکہ اسلام کی سچی تعلیمات کا ہی اظہار کرتے ہیں اسلام ہر پہلو سے امن، ہم آہنگی، برداشت اور محبت کا مذہب ہے۔ یقیناً یہ اسلامی تعلیمات ہی ہیں جن کے باعث احمدی تمام اقوام کیلئے خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم محبت کے جذبات رکھتے ہیں۔

۞ آپ ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ حقیقی امن کے قیام کیلئے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کی پہچان اور اس کے در پر سرنگوں کرنا ہوگا۔

۞ ہم احمدی نہ ہمت ہارتے ہیں اور نہ ہی مایوس ہوتے ہیں، ہم پختہ یقین رکھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہوں گے اور ایک دن دُنیا پر اسلام کی حقیقت کا سورج ضرور طلوع ہوگا اور ہر ملک و قوم کے افراد اس کی خوبصورت تعلیمات سمجھیں گے۔

(سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا غیر احمدی جرمن مہمانوں سے خطاب)

❁ یہاں آکر میں اپنے جذبات کو بیان نہیں کرسکتا۔ ایسا روحانی نظارہ دیکھا ہے جس نے میری روح کی گہرائی تک اثر کیا ہے۔ اسلام کی صحیح تصویر مجھے یہاں نظر آئی ہے۔

(مصطفی جناح صاحب مراکش)

❁ یہ حسن اخلاق، یہ محبت جو جماعت میں رنگ و نسل کے فرق کے بغیر موجود ہے یہ انسانی کوششوں سے ممکن نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے۔

(محمد لیاوی صاحب بیلجیم)

❁ مجھے اس جلسے کا سارا انتظام بالکل ایسا لگا ہے جیسے شہد کی مکھیوں کی ملکہ اور اس کے نیچے سارے انتظامات ہیں۔ (عبداللہ کلنانی صاحب بیلجیم)

❁ آج جب خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے تو خاص شخصیت معلوم ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں زیادہ نہیں ملتے۔ ان سے ایک حکمت، سچائی اور ذہانت ظاہر ہوتی ہے۔ میں انسانوں کو جلد پہچان لیتا ہوں، خلیفہ ایک خاص انسان ہیں۔ (ڈاکٹر Valdis Steins صاحب Latvia)

❁ خلیفہ بہت ہی امن اور پیار والے معلوم ہوتے ہیں۔ جو بھی انہوں نے کہا سچ کہا اور اگر تمام انسان اس پر عمل کرنا شروع کردیں تو پوری دنیا میں امن پھیل جائے۔

(Heiko Fahnicke صاحب جرمنی)

❁ حضور انور خدا کے بندہ ہیں اور آپ نے میرے ایمان کو تقویت بخشی ہے۔ آج دنیا کو مسیح موعودؑ کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے جو بھی پیغامات دیئے ہیں وہ دنیا کے ہر باشندہ کیلئے ہیں اور تشدد پسندی کے بالکل برعکس ہیں۔ آج حضور کی باتوں پر عمل کیا جائے تو دنیا میں امن قائم ہوجائے گا۔ (Sefer Bzigal صاحب بوسنیا)

❁ میں حضور انور کے وجود سے بہت متاثر ہوں اور آپ کیلئے میرے دل میں تعظیم ہے۔ آپ کا وجود ایک ایسا وجود ہے جس کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ دنیا کی دیگر مشہور شخصیات کی طرح آپ کو شہرت کی کوئی فکر معلوم نہیں ہوتی۔ پوپ کو جب دیکھا جائے تو وہ شہرت سے لذّت پاتا ہے مگر خلیفہ وقت میں یہ بات نظر نہیں آتی (Edith Feike صاحب ایک عیسائی ٹیچر)

(حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا خطاب سُننے کے بعد مہمانوں کے تاثرات)

- میں حضور انور کو ایم ٹی اے کی اسکرین پر تو دیکھتی تھی لیکن جب بالمشافہ دیکھا تو حضور انور کے چہرہ مبارک سے نور پھوٹتا ہوا دکھائی دیا اور بے ساختہ میری زبان سے نکلا ’’بخدا یہ انسان نہیں بلکہ کوئی فرشتہ ہے‘‘

(سعاد بنت زَرُوق صاحبہ مراکشی احمدی خاتون)

- مجھے اس جلسہ میں شمولیت کا موقع ملا اور یہاں میں نے ایسا اعلیٰ نظام، حسن انتظام، حسن استقبال و اکرام ضیف دیکھا جس کا میں یہاں آنے سے پہلے تصور نہ کرسکتا تھا

(ویلنسیا سپین کے ایک غیر از جماعت امام و خطیب مکرم احمد بن عبدالقادر بن محمد صاحب)

- میں نے احمدیوں میں اس حقیقی اسلام کی تصویر دیکھی جو نبی کریم ﷺ لے کر آئے تھے۔

(عریبا ابراہیم صاحب)

- بخدا جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور بہت سے لوگ اس نشان کی عظمت سے غافل ہیں

(نابتی یاسین صاحب الجزائر)

---------------(رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)---------------

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 6؍جون 2015 کی مصروفیات

پروگرام کے مطابق چار بجے سہ پہر سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جرمن مہمانوں کے ساتھ ایک پروگرام میں شرکت کیلئے مردانہ جلسہ گاہ تشریف لائے۔ جرمنی کے مختلف شہروں اور علاقوں سے آنے والے جرمن مہمانوں کے ساتھ یہ پروگرام کچھ وقت پہلے سے جاری تھا۔

اس پروگرام میں شامل ہونے والے مہمانوں کی تعداد 1488 تھی۔ جرمنی میں آباد مختلف قوموں سے تعلق رکھنے والے 445 مہمان اس پروگرام میں شامل ہوئے۔ اس کے علاوہ مختلف عرب ممالک کے 218 مہمان شامل ہوئے۔

علاوہ ازیں بلغاریہ، میسیڈونیا، ترکی، سربیا، بوزنیا، البانیا، کوسووو، اٹلی، سپین، بیلجیم، لتھوانیا، کروشیا، آسٹریا، ہالینڈ، فرانس، اسٹونیا ہنگری، مانٹینیگرو سے آنے والے مہمان شامل ہوئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آمد پر اس پروگرام کا آخری سیشن تلاوت قرآن کریم اور اس کے جرمن ترجمہ کے ساتھ شروع ہوا۔

بعد ازاں چار بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انگریزی زبان میں خطاب فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا جلسہ سالانہ جرمنی کے دوسرے روز غیر احمدی جرمن مہمانوں سے خطاب

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سب امن وسلامتی سے رہیں اور آپ پر اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوں۔

سب سے پہلے میں اپنے غیر احمدی مہمانوں کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جو ہماری جماعت کے ممبر نہ ہونے کے باوجود ہمارے جلسہ سالانہ میں شرکت کر رہے ہیں۔ آج میں اپنے خطاب میں بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کی سیرت پر مختصر بات کروں گا اور وہ لازوال کوششیں جو آنحضرت ﷺ نے دنیا میں امن قائم کرنے کیلئے کیں، ان پر روشنی ڈالوں گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ممکن ہے کہ یہ سن کر آپ حیران ہوں کہ آجکل تو بہت سے نام نہاد مسلمان دنیا کا امن تباہ کر رہے ہیں اور اپنے انتہا پسند اقدامات کو قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی ذات سے منسوب کر رہے ہیں۔ جہاں وہ نہایت سفا کی سے فساد اور دہشت پھیلا رہے ہیں وہاں یہ بھی دعویٰ کر رہے ہیں کہ ان کے اعمال اسلام کی سچی تعلیمات پر مبنی ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آپ یہ سن کر مزید حیران ہوں گے کہ یہ نام نہاد مسلمان جو فساد اور انتہا پسندی پھیلا رہے ہیں، ان کو دیکھ کر میرا اور یقیناً ہر احمدی کا اسلام پر ایمان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ شاید آپ اس بات سے پریشان بھی ہوں اور حیران بھی کہ دوسرے مسلمانوں کی جانب سے انتہا پسند اقدامات سے ایک احمدی مسلمان کا ایمان کیسے بڑھ سکتا ہے۔ عین ممکن ہے کہ یہ بات آپ کو سوچنے پر بھی مجبور کر دے کہ احمدی مسلمان بھی دوسرے مسلمانوں کی طرح ہیں جو انتہا پسندی کو فروغ دیتے ہیں۔ لیکن یہ خیال اور اندازہ کلیۃً غلط ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پس، پہلے تو میں یہ واضح کر دوں کہ احمدی مسلمان دنیا میں امن کو فروغ دینے کیلئے اپنی کوششوں میں انتہائی مخلص ہیں اور ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ وہی کام کریں جس کا وہ پرچار کرتے ہیں۔ ہمارے ظاہر و باطن میں کوئی تضاد نہیں ہے۔ ہم اُنہی تعلیمات کے مطابق زندگیاں بسر کرتے ہیں جنہیں ہم اپنے دلوں میں سچی اسلامی تعلیمات سمجھتے ہیں۔ میں یہ بھی واضح کرنا چاہتا ہوں کہ جب احمدی مسلمان امن، تحفظ اور ''محبت سب کیلئے'' کا پرچار کرتے ہیں تو یہ کوئی نئی بات پیش نہیں کرتے بلکہ اسلام کی سچی تعلیمات کا ہی اظہار کرتے ہیں اسلام ہر پہلو سے امن، ہم آہنگی، برداشت اور محبت کا مذہب ہے۔ یقیناً یہ اسلامی تعلیمات ہی ہیں جن کے باعث احمدی تمام اقوام کیلئے خواہ وہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم محبت کے جذبات رکھتے ہیں اور یہ صرف اسلام ہی ہے جس کی وجہ سے ہم دنیا میں حقیقی امن چاہتے ہیں اور اس مقصد کو حاصل کرنے کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
میں نہیں چاہتا کہ آپ کو اس ظاہری تضاد اور مخمصے کی وجہ سے غیر ضروری طور پر پریشانی اور تشویش میں مبتلا رکھوں یعنی ایک طرف احمدی مسلمان دوسرے مسلمانوں کے انتہا پسند اقدامات کی مذمت کرتے ہیں اور دوسری طرف یہ کہتے ہیں کہ ایسے انتہا پسند اقدامات ان کے ایمان میں تقویت کا باعث ہیں۔ اس کو واضح کرنے اور سمجھانے کیلئے میں آپ کو 1400 سال قبل بانی اسلام حضرت محمد ﷺ کے دور میں لیجانا چاہتا ہوں اُس دور میں آنحضرت ﷺ نے مستقبل کے بارے میں ایک عظیم الشان پیشگوئی فرمائی تھی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ مسلمانوں پر روحانی تاریکی کا ایک دور چھا جائیگا اور وہ ایمان سے کلیۃً عاری ہو جائیں گے۔ اس دور میں مسلمانوں کے اعمال اسلام کی حقیقی تعلیم سے بالکل متضاد ہوں گے۔ آنحضرت ﷺ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ نام نہاد مسلمان علماء اور رہنما اسلامی تعلیمات کی بالکل غلط تفسیر کریں گے اور ان کی ذہنیت صرف فساد اور ناانصافی بڑھانے پر ہی منتج ہوگی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
تاہم مسلمانوں کی اس مخدوش حالت کی پیشگوئی کرتے ہوئے آنحضرت ﷺ نے یہ خوشخبری بھی دی تھی کہ فتنہ وفساد کے ایسے دور میں اللہ تعالیٰ اسلام کے احیاء اور اسکی سچی تعلیمات کو پھیلانے کیلئے ایک شخص کو مبعوث کرے گا۔ جسے مسیح موعود اور امام مہدی کے طور پر بھیجا جائیگا اور وہ اسلام کی پُرامن اور اصل تعلیمات کو تمام دنیا میں نافذ کرے گا۔ وہ انسانیت کو اسلام کے حقیقی روحانی نور سے روشناس کرے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آج خدا تعالیٰ کے فضل سے ہم دیکھتے ہیں کہ اس عظیم پیشگوئی کے دونوں حصے پورے ہو چکے ہیں۔ یعنی ایک طرف تو اسلام اور اس کی تعلیم آلودہ ہو چکی ہے اور دوسری طرف خدا تعالیٰ بانی جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود میں مسیح موعود اور امام مہدی کو بھی بھیج چکا ہے۔ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی زندگی میں اسلام کے حقیقی چہرے سے پردہ اٹھایا اور اسکی عظیم الشان تعلیمات دنیا کے سامنے پیش کیں۔ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ ثابت کیا کہ انسانیت کی تاریخ میں امن کے سب سے بڑے سردار اور رہنما آنحضرت ﷺ ہیں۔ چنانچہ یہ اس عظیم الشان پیشگوئی کا پورا ہونا ہی ہے کہ ان نام نہاد مسلمانوں کے ہولناک اعمال کو دیکھ کر احمدی مسلمانوں کے ایمان کو تقویت ملتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اس تعارف کے بعد میں اب مختصراً آنحضرت ﷺ کی وہ سچی تعلیمات پیش کرنا چاہوں گا جو دنیا میں دیرپا امن قائم کرنے کیلئے آنحضرت ﷺ کی بے مثال کوششوں کی عکاس ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
ایک بنیادی اور اہم نکتہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سکھایا، وہ یہ ہے کہ دنیا میں ہر کسی کی ذہنیت اور ترجیحات ایک دوسرے سے مختلف ہوتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ اکثر لوگ امن چاہتے ہیں لیکن یہ بھی سچ ہے کہ بہت سے لوگ صرف اپنے ذاتی امن اور تحفظ کو ترجیح دیتے ہیں۔ انہیں دوسروں کی فلاح کی فکر نہ ہونے کے برابر ہوتی ہے یا بالکل ہی نہیں ہوتی۔ انسانی نفسیات کا علم بتاتا ہے کہ جہاں ہر شخص یہ چاہتا ہے کہ وہ امن وسکون میں رہے، وہاں یہ بھی حقیقت ہے کہ اکثر لوگ یہ پسند نہیں کرتے کہ ان کے دشمن یا مخالفین خوشی اور امن سے زندگی گزاریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہ بھی سچ ہے کہ لوگ امن کی مختلف اقسام کو اہمیت دیتے ہیں۔ مثال کے طور پر بعض صرف اپنے دلوں اور ذہنوں کے امن وسکون کو اہمیت دیتے ہیں، بعض اپنے گھر کے امن وسکون کو اہمیت دیتے ہیں جبکہ دیگر اپنے ہمسایوں میں امن کے خواہاں ہوتے ہیں۔ کچھ افراد اپنے قصبوں اور شہروں کو جبکہ دیگر اپنے ملک کے امن کو ترجیح دیتے ہیں۔ لیکن اپنے مخصوص رجحان کے علاوہ انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی کہ دوسرے شہروں اور ملکوں میں کیا ہو رہا ہے انہیں دنیا کے دوسرے حصوں میں رہنے والے ان لوگوں کیلئے جو مصائب وشدائد میں مبتلا ہیں کوئی ہمدردی اور محبت محسوس نہیں ہوتی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
پہلے ادوار میں تو اس بے حسی اور سرد مہری کا کچھ جواز تھا کیونکہ معاشرے اور قومیں اس طرح باہم مربوط نہ تھیں، جیسا کہ اب ہیں۔ اُس دور میں مواصلات کے ذرائع بہت ہی محدود تھے اور ایک علاقہ اور ملک کے حالات کی خبر دوسرے علاقوں تک پہنچنے کیلئے ایک زمانہ درکار ہوتا تھا۔ اور اکثر خبر پہنچتے پہنچتے ہی پرانی ہو جاتی تھی اور حالات پھر سے تبدیل ہو جاتے تھے۔ لہٰذا ان ادوار میں دوسروں کی تکلیف کو فوری محسوس کرنا اور دور دراز علاقوں میں لوگوں کی مدد کرنے کی کوشش کرنا بہت مشکل تھا۔ تاہم آج دنیا یکسر بدل گئی ہے اور گلوبل ویلیج بن چکی ہے۔ بہر حال جبکہ دنیا باہم مل چکی ہے، فاصلے سمٹ چکے ہیں اور مواصلات کی روکیں زائل ہو چکی ہیں، اب بھی اس حقیقت کو ماننے سے انکار کیا جا رہا ہے کہ ہم باہم ایک دوسرے سے تعلق اور واسطہ رکھتے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
مثال کے طور پر بہت سے لوگ یقین رکھتے ہیں کہ مشرق وِسطیٰ یا افریقہ کے حالات سے یورپ اور شمالی امریکہ کے حالات پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اسی طرح آسٹریلیا اور مشرقِ بعید میں بسنے والے بہت سے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ دنیا کے دوسرے حصوں میں جو فساد برپا ہیں، جیسا کہ یوکرائن اور رشیا کے درمیان تنازعہ ہے، ان فسادات کا ان کی زندگیوں پر اور ان کے ممالک پر کوئی اثر نہیں۔ بالعموم یہی سمجھا جاتا ہے کہ جو آج دنیا میں بڑھتی ہوئی بے چینی اور فساد نظر آ رہا ہے صرف متاثرہ علاقوں تک محدود ہے اور اس کا اثر باہر نہیں پھیلے گا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
یہ باتیں تو ایک طرف لیکن اس کے علاوہ ایک بہت اہم مسئلہ ہے جو رویوں اور سمجھ میں ایک بڑی تبدیلی پیدا کر رہا ہے۔ میں جس مسئلہ کی بات کر رہا ہوں وہ امیگریشن ہے اور اس سے بھی وسیع تر مسئلہ تارکین وطن کے نئے معاشرہ میں ضم ہونے کا ہے۔ بہت سے ممالک میں ہم دیکھتے ہیں کہ مہاجرین کی نوجوان نسل میں بے چینی اور مایوسی بڑھ رہی ہے۔ ان میں سے بعض نوجوان اس حد تک مایوس ہو گئے ہیں کہ انہوں نے شدت پسندی اختیار کر لی اور انتہا پسند گروہوں میں شامل ہو گئے ہیں۔ اس سے فی الحقیقت ایک خوف پیدا ہو رہا ہے کیونکہ ترقی یافتہ ممالک اس بات کا ادراک کر رہے ہیں کہ ان کے اپنے نوجوانوں میں سے بعض ایسے ہیں کہ جو بری طرح متاثر ہوئے ہیں اور یہ امر قوم کیلئے بہت بڑا خطرہ ہے۔ اس کے ردِ عمل کے طور پر ترقی یافتہ ممالک کی حکومتیں اور قانون نافذ کرنے کے ادارے ایشیائی افراد پر اس امید پر پابندیاں لگانے جا رہے ہیں کہ اس سے ان کے معاشرہ اور افراد کا تحفظ ہوگا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
تاہم یہ نقطۂ نظر غلط ہے اور ان سنجیدہ نوعیت کے مسائل کا مناسب حل نہیں ہے۔ ضرورت تو اس امر کی ہے کہ اس مسئلہ کا جامع اور مکمل حل نکالا جائے۔ اسلئے میں آپ کو بتاتا ہوں کہ اسلام کے پاک نبی ﷺ نے ہمارے سامنے ان مسائل کا حل پیش فرمایا ہے۔ اپنی روشن تعلیمات کے ذریعہ آپ ﷺ نے امن کی سنہری کلیدیں ہمیں سونپی ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے واضح فرمایا ہے کہ صرف دنیاوی ذرائع اور مادی خواہشات پر توجہ مرکوز کر کے دنیا کا امن حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ آپ ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ تمام لوگوں کیلئے خواہ مسلمان ہوں یا غیر مسلم، فساد سے بچنے کیلئے اور ناامیدی اور نفرت کے سلگتے شعلوں سے محفوظ رہنے کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آپ ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ حقیقی امن کے قیام کیلئے بنی نوع انسان کو اپنے خالق کی پہچان اور اس کے در پر سرنگوں کرنا ہوگا۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے ہی خبر دار کر دیا تھا کہ ایک دور آئیگا جب مسلمان بھی اپنے مذہب کی حقیقی تعلیمات بھلا دیں گے اور خدا تعالیٰ کی کچھ پروا نہ کریں گے اور ان کا ایمان صرف زبانی وظیفوں تک محدود ہو جائے گا۔ اسی طرح دیگر مذاہب کے افراد بھی خدا تعالیٰ کی حقیقی پہچان نہ کر سکیں گے اور وہ جو کسی مذہب پر یقین نہیں رکھتے وہ خدا تعالیٰ کے وجود سے ہی انکاری ہوں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
وہ خدا جس کے بارے میں آنحضرت ﷺ نے بتایا ہے وہ تمام کائنات کا خالق ہے۔ وہ خدا ہے جس کی بہت سی صفات میں سے ایک ''سلام''، یعنی امن قائم کرنے والا بھی ہے۔ چنانچہ قرآن کریم میں سورۂ حشر آیت ۲۴ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو ارشاد فرمایا ہے کہ دنیا کو بتا دو کہ وہ اُس بادشاہ، پاک ذات اور امن دینے والے پر ایمان لائیں۔ ''سلام'' کا مطلب ہے کہ وہ ذات جو دنیا کو امن فراہم کرتی ہے اور وہ روشنی ہے جس سے امن کی تمام کرنیں پھوٹتی ہیں۔ لہٰذا تمام تر امن کا منبع ہونے کے ناطے خدا چاہتا ہے کہ تمام بنی نوع انسان میں ہم آہنگی اور امن قائم رہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
جیسا کہ والدین اپنے بچوں کیلئے پسند نہیں کرتے کہ وہ آپس میں لڑائی جھگڑا کریں اور گھر میں خرابی کا باعث بنیں، اسی طرح اللہ تعالیٰ نہیں چاہتا کہ اس کی مخلوق فتنہ وفساد میں پڑے۔ والدین ہمیشہ اپنے اُن بچوں کو پسند کرتے ہیں جو زیادہ اچھی طبیعت کے اور صلح پسند ہوتے ہیں۔ اسی طرح ملکی قانون بھی انہی کو پسند کرتا ہے جو امن پسند ہیں۔ بعینہ ہمارا ایمان ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے جو اپنے جذبات کو قابو میں رکھ سکتے ہیں اور پُرامن ہیں۔ اگر ہم اس نکتہ پر غور کریں تو یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ وہ نام نہاد مسلمان جو انتہا پسند نظریات کی پیروی کر رہے ہیں وہ اپنے اس دعویٰ میں بالکل غلط ہیں کہ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جہاد بالسیف اور قتل وغارت کا حکم دیتا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
آنحضرت ﷺ کے دور میں جو غزوات ہوئے انہیں اپنے حقیقی تناظر میں دیکھنا چاہئے۔ اس بات میں کوئی

شک وشبہ نہیں کہ اسلام کے ابتدائی چند سالوں میں آنحضرت ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم بے رحم مخالفت اور دردناک مظالم کا شکار رہے۔ کئی سال کے صبر کے بعد آنحضرت ﷺ کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے غیر مسلم حملہ آوروں کے خلاف دفاعی جنگ کرنے کی اجازت دی گئی۔ یہ اجازت قرآن کریم کی سورہ حج کی آیت ۴۰ میں دی گئی ہے، جہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ چونکہ مسلمانوں پر جنگ مسلّط کی گئی ہے اوران کیلئے جواب دینے اور اپنا دفاع کرنے کے علاوہ کوئی راہ نہیں چھوڑی گئی اس لئے انہیں جنگ کرنے کی اجازت دی جارہی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ جواب دینا کیوں ضروری تھا، اللہ تعالیٰ نے اگلی ہی آیت میں اس کا جواب دیا ہے، سورہ حج کی آیت نمبر ۴۱ میں اللہ تعالیٰ فرماتا کہ مسلمانوں کو ظالم حملہ آوروں نے ان کے گھروں سے ناحق نکالا اور اگر اللہ تعالیٰ انہیں اس بات کی اجازت نہ دیتا کہ حد سے بڑھنے والوں کو بزورِ بازو ظلم سے روکا جائے تو کوئی بھی امن سے نہ رہ سکتا۔ اگر مسلمان اپنا دفاع نہ کرتے تو اسکے بعد نہ ہی مذہبی لوگ اور نہ ہی دوسرے امن وتحفظ سے رہ سکتے۔

اسی آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر مسلمان اپنا دفاع نہ کرتے تو کوئی گرجا ، یہودی معبد، راہب خانہ اور مسجد محفوظ نہ رہتی، حالانکہ وہاں لوگ صرف اور صرف خدا کا ذکر کرنے ، امن پھیلانے اور اپنے دلوں اور ذہنوں سے ہر قسم کی برائی مٹانے کیلئے اکٹھے ہوتے ہیں، اسلئے حد سے تجاوز کرنے والے کا ہاتھ روکنے کی جو اجازت اللہ تعالیٰ نے دی ہے وہ اس وجہ سے ہے کہ اگر یہ نہ دی جاتی تو تمام معابد مٹ جاتے اور دنیا کا امن ہی مکمل طور پر تباہ ہو جاتا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پس اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو دفاعی جنگ کی اجازت صرف ظلم اور ناانصافی کو ختم کرنے کیلئے دی۔ یہ اجازت ان لوگوں کو روکنے کیلئے دی گئی جو تمام لوگوں کی آزادی اور حقوق کو سلب کرنا چاہتے تھے۔ یہ اجازت ان لوگوں کو روکنے کے لئے دی گئی جو مذہبی آزادی کی بنیاد کو ہی تباہ کرنے کے درپے تھے اور یہ اجازت صرف اسلام کا دفاع کرنے کیلئے نہیں دی گئی بلکہ تمام مذاہب اور تمام اعتقادات کا تحفظ کرنے کیلئے دی گئی۔ اس آیت کریمہ سے ہمیں یہ بھی سیکھنے کو ملتا ہے کہ مساجد اور دیگر مذاہب کی عبادتگاہیں امن کی آماجگاہیں ہیں اور یہ پیار ومحبت پھیلانے کیلئے تعمیر کی جاتی ہیں نہ کہ کسی بھی قسم کی انتہاپسندی اور نفرت پھیلانے کیلئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پھر سورہ انفال آیت ۶۲ میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ پر انتہائی خوبصورت تعلیم نازل فرمائی ہے جو کہ مسلمانوں کو امن وتحفظ قائم کرنے کے حوالہ سے رہنمائی فراہم کرتی ہے یہاں تک کہ حالتِ جنگ میں بھی۔ اس آیتِ کریمہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تمہارا دشمن امن اور مفاہمت کیلئے ہاتھ پھیلائے تو اسے بغیر توقف کے قبول کر لینا چاہئے اور اسکے بعد اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرنا چاہئے۔ لہٰذا بجائے اس کے کہ مفاہمت کی پیشکش میں سنجیدہ نہ ہونے کا گمان کیا جائے اور یہ خیال کیا جائے کہ دشمن دھوکا کر رہا ہے، مسلمانوں کو اللہ پر بھروسہ کرنے کا کہا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تعلیم دی ہے کہ مسلمانوں کو جہاں بھی ممکن ہو ایک دوسرے سے دوریاں ختم کرنی چاہئیں، حتی کہ ان لوگوں سے بھی جو لامذہب ہیں، خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں رکھتے اور اپنے دلوں میں اسلام کے خلاف دشمنی رکھتے ہیں۔ درحقیقت اللہ تعالیٰ نے اس بات پر بڑا زور دیا ہے کہ مسلمان دنیا میں ہم آہنگی قائم کرنے کی خاطر امن کے ہر موقع کو مضبوطی سے تھام لیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

مزید آنحضرت ﷺ نے اللہ تعالیٰ کے ایک اور ارشاد کے بارے میں مطلع کیا ہے جو قرآن کریم کی سورہ حٰم سجدہ کی آیت نمبر ۳۵ میں درج ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ امن قائم کرنے کی خاطر برائی کا جواب اچھائی اور نیکی کے ذریعہ دیا جائے۔ اس فرمان کے پیچھے جو حکمت کارفرما ہے وہ یہ ہے کہ اگر کوئی نفرت کا جواب محبت سے دے تو کچھ امید ہوتی ہے کہ دشمنی اور تفرقہ کی گہرائی سے دوستی اور اتحاد اُبھر آئے۔

یہ کیا ہی خوبصورت تعلیم ہے۔ یقیناً ایسی انگنت مثالیں ہیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ امن، مفاہمت، تحفظ اور محبت کی تعلیم لائے ہیں اور میں نے ان میں سے صرف چند ایک پیش کی ہیں۔ یہ ثابت کرتی ہیں کہ اسلام کا خدا، یعنی اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جو اپنی مخلوق کیلئے امن پیار اور محبت چاہتی ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اسلئے وہ جو یہ سمجھتے ہیں کہ اسلام کی تعلیمات انتہاپسندی یا نفرت پھیلاتی ہیں، انہیں اپنے ذہنوں اور دلوں سے ایسے خدشات اور غلط فہمیاں ہمیشہ کیلئے دور کر لینی چاہئیں۔ آجکل جو ہم احمقانہ قتل وغارت اور فساد دیکھتے ہیں اسکا الزام اسلام یا اسلامی تعلیم پر نہیں پڑتا بلکہ یہ ان نام نہاد مسلمانوں کے اعمال کا نتیجہ ہے جو نفرت اور خود غرضی سے بھرے ہوئے ہیں اور جنہوں نے اپنے ذاتی مفادات کیلئے اسلام کی حقیقی روح کو آلودہ کر دیا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج خدا تعالیٰ کے وعدوں کے موافق صرف احمدیہ جماعت ہی ہے جو کہ دنیا کو اسلام کی سچی تعلیم سے منور کر رہی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر سال لاکھوں مسلمان اور غیر مسلم افراد احمدیہ مسلم جماعت میں شمولیت اختیار کر رہے ہیں۔ وہ صرف خدا تعالیٰ کی محبت حاصل کرنے کیلئے اور حقیقی امن اور اطمینان حاصل کرنے کیلئے احمدی مسلمان بن رہے ہیں ۔ یہ احمدی ان مایوس لوگوں کی طرح نہیں ہیں جو اپنے جذبات اور ردعمل کو قابو میں نہیں رکھ سکتے اور جس وجہ سے وہ انتہاپسند گروہوں کا حصہ بن رہے ہیں اور ظالمانہ طریق پر دنیا میں اسلام کا پیارا نام خراب کر رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

آج جب اسلام کو بالکل غلط انداز سے پیش کیا جارہا ہے، ہم احمدی نہ ہمت ہارتے ہیں اور نہ ہی مایوس ہوتے ہیں، ہم پختہ یقین رکھتے ہیں کہ ہم کامیاب ہوں گے اور ایک دن دُنیا پر اسلام کی حقیقت کا سورج ضرور طلوع ہوگا اور ہر ملک وقوم کے افراد اس کی خوبصورت تعلیمات سمجھیں گے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ان الفاظ کے ساتھ میں ایک مرتبہ پھر آپ سب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنی گذارشات ختم کرتا ہوں۔ آپ کا بہت شکریہ کہ آپ اپنے وقت سے کچھ نکال کر یہاں میری باتیں سننے کیلئے آئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر فضل کرے۔ آپ سب کا بہت شکریہ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطاب 4.بجکر ۴۵ منٹ تک جاری رہا۔ خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دعا کروائی اور بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

مہمانوں کے تاثرات:

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس خطاب نے مہمانوں پر گہرا اثر چھوڑا اور بہت سے مہمانوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ خلیفۃ المسیح کے خطاب نے ہمارے دل بدل دیئے ہیں۔ ان مہمانوں میں سے چند ایک مہمانوں کے تاثرات ذیل میں درج ہیں:

☆ مراکش کے ایک دوست مصطفیٰ جناح صاحب بیلجئم سے اس جلسہ میں شرکت کیلئے آئے تھے۔ وہ اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے: یہاں آکر میں اپنے جذبات کو بیان نہیں کرسکتا۔ ایسا روحانی نظارہ دیکھا ہے جس نے میری روح کی گہرائی تک اثر کیا ہے۔ اسلام کی صحیح تصویر مجھے یہاں نظر آئی ہے۔ میں تقریباً دوسال سے جماعت کو جانتا ہوں لیکن تین ماہ سے باقاعدہ جماعت کے پروگراموں میں شامل ہوکر دیکھ رہا ہوں۔ لیکن خلیفہ وقت کو دیکھ کر اور آپ کی تقاریر سن کر میرا نظریہ احمدیت کے بارہ میں تبدیل ہو گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ مجھے ایسی بیعت کی توفیق دے کہ میں دین کا خادم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو دنیا میں پھیلانے والا بنوں۔ آمین۔

☆ بیلجئم سے مراکش کے ایک دوست محمد لیاوی صاحب جلسہ پر آئے تھے۔ انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں ایک سال سے احمدیہ مسجد برسلز کے قریب رہتا ہوں۔ تقریباً تین ماہ سے احمدیت کا مطالعہ کر رہا ہوں۔ میں یہی سمجھتا تھا کہ احمدیہ جماعت بہت سی دوسری جماعتوں کی طرح ’’بدعت‘‘ ہے۔ جیسے جیسے کتب پڑھیں میری سوچ بدلتی گئی لیکن میں نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ میں احمدی ہو جاؤں گا۔ اب مجھے اطمینان قلب ہوگیا ہے کہ یہ حسن اخلاق، یہ محبت جو جماعت میں رنگ ونسل کے فرق کے بغیر موجود ہے یہ انسانی کوششوں سے ممکن نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس جماعت پر خدا کا ہاتھ ہے۔ جب میں نے خلیفۃ المسیح کو دیکھا تو اسی وقت میں نے بیعت کا فیصلہ کرلیا تھا۔ اب اللہ تعالیٰ میری بیوی اور بچوں کو بھی ہدایت دے۔

☆ مراکش کے ایک دوست عبداللہ کلنانی (Kailnani) بھی بیلجئم سے آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ: میں مراکشی احمدی ہوں۔ جلسہ سالانہ بیلجیم اور جلسہ سالانہ ہالینڈ میں شرکت کرچکا ہوں، لیکن کسی ایسے جلسہ میں پہلی مرتبہ شرکت کی ہے جس میں خلیفۃ المسیح شامل ہوں۔ مجھے اس جلسے کا سارا انتظام بالکل ایسا لگا ہے جیسے شہد کی مکھیوں کی ملکہ اور اس کے نیچے سارے انتظامات ہیں۔ یہ میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے ایسا بھائی چارہ، محبت اور ایسے انتظامات دیکھے ہیں کہ پہلے کبھی سوچا بھی نہ تھا۔

جلسہ کی تقاریر سے بھی بہت فائدہ پہنچا ہے اور علم میں بہت اضافہ ہوا ہے۔ جلسے کے دیگر شاملین سے باتیں کر کے میرا ایمان بہت مضبوط ہوا ہے۔ خلیفۃ المسیح کی تقاریر سنیں تو ایسا لگا جیسے میں روحانی طور پر پرواز کر رہا ہوں۔ جیسے میں دوبارہ پیدا ہوا ہوں۔ جیسے مجھے دنیا سے کوئی واسطہ نہیں۔ اس کیفیت کو بیان کرنا میرے لئے مشکل ہے۔

Adamou Seidou صاحب بیلجئم اور جرمنی کے باڈر پر رہتے ہیں۔ وہاں سے جلسہ میں شمولیت کیلئے آئے تھے۔ وہ بیان کرتے ہیں: مجھے جماعت احمدیہ کا تعارف ایک دوست کے ذریعہ سے ہوا۔ لیکن جلسہ جرمنی پر آنے سے پہلے تک میں مذہب اور جماعت کو سنجیدگی سے نہیں لیتا تھا۔ لیکن جلسہ میں شامل ہوکر میرے جذبات کی کایا پلٹ گئی۔ جس جماعت کو میں سنجیدہ نہیں لیتا تھا اسی جماعت نے میری زندگی کے بہترین دن مجھے جلسہ سالانہ کی شکل میں دکھائے۔

موصوف نے اپنا ایک خواب بیان کرتے ہوئے بتایا کہ: یہاں جلسہ پر آکر میں نے خواب میں دیکھا کہ میں سمندر پر ہوں اور میں بہت گھبرایا ہوا ہوں۔ لیکن اللہ تعالیٰ کی طرف سے میرے دل میں سکون نازل ہوتا ہے اور وہ سکون اب میں بیداری میں بھی محسوس کرسکتا ہوں اور یہ سکون مجھے جلسہ سالانہ جرمنی میں آنے کی وجہ سے ہی ملا ہے۔ اس جلسہ نے مجھے بالکل بدل دیا ہے۔

احادیث نبوی ﷺ

حضرت ایوّب اپنے والد اور پھر اپنے دادا کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھی تربیت سے بڑھ کر کوئی بہترین اعلیٰ تحفہ نہیں جو باپ اپنی اولاد کو دے سکتا ہے۔ (ترمذی ابواب البر والصلۃ باب فی ادب الولد)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم مع فیملی، حیدرآباد

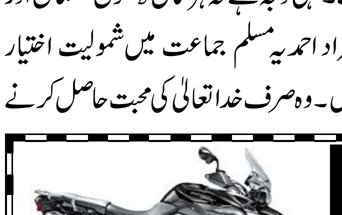

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا: صالح محمد زید مع فیملی و افراد خاندان

☆ایک آرمینین نوجوان جو کٹر عیسائی ہیں انہوں نے بہت خوشی کا اظہار کرتے ہوئے کہا: آج میں اس بات پر بے حد خوش ہوں کہ ایک مبارک انسان سے میری ملاقات ہوئی ہے۔

☆ایک نوجوان Cem Utebey جس کا تعلق Alevism سے ہے اس نے کہا: مجھے سارے انتظامات بہت پسند آئے۔ مجھے معلوم نہیں تھا کہ اسلام اتنا امن پسند مذہب ہے۔ خلیفہ سے ایک پیار اور امن محسوس ہو رہا تھا۔

☆ایک عرب نوجوان نے کہا: خلیفہ کی بات بہت قائل کرنے والی اور ان کا پیش کرنے کا انداز نہایت متاثر کن لگا۔ ان کے وجود سے ہی امن ظاہر ہو رہا تھا۔ مجھے ایسی تعلیم کا باوجود مسلمان ہونے کے علم نہ تھا۔

☆ڈاکٹر Valdis Steins صاحب کا تعلق Latvia ملک سے ہے۔ موصوف اعلیٰ پایہ کے politician بھی رہ چکے ہیں اور یونیورسٹی میں پروفیسر بھی رہے ہیں۔ اب وہ research کرتے ہیں اور theology کے مضمون کے بارہ میں کتب تحریر کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا: میں نے جو آج خلیفۃ المسیح کا خطاب سنا تو مجھے تو یہ محسوس ہوا کہ میں ایک طالب علم ہوں میں بھی بالکل یہی نظریہ رکھتا ہوں اور اس نظریہ کو امن کیلئے ضروری سمجھتا ہوں۔ میں نے توریت کو بھی پڑھا۔ موسیٰؑ نے جو تعلیم دی وہ بھی میں نے پڑھی ہے۔ میں تو ایسی باتوں کی تلاش میں تھا۔

موصوف نے کہا کہ مجھے بہت سے لوگ دیکھنے کو ملے ہیں لیکن آج جب خلیفۃ المسیح کو دیکھا ہے تو خاص شخصیت معلوم ہوئے ہیں۔ ایسے لوگ دنیا میں زیادہ نہیں ملتے۔ ان سے ایک حکمت، سچائی اور ذہانت ظاہر ہوتی ہے۔ میں انسانوں کو جلد پہچان لیتا ہوں اور خلیفہ ایک خاص انسان ہیں۔ ان کی ایک سوچ ہے اور جو کہتے ہیں سچ کہتے ہیں۔

☆ترکی سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب Attila Caliscan نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: مجھے خلیفہ کو پہلی بار دیکھنے کا موقع ملا۔ بہت پیار کرنے والے معلوم ہوتے ہیں۔ بغیر سوچے سمجھے انسان ان پر اعتماد کر سکتا ہے۔ جو باتیں خلیفہ نے کہیں وہ قرآن کریم کی اور نبی کریم ﷺ کی باتیں تھیں۔ یقیناً ہم لوگ ان تعلیمات کو بھول گئے ہیں۔

موصوف نے کہا: خلیفۃ المسیح کوئی عام انسان نہیں لگتے بلکہ ان میں کوئی خاص بات ہے جس کو بیان کرنے کیلئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ گو کہ وقت بہت کم تھا لیکن حضور انور نے اپنے خطاب میں اسلام کی بنیاد بیان کر دی۔ جو بھی بیان کیا بہت اعلیٰ تھا۔ حضور نے باہمی اتفاق پیدا کرنے کی تعلیم دی اور بتایا کہ سب کو اکٹھے مل جل کر رہنا ہوگا تا کہ امن پیدا کیا جا سکے۔ احمدیہ مسلم جماعت یہ کوشش کرتی ہے کہ اسلام کی اصل تعلیم انسانوں تک پہنچے۔ یہ بہت اعلیٰ کام ہے۔

☆ایک جرمن دوست Heiko Fahnicke صاحب نے کہا: یہ میرا پہلا موقع تھا کہ خلیفہ کو دیکھوں اور احمدیت کے بارہ میں کچھ جان سکوں۔ خلیفہ بہت ہی امن اور پیار والے معلوم ہوتے ہیں۔ جو بھی انہوں نے کہا سچ کہا اور اگر تمام انسان اس پر عمل کرنا شروع کر دیں تو پوری دنیا میں امن پھیل جائے۔ میں نے اپنی توقعات سے بڑھ کر اسلام کے بارہ میں یہاں سے سیکھا ہے اور مجھے بہت مزہ آیا۔

☆ایک پولیس آفیسر نے کہا: جو احمدیہ مسلم جماعت اسلام کی تعلیم پیش کر رہی ہے یہ تو وہی تعلیم ہے جس کی تلاش میں ہم police والے ہیں۔

☆دو تین سٹوڈنٹس جو اس جلسہ میں شامل تھے انہوں نے کہا: اسلام کی جو تصویر media پیش کرتا ہے وہ کافی گہرا اثر رکھتی ہے۔ لیکن آج یہاں آکر اور پہلے تو تلاوت سن کر جہاں ''لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ'' کا ذکر تھا اور پھر خاص طور پر خلیفہ کا خطاب سن کر اصل تعلیم کا پتہ چلا۔ ہمیں آج پتہ چلا ہے کہ اسلام کی جو اصل تعلیم ہے جو آنحضرت ﷺ نے پیش کی وہ ابھی تک قائم ہے۔ آج پتہ یہ بھی لگا کہ اسلام میں بھی دو قسم کے شدت پسند ہیں، ایک وہ ہیں جو زیادہ دنیاوی اعمال میں محو ہیں اور دوسرے وہ ہیں جو زیادہ شدت پسند ہیں۔ لیکن آج اسلام کا حقیقی چہرہ بھی نظر آیا جو دونوں کے مابین ہے اور وہ جماعت احمدیہ ہے۔

☆ایک خاتون جو کہ Italy سے آئی تھیں انہوں نے کہا: میں نے مسجد نبوی کے بارہ میں خواب دیکھی۔ تو اس لئے اسلام کے بارہ میں سوچا اور ادھر جلسہ میں شامل ہوگئی۔ ادھر جب تلاوت سنی تو بالکل یقین ہوگیا کہ اصل اسلام یہی ہے۔ اب میں اسلام کے متعلق مزید پڑھوں گی۔

☆کروشیا سے تعلق رکھنے والی دو صحافی خواتین نے بھی یہ خطاب سنا اور انہوں نے کہا: آج ہم نے آپ کا خطاب سنا۔ آپ کے خطاب نے ہمیں بہت متاثر کیا۔ یہاں کے ماحول نے ہمارے اسلام کے بارہ میں تصور کو بدلا ہے اور ہم یہاں اچھا محسوس کرتی ہیں۔

☆بوسنیا سے تعلق رکھنے والے ایک صاحب نے بیان کیا: حضور انور کا خطاب بہت پسند آیا۔ حضور انور نے ایک زندہ خدا کے بارہ میں تصور کو پیش کیا۔ اس وقت صرف جماعت احمدیہ ایک ایسی جماعت ہے جو یہ دعویٰ کرتی ہے اور دکھاتی بھی ہے کہ خدا تعالیٰ آج بھی زندہ ہے اور یہ بات حضورِ انور نے بہت آسان الفاظ میں مگر بہت عمدہ رنگ میں بیان فرما دی۔ اور آج انسانیت کو اسی کی ضرورت ہے۔ مجھے محسوس ہوتا ہے کہ آپ دوسروں سے مختلف ہیں اور حقیقی اسلام صرف آپ ہی کے پاس ہے۔

☆ہنگری سے تعلق رکھنے والے ایک دوست نے کہا: خلیفۃ المسیح کے الفاظ کا چناؤ بہت چنیدہ اور اعلیٰ ہے۔ آپ بہت سوچ سمجھ کر بات کرتے ہیں۔ میرے بہت سے مسلمان دوست ہیں مگر جماعت احمدیہ سے جب تعلق پیدا ہوا تو پتا چلا کہ اصل امن پسندی اور اسلام کی حقیقی تعلیم احمدیوں میں ہے۔ اور احمدی امن کی جو تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرتے ہیں اس پر خود عمل پیرا بھی ہیں۔

☆ایک مسلمان دوست نے کہا: حضور انور کی سب باتیں بہت اچھی لگیں۔ آپ کا خطاب زبردست تھا اور اسلام کی اساسی تعلیم آپ نے بہترین رنگ میں پیش کی۔ میں آپ کا شکرگزار ہوں کہ آپ نے مجھے اپنا مذہب دوبارہ سے یاد کروایا اور اس کی تعلیم کی اصل روح مجھ میں دوبارہ سے اُجاگر کی ہے۔

☆ایک دوست نے کہا: حضور انور کا چہرہ مبارک بہت خوبصورت لگا اور آپ کا خطاب بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس نے اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور a man of peace ہیں۔ اسلام اور امن ایک ہی چیز ہیں ان میں کوئی فرق نہیں۔ آج دنیا کا امن جماعت احمدیہ کے پاس ہے۔

☆ایک غیر احمدی خاتون نے کہا: حضور انور بہت رحم دل اور نرم زبان ہیں۔ آپ کا خطاب بہت مؤثر تھا۔ خاص طور پر اس لئے کہ عصر حاضر کا اس میں ذکر تھا۔

☆ایک دوست Sefer Bzigal صاحب جو بوسنیا سے تعلق رکھتے ہیں اپنی بیٹی کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے کہا: حضور انور خدا کے بندہ ہیں اور آپ نے میرے ایمان کو تقویت بخشی ہے۔ آج دنیا کو مسیح موعودؑ کی ضرورت ہے۔ حضور انور نے جو بھی پیغامات دیئے ہیں وہ دنیا کے ہر باشندہ کیلئے ہیں اور تشدد پسندی کے بالکل برعکس ہیں۔ آج حضور کی باتوں پر عمل کیا جائے تو دنیا میں امن قائم ہو جائے گا۔

☆ایک عیسائی ٹیچر نے جس کا نام Edith Feike ہے انہوں نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: میں حضور انور کے وجود سے بہت متاثر ہوں اور آپ کیلئے میرے دل میں تعظیم ہے۔ آپ کا وجود ایک ایسا وجود ہے جس کی حفاظت کرنا ضروری ہے۔ دنیا کی دیگر مشہور شخصیات کی طرح آپ کو شہرت کی کوئی فکر معلوم نہیں ہوتی۔ پوپ کو جب دیکھا جائے تو وہ شہرت سے لذت پاتا ہے مگر خلیفہ وقت میں یہ بات نظر نہیں آتی۔ خواتین سے حضور انور نے خطاب فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ حضور عورتوں کا خیال رکھتے ہیں اور ان کی ترقی کی فکر ہے اور ان کو وہ اقدار سکھاتے ہیں جن کی حفاظت کرنا ہر عورت کیلئے ضروری ہے۔

موصوف نے کہا: آپ کا تبلیغی خطاب بھی بہت خوب تھا اور مجھے آج پتا چلا ہے کہ اصل اسلام وہ اسلام نہیں ہے جو میڈیا میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ آخر پر جو دعا تھی بہت اچھی لگی اور میں نے بھی اپنے طور پر دعا کی۔

☆ایک اور دوست نے کہا: حضور انور ایک امن پسند شخصیت ہیں۔ آپ کی کشادہ دلی اور آپ کے علم کی وسعت مجھے پسند آئی۔ آپ کے خطاب میں ایک دوسرے سے رواداری کے سلوک کا جو پہلو تھا وہ اچھا لگا اور یہ بات بھی اچھی لگی کہ آپ صرف تعلیم نہیں دیتے بلکہ عمل بھی کرتے ہیں۔

☆ایک مہمان Andreas Winterhalder صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا: حضور انور کا وجود بابرکت وجود ہے یوں معلوم ہوتا ہے کہ دوسروں کی طرح آپ کو بات کرتے ہوئے اپنی ذات کی فکر نہیں بلکہ جو بات بیان فرما رہے ہیں وہی مراد ہے۔ آپ کا وجود نرمی اور سکون اور امن سے بھرا ہوا ہے۔ آپ کا پیغام اچھا لگا کہ معاشرہ میں امن پسندی کی ضرورت ہے اور تمام مسلمانوں کو چند مسلمانوں کے بد اعمال کی وجہ سے برا نہیں سمجھنا چاہئے۔

☆(فرانس کے ایک نو مبائع) Anly Anfane (آنلی آنفان صاحب) جلسہ سالانہ جرمنی پر آئے تھے۔ یہ جزائر قموروز کے رہنے والے ہیں۔ تین ہفتہ قبل ہی انہوں نے بیعت کی ہے۔ یہ بتاتے ہیں کہ:

بیعت کرنے سے پہلے میں مسلمان تو تھا مگر استقامت نہیں ملتی تھی۔ کل جب حضور انور کے پیچھے جمعہ پڑھا تو مجھے بہت مزا آیا اور زندگی میں پہلی بار نماز میں رونا آیا۔ جماعت میں داخل ہونے سے قبل میرے سارے کام پھنسے ہوئے تھے لیکن جب سے احمدی ہوا ہوں میرے سارے کام آسان ہو گئے ہیں اور روزانہ خدا تعالیٰ کے نشان نظر آ رہے ہیں۔

میں احمدی ہونے کے بعد آرام اور دلی سکون محسوس کر رہا ہوں۔ جلسہ کا ماحول بہت پسند آیا ہے۔ کام کے سلسلہ میں مشکلات تھیں لیکن جب سے بیعت کی ہے اس کے چند دن بعد آسانیاں نظر آنا شروع ہوئیں۔ آنے سے پہلے ایک جاب کی آفر ہوئی۔

اب جلسہ پر آکر مجھے بہت تعجب ہو رہا ہے کہ اتنے لوگ ایک ہی جگہ پر اتنے منظم طریق پر اکٹھے بیٹھے ہیں اور کسی قسم کا کوئی جھگڑا نہیں ہے۔ کوئی شور نہیں ہے۔

مختلف وفود سے ملاقاتوں کا پروگرام

آج پروگرام کے مطابق ترک قوم سے تعلق رکھنے والے احباب پر مشتمل وفد اور سلووینیا سے آنے والے وفد اور عرب احباب سے ملاقاتوں کا پروگرام تھا۔ آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تشریف

دعاؤں میں لگے رہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

''میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔''

(ملفوظات، جلد 4، صفحہ 207)

طالب دُعا: برہان الدین چراغ مع فیملی ولد چراغ الدین صاحب، ننگل باغبان۔ قادیان

احادیث نبوی ﷺ

حضرت جابرؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

جس میں یہ تین باتیں ہوں اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت کا سایہ عطا فرمائے گا اور اسے جنت میں داخل کرے گا۔ وہ کمزوروں پر رحم کرے۔ ماں باپ سے محبت کرے اور خادموں اور نوکروں سے حسن سلوک کرے۔

(جامع ترمذی کتاب صفة القیامہ حدیث نمبر 2418)

طالب دعا: ایڈووکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی و افراد خاندان

لائے اور ملاقاتوں کا یہ سلسلہ شروع ہوا۔

ترک وفد کی ملاقات

سب سے پہلے ترک قوم سے تعلق رکھنے والے احباب نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ امسال 46 مرد وخواتین پر مشتمل ترک وفد جلسہ میں شامل ہوا۔

ملاقات کے شروع میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب سے پہلے ازراہِ شفقت وفد کے تمام ممبران کا حال دریافت فرمایا۔ ہر ایک نے اس پر بے حد خوشی کا اظہار کیا کہ آج ہماری حضور انور سے ملاقات ہور ہی ہے۔ وفد کے ممبران نے جلسہ کے ڈسپلن، نظم وضبط اور باہمی اتحاد اور بھائی چارہ کی بہت تعریف کی۔

☆ ایک احمدی دوست نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب ہوتے ہوئے عرض کیا کہ حضور مجھے آپ سے محبت ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ''مجھے بھی آپ سے محبت ہے۔''

☆ ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ مسلمانوں میں بہت سے فرقے ہو جائیں گے اور پھر آپ ﷺ نے یہ بھی پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں مسیح و مہدی آئے گا۔ تمام مسلمان اس مسیح اور مہدی کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں لیکن ہم یعنی جماعت احمدیہ ایمان رکھتی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والا مسیح اور مہدی آچکا ہے اور ہم نے اس کو قبول کیا ہے اور اس پر ایمان لے آئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام سب مذاہب کو ایک ہاتھ پر جمع کرنے کے لئے آئے تھے۔ اُمت واحدہ بنانے کے لئے آئے تھے۔ آپ علیہ السلام کی وفات کے بعد خلافت کا سلسلہ شروع ہوا اور آپ کے ماننے والوں کی تعداد مسلسل بڑھتی رہی اور آج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال لاکھوں مسلمان جماعت احمدیہ میں شامل ہوتے ہیں اور ہماری تعداد مسلسل بڑھ رہی ہے۔

☆ ایک ترک احمدی دوست نے عرض کیا کہ ہم سب ترک احمدی آپ سے محبت رکھتے ہیں۔ دس پندرہ سال قبل صرف تین چار ترک احمدی نظر آتے تھے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہم احمدیوں کا ایک بڑا گروپ ہے دعا کریں کہ ترکی میں بھی جلد جماعت بڑھے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔ اب یہ کام تو آپ لوگوں نے کرنا ہے۔''

☆ ایک نوجوان طالب علم نے عرض کیا کہ میرے امتحان میں میری کامیابی کے لئے دعا کریں۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ خدا کامیاب کرے۔ خدا آپ کو کامیابی دے گا۔

☆ اسی طرح ایک شخص نے اپنی والدہ کی بیماری کا ذکر کر کے دعا کی درخواست کی۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ فضل فرمائے''

☆ایک صاحب نے سوال کیا کہ ہم نے جلسہ کے دوران حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیت دیکھی ہے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کس طرح اتنا بوجھ اُٹھاتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: جب خدا تعالیٰ نے ذمہ داری ڈالی ہے تو وہ مدد بھی کرتا ہے۔ دعا کریں کہ خدا اپنی مدد کا ہاتھ بڑھاتا چلا جائے۔ آپ کو یہ دعا کرنی چاہئے۔

☆ایک نومبائع نے عرض کیا کہ میں خدا کے فضل سے چھ ماہ قبل احمدی ہوا ہوں۔ اس وقت حضور کو دیکھ کر میری کیفیت بہت جذباتی ہے۔ دنیا میں کئی ملین احمدی اس بات کو ترستے ہیں کہ ہمیں خلیفۃ المسیح خواب میں ہی نظر آجائیں لیکن ہم کتنے خوش نصیب ہیں کہ حضور انور کے سامنے بیٹھے ہیں۔ موصوف نے عرض کیا کہ میرے تین بھانجے احمدی نہیں ہیں۔ یہ میرے ساتھ آئے ہیں ان کے لئے دعا کریں کہ خدا ان کو احمدیت قبول کرنے کی توفیق دے اور ساری فیملی احمدیت قبول کر لے۔

☆ایک دوست نے سوال کیا کہ ہمارے اور غیر احمدیوں کے درمیان بہت سی مشترک چیزیں ہیں لیکن ہمارے مخالف اختلافی باتوں کو بہت ہوا دیتے ہیں۔ اس خلیج کو کس طرح کم کیا جا سکتا ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

یہ بتانا چاہئے کہ ہمارے درمیان جو مشترک چیزیں ہیں ان پر آؤ اور اکٹھے ہو جاؤ۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی اصول بتایا ہے۔ تَعَالَوْا اِلٰی كَلِمَةٍ سَوَآءٍۭ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ کہ ایک کلمہ کی طرف آجاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اہل کتاب والوں سے یہ اصول چل سکتا ہے تو مسلمانوں کے ساتھ کیوں نہیں چل سکتا؟ آج کل انسانیت کی ضرورت ہے۔ انسانی اقدار قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ سب کو اس پر اکٹھا ہونا چاہئے۔ خدا تعالیٰ کے زیادہ احکامات انسانی قدروں کے قیام کے ہیں۔ مذاہب تو بعد کی بات ہے۔ آپ کا کام دوسروں کو سمجھانا ہے۔ باقی جنہوں نے مخالفت کرنی ہے وہ کرتے چلے جائیں گے۔

☆ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

پاکستان میں ملاں کی طرف سے مخالفت ہے۔ وہ بات سننا نہیں چاہتے۔ لیکن افریقہ میں علماء بات سنتے ہیں اور جب حقیقت سمجھ آجائے تو مانتے ہیں اور اپنے متبعین کے ساتھ احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ جس کو خدا نے ہدایت دینی ہو ہدایت دیتا ہے اور جن پر مہریں لگا دی ہیں ان کو ہدایت کس طرح مل سکتی ہے؟

☆ملاقات کے بعد ترک احباب نے اپنے تاثرات کا اظہار بھی کیا۔ ایک دوست Hassan Odabasi صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ:

حضور جب تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ کمرہ نور سے منور ہو گیا ہے اور اس سے ہمارے قلوب پر تسکین نازل ہوئی۔ آپ نے دلی محبت سے ہمیں قبول فرمایا اور ہمارے ہر سوال کا جواب دیا۔ ہمیں آپ کی مقبول دعاؤں سے حصہ ملا۔ آپ نے ہم سب کے لئے اور ترکی جماعت کی ترقی کے لئے بھی دعا کی۔

☆ایک دوست Karim Mahmud صاحب نے بیان کیا کہ:

مجھے زندگی میں پہلی مرتبہ اتنے قریب سے پیارے آقا کو دیکھنے کا موقع ملا۔ اس ملاقات کے ہر لمحہ نے میرے اندر ہیجانی کیفیات کو جنم دیا۔ حضور نے ہر شخص کے مزاج کے مطابق اس کے سوال کا جس طرح جواب دیا اس کا اپنا ہی ایک مزا تھا۔

☆اس وفد میں ایک 12 سالہ غیر مسلم بچہ بھی شامل تھا۔ اس نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں نے جب حضور انور کے چہرہ مبارک کو دیکھا تو میرے دل کی دھڑکن خوشی کے مارے تیز ہو گئی۔ میں آج بہت خوش ہوں۔

☆ایک احمدی دوست Ogun Sen صاحب کہنے لگے:

میری حضور انور سے پہلی ملاقات تھی۔ اس ملاقات کا حسن میرے لئے ناقابل بیان ہے۔

☆ایک غیر احمدی دوست C e n Utebey صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا:

یہ ملاقات میرے لئے ناقابل یقین بھی ہے اور ناقابل بیان بھی۔ آپ کی شخصیت میں ایک کشش پائی جاتی ہے۔

☆ایک غیر احمدی دوست Abdullah صاحب کہنے لگے کہ:

خلیفہ کی ملاقات سے مجھے تسکین قلب ملی۔ میں نے دیکھا کہ اس فضا میں روحانیت کی لہریں موجزن تھیں۔

☆ایک دوست Ertekin صاحب نے بتایا کہ:

حضور انور سے ملاقات کی کیفیات کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ خلیفہ وقت کا وجود محبت اور تسکین قلب دینے والا وجود ہے۔

☆گل داستان صاحبہ کہتی ہیں:

آپ کی ذات مبارک کو اسم بامسمّی پایا۔ آپ کا چہرہ انسان کو خوشی اور تسکین عطا کرتا ہے۔

☆Sara Yorlu صاحبہ نے بیان کیا: آپ کی ذات کو میں نے ہمدردانہ پایا۔ حضور انور نے بہت محبت سے میرے ہر سوال کا جواب دیا۔ اتنا بلند مقام ہونے کے باوجود حضور انور نے ہمیں اتنا زیادہ وقت اور توجہ عنایت کی۔

☆Esra صاحبہ نے کہا:

میں حضور کے سامنے اپنے آپ کو کسی اور دنیا میں محسوس کر رہی تھی۔ آپ کی ذات بارعب ہے۔

10 Years Quality Service 2003-2013
Study Abroad
سٹڈی ابراڈ
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
All Services free of Cost
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.
• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.
Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh,
Phone : +91 40 49108888.
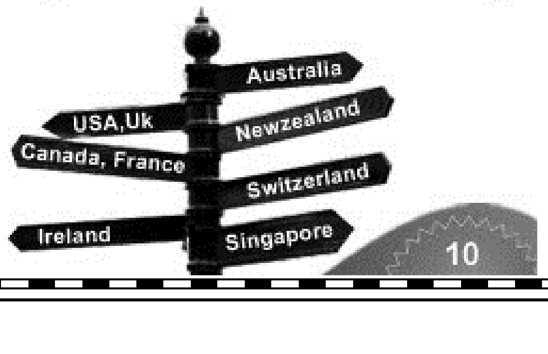

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

☆ایک خاتون Ayben صاحبہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ہونے والی ملاقات کے متعلق بتایا کہ:

اس ملاقات میں ہر چیز بہت ہی پیاری تھی۔ اس ملاقات میں جب ہمارے بھائی Hasan Odabas نے اُٹھ کر کہا کہ پیارے آقا ہم سب ترک احمدی آپ سے محبت کرتے ہیں تو میں بہت خوش ہوئی کیونکہ انہوں نے ہر ترک احمدی کے دل کی ترجمانی کر دی تھی۔ نیز اتنے زیادہ ترک احمدیوں کو ایک جگہ دیکھ کر مجھے دلی خوشی ہوئی۔

☆وفد میں شامل ایک خاتون Akcana صاحبہ نے بتایا:

اتنا مکمل نظام دیکھ کر انسان کے اندر یہ شک اور سوال اُٹھتا ہے کہ کہیں یہ نظام واقعتاً خدا کی طرف سے ہی نہ ہو۔

☆ترک احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات ساڑھے آٹھ بجے تک جاری رہی۔ ملاقات کے آخر پر سب احباب نے فیملی وائز حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوانے کی سعادت پائی۔ وفد کے ممبران فرطِ جذبات سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھوں کو چومتے اور بوسہ دیتے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت وفد کے ممبران کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔

سلووینن وفد کی ملاقات

بعد ازاں پروگرام کے مطابق ملک سلووینیا سے آنے والے وفد نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کی سعادت حاصل کی۔ ملک سلووینیا سے چار افراد پر مشتمل وفد آیا تھا۔

ملاقات کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تمام ممبران سے ان کا حال دریافت فرمایا اور سب سے باری باری تعارف حاصل کیا۔

☆وفد کی ایک ممبر نے بتایا کہ وہ botanical garden میں کام کرتی ہیں۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دریافت فرمایا کہ کیا آپ کے گارڈن میں دنیا کے مختلف ممالک کے پودے موجود ہیں جس پر موصوفہ نے عرض کیا کہ موجود ہیں۔

☆وفد کی دو خواتین ممبر ٹرانسپورٹ کے شعبہ سے تعلق رکھتی تھیں۔ یہ ممبران جلسہ سالانہ میں پہلی مرتبہ شامل ہوئی تھیں۔ ممبران نے بتایا کہ ہم نے اپنی زندگی میں مسلمانوں کا ایسا بڑا پروگرام پہلی مرتبہ دیکھا ہے۔ ہم اس سے بہت متاثر ہیں۔ ہر چیز منظم تھی اور سب ایک دوسرے سے محبت و پیار سے پیش آرہے تھے۔ انتظامات بہت اچھے تھے انہوں نے بتایا کہ وہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بابرکت وجود سے بہت متاثر تھیں اور اس بات کا اظہار کیا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا وجود ایک پُرنور وجود ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہمارے پروفیشن کے حوالہ سے بھی ہم سے بات کی اور ہم اسلام کے متعلق ہر لحاظ سے یہاں سے مطمئن ہو کر واپس جارہی ہیں۔

ملاقات کے آخر پر ممبران نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصاویر بنوائیں۔

عرب احباب کی ملاقات

بعد ازاں عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقات شروع ہوئی۔ عرب احباب کی تعداد پانچ سو کے قریب تھی جن میں سے 300 احباب جرمنی کے رہنے والے ہیں اور باقی فرانس بیلجئم، سپین اور دوسرے ممالک سے آکر جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ ملاقات کے آغاز میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سب کا حال دریافت فرمایا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ فرانس سے آنے والے احباب ہاتھ کھڑا کریں جس پر ایک بڑی تعداد نے اپنے ہاتھ کھڑے کیے۔ جس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جرمنی اور بیلجئم میں رہنے والے عرب احباب کو چاہئے کہ وہ اپنی تعداد بڑھائیں۔ فرانس والے آگے بڑھ رہے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے عرب احباب کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا:

اگر آپ نے سچ سمجھتے ہوئے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح اور مہدی کو قبول کرلیا ہے، اگر احمدیت کو حقیقی اسلام سمجھتے ہوئے قبول کیا ہے تو پھر آپ کا فرض ہے کہ آپ اس پیغام کو آگے پہنچائیں۔ اپنے بھائیوں کو بھی بتائیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو اپنے لئے پسند کرتے ہیں وہ دوسروں کے لئے بھی پسند کریں۔ اس لئے آپ کا فرض ہے کہ دوسروں کو بھی احمدی بنائیں۔

☆ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ میں نے یہاں آکر اسلام کی صحیح تعلیم کو جانا ہے جو تشدد کا خاتمہ کرتی ہے۔ جماعت احمدیہ ہی اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کرتی ہے اور اس پر عمل بھی کرتی ہے۔ آج کل عراق میں بہت متشددانہ کارروائیاں ہورہی ہیں ہم کس طرح اس صورتحال سے باہر نکل سکتے ہیں؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ شام، سیریا اور دوسرے ممالک میں یہی حالات ہیں۔ ہر جگہ تشدد نظر آرہا ہے۔ یہ اُس بے چینی کا نتیجہ ہے جو عوام الناس میں پائی جاتی ہے۔ عوام الناس دیکھ رہے ہیں کہ ایسے حالات پیدا ہوئے ہیں جہاں ان کو حقیقی اسلام نظر نہیں آتا اور جو اسلام ان لوگوں کے سامنے پیش کیا جارہا ہے اس کا حقیقی اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم دعا ہی کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ اس بے چینی کو دُور کرے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ:

اس بے چینی کو دور کرنے کا علاج بھی خدا تعالیٰ نے بتا دیا تھا۔ چودہ سو سال قبل آنحضرت ﷺ نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ آخری زمانہ میں جب اسلام کا نام باقی رہ جائے گا، ہر چیز بگڑ جائے گی تو اس وقت خدا تعالیٰ لوگوں کی ہدایت کے لئے مسیح اور مہدی کو مبعوث فرمائے گا اور تم اس کو قبول کر لینا۔ پس اس مسیح اور امام مہدی کو قبول کرنے سے ہی آپ کی بے چینیاں دور ہوں گی۔ آج جماعت احمدیہ ہی حقیقی اسلام کی تصویر پیش کرتی ہے اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کو، زمانے کے امام کو ماننے کے نتیجہ میں ہی یہ حقیقی تعلیم جماعت میں رائج ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سوال کرنے والے کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا: اور بھی شرفا ہیں جو چاہتے ہیں کہ دنیا میں امن قائم ہو تو آپ کو بھی اور دوسرے شرفا کو بھی چاہئے کہ دنیا میں امن کے قیام کی کوشش کریں۔

☆ایک عرب دوست جن کا تعلق مڈل ایسٹ سے ہے انہوں نے کہا کہ عراق میں اس تشدد، انتہا پسندی کے خاتمہ کے لئے کیا کیا جائے۔ کیا وہاں مبلغین بھجوائے جائیں یا پھر کیا طریق اختیار کیا جائے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ صرف عراق ہی نہیں، لیبیا بھی ہے جہاں مختلف قبائل تشدد کر رہے ہیں اور سیریا بھی ہے۔ یہاں بھی مختلف گروہ تشدد میں پڑ گئے ہیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: حکومتیں مل کر بیٹھیں۔ اسلامی ممالک کی آرگنائزیشنز (OIC) بجائے غیر ممالک اور بڑی طاقتوں کی طرف دیکھنے کے اپنے ممالک کے لیڈرز کو کیوں اکٹھا نہیں کرتیں؟ اپنے لیڈروں کو آرگنائز کریں اور مل کر بیٹھیں۔ انسانیت کی قدریں قائم کریں۔ جب ہم سب کا ایک ہی خدا ہے ایک ہی رسول ہے اور ایک ہی کتاب کے ماننے والے ہیں تو اپنے اختلافات چھوڑ کر انسانی قدروں کو اپنائیں اور اکٹھے ہوں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہ ایک آدمی کا کام نہیں ہے۔ جمعہ کے خطبات میں میں توجہ دلاتا رہتا ہوں اور عرب ممالک کے حالات کا ذکر کر کے جماعت کو دعا کے لئے کہتا ہوں اور مسلمان لیڈروں کو بھی سمجھاتا ہوں کہ اکٹھے ہوں اور آپس میں مل بیٹھ کر بات کریں۔ کیوں دوسروں کے پیچھے چل کر اپنے آپ کو تباہ کر رہے ہیں؟ یہ بتانا چاہئے کہ ہمارے درمیان جو مشترک چیزیں ہیں ان پر آئیں اور اکٹھے ہو کر بیٹھیں۔ خدا تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہی اصول بتایا ہے۔ تَعَالَوۡا اِلٰی کَلِمَۃٍ سَوَآءٍۭ بَیۡنَنَا وَبَیۡنَکُمۡ کہ ایک کلمہ کی طرف آجاؤ جو تمہارے اور ہمارے درمیان مشترک ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اہل کتاب والوں سے یہ اصول چل سکتا ہے تو مسلمانوں کے ساتھ کیوں نہیں چل سکتا؟ آج کل انسانیت کی ضرورت ہے۔ انسانی اقدار کو قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ سب کو اس پر اکٹھا ہونا چاہئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔ بڑی طاقتیں ان مسلمان ممالک کو تباہ کرنے کے درپے ہیں۔ تو یہ کیوں آپس میں پھوٹ رہے ہیں۔ اکٹھے کیوں نہیں ہوتے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ ایک لطیفہ والی بات جو مجھے کسی نے کچھ روز پہلے بھیجی ہے۔ ایک آدمی دریا میں خودکشی کرنے لگتا ہے تو دوسرا اس کو روکتا ہے اور پوچھتا ہے کہ تم مسلمان ہو؟ تمہارا کس فرقہ سے تعلق ہے؟ کس مکتبہ فکر کے ساتھ ہو؟ تو وہ جب بتاتا ہے کہ میں فلاں فرقہ کے ساتھ ہوں تو پوچھنے والا کہتا ہے کہ میں بھی مسلمان ہوں اور میرا بھی فلاں مکتبہ فکر اور فلاں فرقہ سے تعلق ہے۔ جب خودکشی کا ارادہ کرنے والے مسلمان نے بتایا کہ میں فلاں مولوی کے پیچھے جا کر نماز پڑھتا ہوں تو یہ روکنے والا مسلمان کہتا ہے کہ تم تو پھر کافر ہو اور اسے دریا میں دھکا دے دیتا ہے کہ اس کفر سے بہتر ہے کہ تم مرجاؤ۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ جب حالات ایسے ہوں تو پھر کیا کیا جا سکتا ہے؟ پس اپنے اختلافات کو دور کریں تبھی یہ لوگ بچ سکتے ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

☆ایک عرب دوست نے شیعوں کے متعلق استفسار کیا کہ جماعت ان کو کیا سمجھتی ہے؟ اہل تشیع جو خلفاء پر گند اچھالتے ہیں، حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر گند اچھالتے ہیں اور بعض دوسرے صحابہ کو بھی بُرا بھلا کہتے ہیں ان کے بارے میں جماعت کی کیا رائے ہے۔ کیا جماعت ان کو کافر سمجھتی ہے؟

اس سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔

جو لوگ صحابہ کو کافر کہتے ہیں، بدر کے صحابہ اور دوسرے کبار صحابہ رضی اللہ عنہم کو کافر کہتے ہیں ان پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فتویٰ لگتا ہے۔ ہمارا کوئی فتویٰ نہیں ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا ہے کہ مَنْ كَفَّرَ مُسْلِمًا عَادَ اِلَيْهِ كُفْرُهٗ۔ یعنی جو کسی مسلمان کو کافر کہتا ہے تو اس کا کفر اُسی پر لوٹ جاتا ہے۔ پس نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فتویٰ لگے گا۔ دوسرے کسی فتویٰ کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ ہم تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فتویٰ کی پیروی کریں گے۔

اسی دوست نے دوبارہ کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمْ اقْتَدَيْتُمْ اِهْتَدَيْتُمْ یعنی میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں۔ تم ان میں سے جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔ تو جو صحابہ کو گالیاں دیتا ہے وہ بھی کافر ہے؟

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے جس کو کافر قرار دے دیا میں کون ہوں کہ اس کو کافر قرار نہ دوں۔

یہ فتنے اور فساد پھیلانے والے لوگ تھے جنہوں نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کو شہید کیا۔ یہ سب بغاوت کرنے والے اپنے بدانجام کو پہنچے۔ ان کے بارہ میں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فتویٰ ہے وہی میرا فتویٰ ہے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر ایمان لاتا ہوں اور آپ کے فتویٰ پر قائم ہوں۔

☆ایک دوست نے عرض کیا کہ شام میں حالات خراب ہیں دعا کی درخواست ہے۔ اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

ہر ملک کے اپنے اپنے حالات ہیں۔ اصل میں مسلم اُمّہ کو غور کرنا چاہئے اور دوسری طاقتوں کے ہتھے چڑھنے کی بجائے ہمیں ایک ہونا چاہئے۔ باہم متحد ہونا چاہئے۔ ہم ان بڑی طاقتوں سے اسلحہ لیتے ہیں اور ایک طرف ان کی اکانومی کو مضبوط کرتے ہیں تو دوسری طرف اسی اسلحہ سے اپنے لوگوں کو مارتے ہیں۔ ایک طرف ان بڑی طاقتوں کی انڈسٹری ہمارے پیسوں پر چل رہی ہے اور دوسری طرف وہ طاقتیں ہم کو ایک دوسرے کے ہاتھوں ہی مروا رہی ہیں۔

☆ایک عرب دوست نے عرض کیا کہ ہمارا جو مشکل مسئلہ ہے وہ تشدد اور انتہا پسندی کا ہے۔ لوگ اسلام سے بددل ہو رہے ہیں۔ انہیں اس پُرتشدد اسلام کا کوئی بدل نہیں مل رہا۔ ہمیں جماعت احمدیہ کی شکل میں پُرامن اسلام بدل میں مل گیا ہے۔ یہ حقیقی اسلام دوسرے سب ممالک میں جلد پہنچنا چاہئے تا کہ لوگوں کو پتہ چلے کہ اسلام کی حقیقی تعلیم کیا ہے اور دنیا میں متشدد اسلام کے علاوہ حقیقی اسلام کی علمبردار جماعت بھی موجود ہے۔

اس پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ۔ آج میں نے جرمن مہمانوں سے خطاب کیا ہے اور اسلام کی حقیقی تعلیم پیش کی ہے۔ ہم تو کوشش کر رہے ہیں کہ حقیقی اسلام کا پیغام دنیا میں پھیلے اور ہم یہ کوشش جاری رکھیں گے۔ آپ نے جلسہ پر بھی جماعت کی حقیقی تصویر کو دیکھ لیا ہوگا۔ آپ کو جماعت میں جو حقیقی روح نظر آتی ہے، جو ڈسپلن اور نظم وضبط اور وحدت نظر آتی ہے اس سے یہ واضح ہو گیا ہوگا کہ جماعت احمدیہ مسلمہ اسلام کی حقیقی تعلیم پر چلنے کی بھرپور کوشش کرتی ہے۔ ملاقات کے بعد بہت سے عرب مہمانوں نے اپنے تأثرات کا بھی اظہار کیا۔

☆سعاد بنت زَرُوق صاحبہ مراکشی احمدی خاتون ہیں اور سپین سے جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے اپنے غیر احمدی بہن، بہنوئی اور ان کے دو بچوں سمیت آئی تھیں۔ انہوں نے اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہوئے بیان کیا:

میں حضور انور کو ایم ٹی اے کی اسکرین پر تو دیکھتی تھی لیکن جب بالمشافہ دیکھا تو حضور انور کے چہرہ مبارک سے نور پھوٹتا ہوا دکھائی دیا اور بے ساختہ میری زبان سے نکلا ’’بخدا یہ انسان نہیں بلکہ کوئی فرشتہ ہے‘‘ ہمیں جلسہ کا بہت زیادہ لطف آیا، تمام شاملین جلسہ نے نہایت اعلیٰ اخلاق کا اظہار کیا۔ میں اپنی غیر احمدی بہن اور بہنوئی کو ساتھ لائی تھی جنہوں نے حضور انور کے خطابات سنے اور ان پر گہرا اثر ہوا اور بفضلہٖ تعالیٰ ان دونوں نے اس جلسہ پر بیعت کر لی ہے۔

☆ویلنسیا سپین کے ایک غیر از جماعت امام و خطیب مکرم احمد بن عبدالقادر بن محمد صاحب بھی اس جلسہ میں شامل ہوئے وہ کہتے ہیں۔

مجھے اس جلسہ میں شمولیت کا موقع ملا اور یہاں میں نے ایسا اعلیٰ نظام، حسن انتظام، حسن استقبال و اکرام ضیف دیکھا جس کا میں یہاں آنے سے پہلے تصور نہ کر سکتا تھا۔ میں سارے منتظمین کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح سے مصافحہ کا شرف بھی حاصل ہوا۔ نیز دیگر احباب سے بھی ملا، ہر طرف سے میرا مسکراتے چہروں اور معانقوں کے ساتھ استقبال کیا گیا۔

☆عریبا ابراہیم صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

جلسہ میں شمولیت کی دعوت پر شکریہ ادا کرتا ہوں یہاں پر والہانہ استقبال اور غیر معمولی انتظامات کو دیکھ کر میری حیرت کی انتہا نہ رہی۔ میں نے احمدیوں میں اس حقیقی اسلام کی تصویر دیکھی جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم لے کر آئے تھے۔

موصوف کہنے لگے۔ جلسہ سے قبل میری خواہش تھی کہ خلیفہ وقت کا دیدار ہو جائے۔ لیکن وہ اس سے بڑھ کر پوری ہوئی کیونکہ مجھے مصافحہ کا شرف بھی مل گیا اور خلیفہ وقت نے مجھے مخاطب بھی فرمایا جو کہ میرے لئے بہت فخر اور عزت واکرام کی بات ہے۔

☆فیلس وانسو صاحب بھی سپین سے آنے والے وفد میں شامل تھے۔ ان کا بنیادی طور پر تعلق گیمبیا سے ہے وہ کہتے ہیں۔

میں بہت خوش ہوں۔ یہاں میں نے بے شمار ایسے لوگ دیکھے جو محبت کرنے والے اور بہت زیادہ مہمان نواز ہیں۔ میں اس عزت افزائی پر جماعت احمدیہ جرمنی کا بہت ہی شکر گزار ہوں۔

☆ناجی یاسین صاحب الجزائر کے احمدی ہیں۔ انہوں نے تین سال قبل بیعت کی تھی۔ موصوف نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

ہر بار جلسہ میں شرکت میرے ایمان میں غیر معمولی اضافہ کا سبب بنتی ہے۔ اور ہر بار خدا تعالیٰ کی بے بہا نصرتوں کے نظارے دیکھتا ہوں۔ جلسہ میں مجھے محسوس ہوا جیسے میں جنت میں ہوں۔ یہاں زبانوں اور طبیعتوں و قومیتوں کے اختلاف کے باوجود ہر طرف سے السلام علیکم کی آواز اہل جنت کے بارہ میں اللہ تعالیٰ کے قول تَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ کی یاد دلاتی ہے۔

موصوف نے کہا: دوسری بات جو قابل ذکر ہے وہ یہ ہے کہ جلسہ میں آپ جس سے بھی ملیں وہ آپ سے اپنی دنیاداری یا دنیاوی مشکلات کے بارہ میں بات نہیں کرتا بلکہ جلسہ میں شامل ہونے والے ہر فرد کی باتوں کا محور دینی امور بن جاتا ہے۔ چنانچہ ذکر الٰہی کی باتیں ہوتی ہیں اور یہ ایسا احساس ہے جو صرف جلسہ سالانہ میں ہی میسر آتا ہے۔ اس لئے بخدا جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے نشانوں میں سے ایک نشان ہے اور بہت سے لوگ اس نشان کی عظمت سے غافل ہیں۔

☆مراد فائف صاحب نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہا:

میں پہلی دفعہ جلسہ سالانہ میں شامل ہوا اور اتنے وسیع پیمانے پر اس قدر اعلیٰ نظم وضبط اور والہانہ استقبال و ضیافت دیکھ کر حیران رہ گیا۔ حضور انور کے خطابات غیر معمولی طور پر موثر تھے جنہیں سن کر بہت لطف آیا۔ دعا ہے کہ ہم حضور انور کی روشن نصائح پر عمل کرنے میں آپ کے حسنِ ظن پر پورے اُترنے والے ہوں۔ میں نے اس جلسہ سے بہت استفادہ کیا ہے اور دوبارہ آنے کی تمنا لے کر جا رہا ہوں۔

☆ ایک شخص مکرم عبداللہ سیرین صاحب کے والد صاحب کئی سالوں سے احمدی ہیں اور یہ اپنے والد صاحب کے ساتھ رشیا میں رہتے تھے لیکن اب پڑھائی کے سلسلہ میں ہالینڈ میں مقیم ہیں۔ ان کے والد صاحب کے ذریعہ انہیں تبلیغ تو ہوتی رہی لیکن ابھی تک انہوں نے بیعت نہیں کی تھی۔ امسال یہ اپنے والد صاحب کے ساتھ اس جلسہ میں شرکت کے لئے آئے۔ جلسہ کے پہلے روز سوال وجواب کی مجلس کے بعد ہمارے مبلغ سے صداقت مسیح موعود علیہ السلام کے بارہ میں بات ہوئی جس کے آخر پر انہیں کہا گیا کہ آپ خدا سے یہ دعا کریں کہ اے اللہ میں اس جلسہ پر اس شخص کی صداقت کے بارہ میں تحقیق کرنے کی خاطر آیا ہوں تو میری رہنمائی فرما۔ انہوں نے کہا کہ میں نے قبل ازیں بھی دعا کی تھی لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ انہیں سمجھایا گیا کہ محض ایک دفعہ دعا کرنا کافی نہیں ہے کیونکہ دعا کے لئے کئی شرائط ہیں اور انکو ملحوظ رکھتے ہوئے آپ کو الحاح کے ساتھ کچھ عرصہ کے لئے دعا کرنی چاہئے۔

جلسہ کے دوسرے روز حضور انور کی تبلیغی مہمانوں کے ساتھ ہونے والی میٹنگ کے بعد کہنے لگے کہ مجھے قرآن سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی صرف ایک دلیل دے دیں۔ ہمارے مبلغ نے انہیں آیت کریمہ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ اور آیت کریمہ اِنَّ الَّذِيْنَ يَفْتَرُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُوْنَ کا ذکر کر کے حضور علیہ السلام کی بعض پیشگوئیوں اور جماعت کی ترقی کے بارہ میں بات کی تو کہنے لگے کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے نشان دکھا دیا ہے۔ جب ان سے پوچھا گیا کہ وہ کیا نشان ہے؟ تو انہوں نے بتایا کہ کل رات میں نے اللہ تعالیٰ سے بڑے تضرع اور الحاح کے ساتھ سجدہ میں دعا کی اور رات کو جب سویا تو خواب میں دیکھا کہ ایک بڑی سی دیوار پر جلی حروف میں الاحمدیہ لکھا ہوا ہے۔ اور اس میں سے غیر معمولی نور پھوٹ رہا ہے۔ پھر جب میں جلسہ گاہ میں حاضر ہوا اور حضور انور کا جرمن مہمانوں سے خطاب سنا تو اس کے دوران ہی میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ کاش مجھے حضور انور کے ساتھ اور آپ کے قرب میں کھڑے ہونے کا موقع مل جائے۔ کچھ دیر کے بعد ایسے محسوس ہوا جیسے ایک لمحے کے لئے مجھ پر غنودگی سی طاری ہوئی اور میں نے دیکھا کہ میں سٹیج پر حضور انور کے پہلو میں کھڑا ہوں۔

وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

وہ کہتے ہیں :اس کے بعد حق میرے دل میں جاگزین ہوگیا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کی قرآن کریم سے ایک دلیل محض مزید انشراح واطمینان کے لئے مانگی تھی ورنہ حقیقت یہ ہے کہ دعا کے بعد رؤیا سے ہی میری تسلی ہوگئی تھی ۔ چنانچہ جلسہ کے تیسرے روز اجتماعی بعیت میں یہ بھی شریک تھے۔

☆ایک عراقی عربی دوست جو اس جلسہ میں شامل تھے انہوں نے بیان کیا:

میں مختلف مذہبی علما اور مولوی حضرات کی انتہاء پسندانہ سوچ سے تنگ آکر لوگوں کو سیکولرازم کی طرف بلانے لگ گیا تھا۔لیکن جب میرا تعارف جماعت احمدیہ سے ہوا تو اسلام کا صحیح چہرہ دیکھ کر امید کی کرن پیدا ہوئی میں سمجھتا ہوں کہ حضرت امیرالمومنین ہی ایسا نور ہیں جس سے اس وقت چھائی ہوئی رات کی ظلمت کو ختم کیا جا سکتا ہے۔اسلامی تعلیمات کا جو فہم اور عملی تصویر آپ دکھاتے ہیں اسے عرب ممالک میں عموما اور عراق میں خصوصا پھیلنا چاہئے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ لوگ انتہا پسندی اور متشددانہ روش سے تنگ آگئے ہیں اور انہیں نعم البدل نہیں مل رہا اس لئے وہ اسلام کو چھوڑ رہے ہیں۔

اسی طرح ایک اور عربی دوست نے کہا:

اس جلسہ میں اسلامی تعلیمات کے حوالہ سے ”محبت سب کے لئے“ کا جو پیغام ہمیں ملا ہے اسے یورپ میں مزید پھیلانا چاہئے کیونکہ یہاں اسلام کے بارہ میں بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں۔

☆سپین سے آئے ہوئے ایک عرب دوست ادریس صاحب کو بھی اس جلسہ میں بیعت کرنے کی توفیق ملی ہے۔وہ بیان کرتے ہیں کہ:

میں جلسہ کے نظام اور نظم وضبط اور اتنے بڑے اجتماع کو دیکھ کر حیران رہ گیا۔اتنا بڑا مجمع ایک خلیفہ کے پیچھے ایک لڑی کی طرح پرویا ہوا تھا۔یہ نظارہ روح پرور تھا۔موصوف نے کہا:

میری خوشی کی انتہا نہیں ہے اور میری خواہش ہے کہ میں ہر جلسہ میں شریک ہوں کیونکہ دلی اور روحانی طور پر میرا اس جلسہ سے ایک تعلق استوار ہوگیا ہے۔

☆سپین سے ہی آئے ہوئے ایک عرب دوست محمد العربی صاحب کو بھی اسی جلسہ میں بیعت کرنے کی توفیق ملی ہے۔انہوں نے بیان کیا کہ:

مجھے اس عظیم الشان جلسہ میں مختلف ممالک سے آئے ہوئے احمدیوں کے ساتھ شامل ہوکر بہت خوشی ہوئی ہے۔میں آپ کے حسن ضیافت اور حسن اخلاق کی بھی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ میں نے بہت سی اسلامی جماعتیں دیکھیں ہیں لیکن کسی جماعت میں یہ نمونہ نہیں پایا کہ وہ ایک ہاتھ پر اس طرح متحد ہوں جس طرح جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔

☆ایک سیرین ڈاکٹر جو جلسہ میں شامل تھے جلسہ کے بعد اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہنے لگے:

خدا کی قسم! ایسی منظم تنظیم میں نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی۔ہم تو چھ بندوں کو سنبھال نہیں سکتے اور یہاں چالیس ہزار کے قریب لوگ جمع ہیں اور کوئی دھکم پیل نہیں۔ میں تہہ دل سے حضرت مرزا صاحب اور آپ کے خلیفہ کا احترام اور عزت کرتا ہوں۔ میں نے براہین احمدیہ مکمل پڑھی۔خدا کی قسم انیسویں صدی میں اسلام کے دفاع میں ایسی کوئی کتاب نہیں لکھی گئی ۔نہ عرب میں نہ کسی اور ملک میں۔

موصوف نے کہا:

جس طرح مرزا صاحب نے اسلام کا دفاع کیا مسلمانوں میں اس کی مثال نہیں ملتی۔ میں پورے وثوق کے ساتھ کہتا ہوں کہ وہ اسلام اور آنحضرت ﷺ کے سچے محب اور عاشق تھے۔ میری دعا ہے کہ آپ کی جماعت ترقی کرتی رہے۔

عرب احباب کی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ یہ ملاقات 9 بجکر 15 منٹ تک جاری رہی۔

اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کے لئے اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ گاہ کے مردانہ ہال میں 9 بجکر 45 منٹ پر تشریف لا کر نماز مغرب وعشاء جمع کرکے پڑھائی۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ تشریف لے گئے۔

★★★

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10رجولائی 2015 بروز جمعۃ المبارک نماز عصر سے قبل مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ صفیہ Domitilla صاحبہ (اہلیہ مکرم مجید چوہدری صاحب، کنگسٹن، یوکے)

9رجولائی 2015 کو 65 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ کا تعلق سپین سے تھا۔1978 میں مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب کے ذریعہ بیعت کی توفیق پائی۔آپ بہت مخلص احمدی خاتون تھیں اور جماعتی سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتی تھیں۔ بہت نرم دل، ہر ایک سے پیار سے ملنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔آپ کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کے دور میں جماعتی خطوط کا سپینش زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق ملی۔پسماندگان میں میاں کے علاوہ چار بچے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم محفوظہ محمود صاحبہ (اہلیہ مکرم ریٹائرڈ میجر جنرل محمود الزمان صاحب، صدر قضاء بورڈ بنگلہ دیش)

23رجون 2015 کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ مکرم اے.ٹی.ایم حق صاحب شہید سابق نائب امیر بنگلہ دیش کی بیٹی تھیں۔ بہت نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔آپ کو حج اور عمرہ کی ادائیگی کی سعادت نصیب ہوئی۔مرحومہ موصیہ تھیں اور آپ نے اپنا حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کردیا تھا۔ پسماندگان میں شوہر کے علاوہ دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(2) مکرمہ سیدہ امۃ الوحید شاہ صاحبہ (اہلیہ مکرم منیر احمد خان صاحب مرحوم، کراچی)

23رجون 2015 کو 78 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔آپ مکرم سید عبد الرزاق شاہ صاحب مرحوم کی بیٹی اور حضرت سید ڈاکٹر عبد الستار شاہ صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی تھیں۔آپ بہت دعاگو، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔آمین۔

☆☆☆

دعائے مغفرت: خاکسار کی بڑی ہمشیرہ نسبتی مکرمہ شمیم بانو صاحبہ اہلیہ مکرم وسیم احمد صاحب مرحوم آف فیض آباد یوپی مورخہ 30 جولائی 2015 کو دل کا شدید دورہ پڑنے کے باعث 67 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔مرحومہ کے شوہر 1979 میں وفات پاگئے تھے۔مرحومہ نے ہی چھوٹے چھوٹے بچوں کی پرورش اور تعلیم وتربیت کی ذمہ واری نبھائی۔مرحومہ کے دو بیٹے اور تین بیٹیاں ہیں سبھی شادی شدہ ہیں۔مرحومہ مکرم ڈاکٹر رفیع اللہ صاحب مرحوم آف فیض آباد کی بہو اور مکرم چوہدری محمد صدیق صاحب مرحوم آف لکھنؤ کی بیٹی تھیں۔مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (مظفر احمد اقبال، کوٹھی دار السلام قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

”دعا اسلام کا خاص فخر ہے۔“

(ملفوظات جلد 4 صفحہ 203)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

ارشاد حضرت امیرالمومنین

”عبادت کا مقصد صرف خدا کو پہچاننا نہیں بلکہ تقویٰ پیدا کرکے اپنی روحانی بلندیوں کو حاصل کرنا ہے۔اللہ تعالیٰ کی صفات کا ادراک حاصل کرنا ہے۔“

(بیان فرمودہ خطبہ جمعہ حضرت امیرالمومنین مورخہ 3 جولائی 2015)

طالب دعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی سونگڑہ اڈیشہ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الیس اللہ بکاف عبدہ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں

اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

M/S ALLIA EARTH MOVERS

(EARTH MOVING CONTRACTOR)

Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200

Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis

Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

M/S NAIEM GARMENTS

QILLA BAZAR, POONCH. (J&K)

Deals in : Ladies Suits, Gents Wear &Baby Suits etc.

Prop. MOHAMMAD SHER

Mob.09596748256,9086224927

وصایا : منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7461: میں شازیہ فاروقی زوجہ مکرم لئیق احمد فاروقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن جے۔پی کالونی ڈاکخانہ شاستری نگر ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 8 تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 300 گرام، حق مہر -/50,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: لئیق احمد فاروقی الامۃ: شازیہ فاروقی گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7462: میں مسرت فاروقی زوجہ مکرم عبدالہادی فاروقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن جے۔پی کالونی، شاستری نگر، جے پور، راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 3 تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 125 گرام، حق مہر -/30,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالہادی فاروقی الامۃ: مسرت فاروقی گواہ: شریف احمد فاروقی

مسل نمبر 7463: میں جمیلہ زوجہ مکرم حامد علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن چمرا گھر مدن گنج ڈاکخانہ کشن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 18 گرام (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 12 تولہ، حق مہر -/11,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: واحد علی الامۃ: جمیلہ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7464: میں طاہرہ پروین زوجہ مکرم احسان علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 30 سال پیدائشی احمدی ساکن چمرا گھر، مدن گنج ڈاکخانہ کشن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 9 گرام (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 200 گرام، حق مہر -/11,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: واحد علی الامۃ: طاہرہ پروین گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7465: میں راحیلہ بیگم زوجہ مکرم راشد احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن خیالی ڈاکخانہ خیالی ضلع جھن جھنو صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 2.5 گرام (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 100 گرام، حق مہر: -/32,800 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: راشد احمد الامۃ: راحیلہ بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7466: میں رینا بیگم زوجہ مکرم نورالدین خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ...... خانہ داری عمر 24 سال تاریخ بیعت 2015 ساکن نیم کا کھیڑا ڈاکخانہ نیم کا کھیڑا ضلع بوندی صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 30/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: آدھا تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 200 گرام، حق مہر: -/18,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: نورالدین خان الامۃ: رینا بیگم گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7467: میں نصرت سلطانہ زوجہ مکرم عبدالحلیم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی ساکن روپن گڑھ ضلع اجمیر صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: 100 گرام، حق مہر: 30,000 روپئے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: رمضان علی الامۃ: نصرت سلطانہ گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7468: میں حنا آصف خان زوجہ مکرم آصف خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن sulkaniya bara ڈاکخانہ vaya-sankhu ضلع چورو صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: آدھا تولہ (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 8 تولہ، حق مہر -/30,551 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: خالد ملکانہ الامۃ: حنا آصف خان گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7469: میں مرزا اکمل بیگ ولد مکرم مرزا احمد بیگ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان، طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن خورابسال ضلع جے پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28/مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ناصر احمد زاہد العبد: مرزا اکمل بیگ گواہ: مرزا اعظیم بیگ

مسل نمبر 7470: میں حفیظہ خاتون زوجہ مکرم شہیدالاسلام منڈل صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 23 سال تاریخ بیعت 1995 ساکن پیپرون ڈاکخانہ پیپرون ضلع دھولپور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ کیم /اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور نقرئی: 60 گرام، حق مہر -/25,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شہیدالاسلام منڈل الامۃ: حفیظہ خاتون گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7472: میں حسنو حنا خاتون زوجہ مکرم طاہر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن پنچھ گاؤں ڈاکخانہ پنچھ گاؤں ضلع دھول پور صوبہ راجستھان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ کیم /اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 15 گرام (22 کیریٹ)، زیور نقرئی: 10 گرام، حق مہر -/30,000 روپے بذمہ خاوند۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد الامۃ: حسنو حنا خاتون گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7473: میں شیخ قمرالدین ولد مکرم شیخ انعام الدین صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال تاریخ بیعت 1990 ساکن گاؤں سانترہ پور ڈاکخانہ طاہر پور ضلع جاجپور صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18/مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شیخ علی قادر العبد: شیخ قمرالدین گواہ: عارف احمد خان غوری

مسل نمبر 7474: میں ہاجرہ تسنیم زوجہ مکرم اسداللہ گڈے صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 43 سال پیدائشی احمدی ساکن کھاری باولی ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی ۔خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد چین 1 تولہ، ایک عدد ہار 7 ماشہ، ایک عدد ہار 5 ماشہ، ایک عدد بالیاں 7 ماشہ، دو عدد ٹاپس 4 ماشہ، چار عدد انگوٹھی 1 تولہ، ایک عدد لچھا 4 ماشہ، تین عدد ناک کے بیسر 1 ماشہ، ایک عدد لاکیٹ 2 ماشہ ،زیور نقرئی: 20 تولہ، حق مہر -/10,051 روپے وصول شد۔ میرا گزارہ آمد از ٹیلرنگ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فضل محمد سوداگر الامۃ: ہاجرہ تسنیم گواہ: ظفر اللہ گڈے

مسل نمبر 7475: میں شکیل احمد ڈنڈوتی ولد مکرم محمود احمد ڈنڈوتی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن مسلم پورا ڈاکخانہ یادگیر ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ سرور احمد العبد: شکیل احمد ڈنڈوتی گواہ: فضل محمد سوداگر

مسل نمبر 7476: میں سلیم پاشاہ ولد مکرم پاڑی شاہ صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ٹیلرنگ عمر 33 سال تاریخ بیعت 2011 ساکن yadhalli ڈاکخانہ arkeri ضلع یادگیر صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ کیم /فروری

2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ٹیلرنگ ماہوار -/3000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد ابراہیم تیر گھر العبد: سلیم پاشاہ گواہ: چاند پاشاہ

مسل نمبر 7477: میں سید صادق رہبر ولد مکرم سید شکیل احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 21 سال پیدائشی احمدی ساکن پرانہ بازار ڈاکخانہ بھدرک ضلع بھدرک صوبہ اُڈیشہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/فروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ منظوری سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید گلستان عارف العبد: سید صادق رہبر گواہ: ایس. فیصل

مسل نمبر 7478: میں عماد الایمان چکوڑی ولد مکرم نذیر احمد چکوڑی صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن کھڑے بازار ڈاکخانہ بیلگام صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 15/فروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فہمیدہ خانم العبد: عماد الایمان چکوڑی گواہ: شیخ عمران

مسل نمبر 7479: میں سید اظہر ولد مکرم سید انور صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن آمبے جھری ڈاکخانہ نندپا ضلع چندر پور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 2/اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: غلام نبی خان العبد: سید اظہر گواہ: شہادت خان

مسل نمبر 7480: میں شفنہ شفیق زوجہ پی. ایس. شفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن parola peedikayil(h) ڈاکخانہ venganellur ضلع trichur صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/نومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ یور طلائی: پازیب ایک جوڑی 24 گرام، کنگن چار عدد 28 گرام، ہار دو عدد 18 گرام، انگوٹھی تین عدد 4 گرام، کان کا جھمکا ایک جوڑی 6 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ کے ہیں)، حق مہر -/1,00,000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے. نسیم احمد الامۃ: شفنہ شفیق گواہ: پی. اے. غلام احمد

مسل نمبر 7484: میں ادریس احمد میر ولد مکرم محمد انور میر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد ضلع کولگام صوبہ جموں کشمیر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 26/مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بلال احمد نائک العبد: ادریس احمد میر گواہ: عبد الباسط

مسل نمبر 7485: میں عبد الرحیم ولد مکرم عمر علی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 55 سال تاریخ بیعت 1988 ساکن pather tapajuly ڈاکخانہ balikuri ضلع بارپیٹا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22/مارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/13,130 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: تراب علی العبد: عبد الرحیم گواہ: نجم الانصاری

مسل نمبر 7486: میں سید نعیم احمد ولد مکرم سید حافظ عبد الحکیم صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 63 سال تاریخ بیعت 1989 ساکن سنجر پارک گڈلک بیرل مارکیٹ ضلع احمد آباد صوبہ گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5/دسمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک ذاتی رہائشی مکان قیمت اندازاً دس لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی. سکندر حسین پاشا العبد: سید نعیم احمد گواہ: سید کلیم ارشد

مسل نمبر 7487: میں کے. پی. اشمی زوجہ مکرم پی. ایم. شمیم احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن parola peedikayil ڈاکخانہ venganellur ضلع thrissur صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13/اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 8 گرام، حق مہر 16 گرام زیور طلائی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: پی. اے. قاسم الامۃ: کے. پی. اشمی گواہ: ٹی. ریاض احمد

مسل نمبر 7488: میں سلیم خان ولد مکرم منفُل خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 31 سال تاریخ بیعت 1998 ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/دسمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: سلیم خان گواہ: شریف احمد

مسل نمبر 7489: میں زبیر احمد اسلم ولد مکرم مبارک احمد اسلم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 41 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت یکم جنوری 2015 سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: زبیر احمد اسلم گواہ: شریف احمد

مسل نمبر 7490: میں شیر علی ولد مکرم حیدر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کنٹراکٹر عمر 45 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/دسمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار -/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شوکت علی العبد: شیر علی گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7491: میں شفیق احمد ولد مکرم بشیر احمد سندھی صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت وتجارت عمر 54 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم/جنوری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک پختہ مکان مع زمین 7.5 مرلے موضع عقب بجلی گھر قادیان، مکان ایک عدد مع زمین 5 مرلے موضع نزد مکان منیر فوٹو گرافر، نقد رقم مبلغ -/18,00,000 روپے میرا گزارہ آمد از ملازمت وتجارت ماہوار -/1,12,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد انور احمد العبد: شفیق احمد گواہ: طارق محمود

مسل نمبر 7492: میں مسرت ریحان شیخ زوجہ مکرم ریحان احمد شیخ شاہد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 22 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/جنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 60 ہزار روپے۔ زیور طلائی: سیٹ ایک عدد وزن 29.470 گرام (22 کیرٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ریحان احمد شیخ شاہد العبد: مسرت ریحان شیخ گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7493: میں اختری بیگم زوجہ مکرم شیر علی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 37 سال تاریخ بیعت 2004 ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی، بالی ایک جوڑی وزن 4 گرام 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی 400 گرام۔ حق مہر 2780 روپے وصول ہو کر ادا شد۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیر علی الامۃ: اختری بیگم گواہ: شوکت علی

مسل نمبر 7494: میں زبیدہ بیگم زوجہ مکرم زبیر احمد اسلم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 24/نومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 10.000 روپے۔ زیور طلائی: انگوٹھی دو عدد، ہار ایک عدد وزن دو تولے 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی، پازیب 2 جوڑی 10 تولے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی

اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: زبیر احمد اسلم　　الامۃ: زبیدہ بیگم　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7495: میں سید سعادت احمد نیر ولد مکرم سید آفتاب احمد نیر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید آفتاب احمد نیر　　العبد: سید سعادت احمد نیر　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7496: میں N محبوب احمد ولد مکرم M نصیر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی ساکن پارولا پیڈی کائیل، ڈاکخانہ وینگا نلّور، ضلع چیلا کرا، صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 14؍اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم نصیر احمد　　العبد: این محبوب احمد　　گواہ: ٹی. ریاض احمد

مسل نمبر 7497: میں لئیق احمد فاروقی ولد مکرم عبدالقدوس فاروقی صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 35 سال پیدائشی احمدی ساکن سیکٹر 3_862 شاستری نگر، جے پور، راجستھان بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13؍دسمبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان قیمت 14 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہوار 8000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایوب خان　　العبد: لئیق احمد فاروقی　　گواہ: عطاء الرب

مسل نمبر 7498: میں محمد اعظم ولد مکرم محبوب عالم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 38 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23؍جنوری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان مع زمین تین مرلہ (شاملاٹ) میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: شریف احمد ابن　　العبد: محمد اعظم　　گواہ: طارق محمود

مسل نمبر 7499: میں صدیقہ بیگم زوجہ مکرم محمد اعظم صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کاہلواں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23؍جنوری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ 10 ہزار روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: محمد اعظم　　الامۃ: صدیقہ بیگم　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7500: میں امین احمد ولد مکرم نعیم احمد ملکانہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کوٹھی دارالسلام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نعیم احمد ملکانہ　　العبد: امین احمد　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7501: میں حافظ سید تصور احمد عامل ولد مکرم سید مبشر احمد عامل صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کوٹھی دارالسلام قادیان ضلع گورداسپور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍نومبر 2014 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 150 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید مبشر احمد عامل　　العبد: حافظ سید تصور احمد عامل　　گواہ: سید شاہد احمد عامل

مسل نمبر 7502: میں سجنہ منصور زوجہ مکرم محمد منصور احمد کے. اے قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 25 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالسلام قادیان ضلع گورداس پور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍نومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر کے عوض میں 16 گرام طلائی زیور 22 کیرٹ۔ زیور طلائی: دو طلائی کڑے، ایک بریسلیٹ 28 گرام 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد منصور احمد کے. اے　　الامۃ: سجنہ منصور　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7503: میں قرۃ العین بنت مکرم عبدالحفیظ ناصر صاحب قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹھی دارالسلام قادیان ضلع گورداس پور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8؍دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک عدد طلائی چین کا سیٹ وزن 21.640 گرام۔ ایک عدد طلائی سیٹ وزن 18.760 گرام۔ چوڑیاں 20.800 گرام۔ زیور نقرئی: ایک پائل کا سیٹ 14 تولہ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عطاء المومن ثاقب　　الامۃ: قرۃ العین　　گواہ: عبدالحفیظ ناصر

مسل نمبر 7504: میں ریحانہ فردوس زوجہ مکرم منور احمد شاد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کوٹھی دارالسلام قادیان ضلع گورداس پور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18؍نومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 36000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: انگوٹھی ایک عدد وزن 3 گرام 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: منور احمد شاد　　الامۃ: ریحانہ فردوس　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7505: میں بشیرہ بیگم زوجہ مکرم شیخ محمد زکریا صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن کوٹھی دارالسلام قادیان ضلع گورداس پور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19؍نومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ 12000 روپے بذمہ خاوند۔ زیور طلائی: ایک ہار، چار انگوٹھیاں، ایک جوڑی بالی کل وزن 15 گرام، 22 کیرٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: شیخ محمد زکریا　　الامۃ: بشیرہ بیگم　　گواہ: محمد انور احمد

مسل نمبر 7506: میں عطیۃ الشکور زوجہ مکرم سید فاتح الدین خالد احمد فرید قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 31 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالسلام قادیان ضلع گورداس پور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 8؍دسمبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 35000 روپے۔ زیور طلائی: ہار ایک عدد، کانٹے دو جوڑی، انگوٹھی دو عدد 22 کیرٹ کل وزن 51.820 گرام۔ زیور نقرئی: وزن 88.780 گرام۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 5500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: سید وثیق الدین احمد　　الامۃ: عطیۃ الشکور　　گواہ: سید فاتح الدین خالد احمد فرید

مسل نمبر 7507: میں فہیم احمد ظفر ولد مکرم عبدالحمید ظفر صاحب مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کوٹھی دارالسلام قادیان ضلع گورداس پور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بشیر الدین　　العبد: فہیم احمد ظفر　　گواہ: طارق محمود

مسل نمبر 7508: میں نوحی فہیم زوجہ مکرم فہیم احمد ظفر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 27 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ کوٹھی دارالسلام قادیان ضلع گورداس پور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند 10000۔ زیور طلائی: کان کی بالیاں دو عدد، ٹوپس ایک عدد کل وزن 9.392 گرام میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 16 / 1 اور ماہوار آمد پر 10 / 1 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر الدین　　الامۃ: نوحی فہیم　　گواہ: طارق محمود

مسل نمبر 7509 میں ثریا ظفر زوجہ مکرم ظفر آفتاب صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت 2001 ساکن حلقہ ناصر آباد قادیان ضلع گورداس پور پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1؍اپریل 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 10 / 1 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ہاتھ کے کڑے 12.810 گرام، ہار اور ٹاپس کا سیٹ 23.620 گرام، رنگ 3.25 گرام، ٹاپس 2.71 گرام، ٹاپس 4.82 گرام، ٹاپس 4.62 گرام، رنگ 3.29 گرام، چین 3.87 گرام، نوزپن 0.26 گرام، سونے کا سیٹ 8.62 گرام، رنگ 5.67 گرام۔ زیور نقرئی، ہار اور ٹاپس سیٹ ایک عدد، پازیب دو سیٹ، انگوٹھی ایک عدد، چاندی کا چمچ ایک عدد، چاندی کی کٹوری ایک عدد کل وزن 336.850 گرام۔ حق مہر بذمہ خاوند 50000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح

چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بشیر الدین الامۃ: سریا ظفر گواہ: بدرالدین مہتاب

مسل نمبر 7510: میں نور بیگم زوجہ مکرم حاجی محمد بشیر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 58 سال پیدائشی احمدی ساکن ڈاکخانہ ڈہری ریلوٹ ضلع راجوری صوبہ جموں و کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 5رفروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 15000 روپے۔ زیور کل قیمت 15000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نثار احمد اختر الامۃ: نور بیگم گواہ: حاجی محمد بشیر

مسل نمبر 7511: میں راحلؔ احمد صدیق ولد مکرم وسیم احمد صدیق صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ دارالانوار قادیان ضلع گورداس پور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 22رفروری وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے ناصر احمد العبد: راحلؔ احمد صدیق گواہ: ناصر احمد بٹ

مسل نمبر 7512: میں شاہدہ بیگم زوجہ مکرم محمد عثمان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 50 سال پیدائشی احمدی ساکن وڈمان، ضلع محبوب نگر، صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 19رفروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر 1125 روپے۔ زیور طلائی، ہار ایک عدد 10 گرام، کان کا پھول ایک عدد 5 گرام 22 کیرٹ۔ زیور نقرئی: 15 تولہ چین۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: رفیق احمد الامۃ: شاہدہ بیگم گواہ: محمد عثمان

مسل نمبر 7513: میں اسریٰ بیگم زوجہ مکرم طاہر احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن وڈمان، لال کوٹ، ضلع محبوب نگر، صوبہ تلنگانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 23رمارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: ایک عدد ہار 30 گرام 66 کیرٹ، کان کے پھول 10 گرام، ایک انگوٹھی 5 گرام۔ زیور نقرئی، ایک عدد چین 9 تولہ۔ حق مہر مبلغ 25000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: طاہر احمد الامۃ: اسریٰ بیگم گواہ: رفیق احمد

مسل نمبر 7514: میں قسمت آرا بیگم زوجہ مکرم عبدالرحمن صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال تاریخ بیعت 1982 ساکن ملیھاٹی کاندرا، ڈاکخانہ ملیھاٹی کاندرا ضلع مرشد آباد، صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 7رمئی 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ خاکسار کے شوہر نے میرے حق مہر کے عوض جو ایک لاکھ روپے ہے، میرے نام سے زمین خریدی ہے جس کی موجودہ قیمت 175000 روپے ہے۔ زیور طلائی: کان کی بالی ایک جوڑی تین گرام۔ جائداد غیر منقولہ، مکان کی زمین 2 ڈسمل، کھیتی کی زمین 34 ڈسمل۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد صلاح الدین الامۃ: قسمت آراء بیگم گواہ: عبدالرحمن

مسل نمبر 7515: میں ایم۔انور احمد ولد مکرم ایم۔ایل محی الدین کنجو صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 61 سال پیدائشی احمدی ساکن موتامل ڈاکخانہ کوڈالی، ضلع کنور، صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16رمارچ 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار 12000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ایم۔اے مبارک العبد: ایم۔انور احمد گواہ: ٹی۔ریاض احمد

مسل نمبر 7516: میں ٹی۔وی جمیلہ زوجہ مکرم ایم۔اے انور احمد صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 55 سال پیدائشی احمدی ساکن موتامل ڈاکخانہ کوڈالی، ضلع کنور، صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 15رمارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کوڈالی میں 6.25 سینٹ زمین۔ زیور طلائی 40 گرام 22 کیرٹ۔ حق مہر 2000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم۔اے مبارک الامۃ: ٹی۔وی جمیلہ گواہ: ٹی۔ریاض احمد

مسل نمبر 7517: میں عبدالحسیب نیر ولد مکرم عبدالرؤف نیر صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن حلقہ ناصر آباد بیت الحمد کالونی قادیان ضلع گورداس پور پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 10رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 400 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: عبدالرؤف نیر العبد: عبدالحسیب نیر گواہ: منور احمد بھٹی

مسل نمبر 7518 میں سراج الدین ولد مکرم جعفر حسین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 49 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن قادریہ ساؤتھ گلی، کولسیکری پٹنم، توتوکوڑی، تامل ناڈو۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان جس کی قیمت 15 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے۔رضی اللہ العبد: سراج الدین گواہ: اے۔سید علی

مسل نمبر 7519: میں محمد فاطمہ زوجہ مکرم سراج الدین صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 45 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن کولسیکری پٹنم، توتوکوڑی، تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3رمئی 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے۔رضی اللہ الامۃ: محمد فاطمہ گواہ: ایس سید علی

مسل نمبر 7520: میں محمد یوسف ولد مکرم خمسر صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 62 سال تاریخ بیعت 1996 ساکن کولسیکری پٹنم، توتوکوڑی، تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 16رجولائی 2010 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ ایک مکان جس کی موجودہ قیمت اندازاً 4 لاکھ روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے۔رضی اللہ العبد: محمد یوسف گواہ: اے سید علی

مسل نمبر 7521: میں وحیدہ رحمن زوجہ مکرم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 46 سال تاریخ بیعت 2008 ساکن کولسیکری پٹنم، توتوکوڑی، تامل ناڈو۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26رفروری 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے۔رضی اللہ الامۃ: وحیدہ رحمن گواہ: اے۔سید علی

مسل نمبر 7522: میں محمد علی ولد مکرم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ کاروبار عمر 30 سال تاریخ بیعت 2002 ساکن کولسیکری پٹنم، توتوکوڑی، تامل ناڈو۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 30راپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از کاروبار ماہوار 10000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے۔رضی اللہ العبد: محمد علی گواہ: اے سید علی

مسل نمبر 7523: میں طاہر احمد ولد مکرم محمد یوسف صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 24 سال پیدائشی احمدی ساکن کولسیکری پٹنم، توتوکوڑی، تامل ناڈو۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 3رمئی 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: اے۔رضی اللہ العبد: محمد طاہر گواہ: اے سید علی

مسل نمبر 7524: میں اے۔سلیم اللہ ولد مکرم امان اللہ صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ فوٹو گرافی عمر 55 سال ساکن یودو منائی ویسٹ اسٹریٹ، اوڈنگوڑی، تامل ناڈو بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 26رفروری 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 2.6 سینٹ زمین قیمت اندازاً 2 لاکھ روپے۔ میرا گزارہ آمد از فوٹو گرافی ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: اے۔رضی اللہ العبد: اے سلیم اللہ گواہ: اے سید علی

بقیہ خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب از صفحہ 2

معیار تک پہنچتا ہے جسے ہم کہہ سکتے ہیں کہ جنت نظیر معاشرہ ہے۔ اس کا نظارہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں نظر آتا ہے جس کے بارے میں خدا تعالیٰ نے بھی فرمایا کہ وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ (الحشر:10) اور باوجود غریب ہونے کے دوسروں کو اپنے اوپر ترجیح دیتے تھے۔ پس جب ایسی سوچ اور ایسے عمل ہوتے ہیں تو پھر قربانیوں کی روح پیدا ہوتی ہے۔ اپنے نفس کے جذبات کو بھی انسان دباتا ہے۔ دوسروں کے لئے بھلائی چاہتا ہے اور احسان کا سلوک بھی کرتا ہے۔ اس کردار کی عظمت کی اعلیٰ ترین مثال تو ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ میں نظر آتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے اپنی بیٹی کے قاتل کو بھی معاف فرما دیا۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ کو غصہ دبانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کی کس طرح تلقین فرمائی۔ اس ضمن میں حضور انور نے کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ نے اپنے صحابہ کو غصہ دبانے اور اعلیٰ اخلاق دکھانے کی کس طرح تلقین فرمائی اور تربیت کی۔ اس بارہ میں مشہور روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خاموش رہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وہاں بیٹھے ہوئے تھے اس شخص کی باتیں سن کر مسکراتے رہے۔ جب اس شخص کی زیادتی کی انتہا ہوگئی تو حضرت ابوبکر نے اس کی کچھ باتوں کا کچھ سختی سے جواب دیا۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر ناگواری کے آثار آئے اور آپ وہاں سے اٹھ کر چلے گئے اور بعد میں حضرت ابوبکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ وہ شخص آپ کی موجودگی میں برا بھلا کہہ رہا تھا اور آپ بیٹھے رہے اور جب میں نے اس کی کچھ باتوں کا جواب دیا تو آپ غصّے میں وہاں سے تشریف لے گئے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ گالی دے رہا تھا اور تم خاموش تھے تو خدا تعالیٰ کا ایک فرشتہ تمہاری طرف سے جواب دے رہا تھا۔ لیکن جب تم نے الٹ کر جواب دیا تو فرشتہ چلا گیا اور شیطان آ گیا...... پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس طرح صحابہ کی تربیت فرمائی کہ ان کے جائز غصوں کو بھی عفو میں بدل دیا بلکہ ان کو احسان کرنے کے اسلوب سکھائے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حالت کے بارے میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی بھی اپنی ذات کی خاطر اپنے اوپر ہونے والی کسی زیادتی کا انتقام نہیں لیا۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عفو واحسان کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اِس غلام صادق کا اپنا نمونہ کیا ہے۔ اس کی ایک مثال پیش کرتا ہوں کہ ڈاکٹر مارٹن کلارک کے اقدام قتل والے مقدمے میں مولوی محمد حسین بٹالوی عیسائیوں کی طرف سے گواہ کے طور پر پیش ہوئے۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وکیل مولوی فضل دین صاحب جو ایک غیر احمدی لیکن شریف الطبع انسان تھے، وہ مولوی محمد حسین کی شہادت کو کمزور کرنے کے لئے عدالت میں ان سے یعنی مولوی صاحب سے بعض ایسے سوال کرنے لگے جو ان کے حسب نسب کے بارے میں طعن آمیز تھے۔ اس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے وکیل کو فوری روک دیا کہ میں مولوی صاحب پر ایسے سوال کرنے کی آپ کو اجازت نہیں دیتا اور یہ فرماتے ہوئے آپ نے اپنا ہاتھ فوری طور پر مولوی فضل دین صاحب وکیل کے منہ پر رکھ دیا۔ (ماخوذ از تاریخ احمدیت جلد 1 صفحہ 543 حاشیہ) تو یہ ہے وہ اعلیٰ خُلق کہ اپنے آپ کو خطرے میں ڈال کر آپ نے اپنے جانی دشمن کی عزت وآبرو کی حفاظت فرمائی۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تقویٰ اور اخلاق حسنہ کے متعلق جماعت کو کیا نصیحت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا کہ: ”اس جماعت کو تیار کرنے سے غرض یہی ہے کہ زبان، کان، آنکھ اور ہر ایک عضو سے تقویٰ سرایت کر جاوے۔ تقویٰ کا نور اس کے اندر اور باہر ہو۔ اخلاق حسنہ کا اعلیٰ نمونہ ہو اور بے جا غصّہ اور غضب وغیرہ بالکل نہ ہو“۔ فرمایا کہ ”میں نے دیکھا ہے کہ جماعت کے اکثر لوگوں میں غصّے کا نقص اب تک موجود ہے۔ تھوڑی تھوڑی سی بات پر کینہ اور بغض پیدا ہو جاتا ہے اور آپس میں لڑ جھگڑ پڑتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا جماعت میں سے کچھ حصہ نہیں ہوتا اور مَیں نہیں سمجھ سکتا کہ اس میں کیا دقّت پیش آتی ہے کہ اگر کوئی گالی دے تو دوسرا چپ کر رہے اور اس کا جواب نہ دے۔ ہر ایک جماعت کی اصلاح اوّل اخلاق سے شروع ہوا کرتی ہے۔ چاہئے کہ ابتدا میں صبر سے تربیت میں ترقی کرے اور سب سے عمدہ ترکیب یہ ہے کہ اگر کوئی بدگوئی کرے اس کے لئے دردِ دل سے دعا کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کی اصلاح کر دیوے اور دل میں کینے کو ہرگز نہ بڑھاوے۔ جیسے دنیا کے قانون ہیں ویسے خدا کا بھی قانون ہے۔ جب دنیا اپنے قانون کو نہیں چھوڑتی تو اللہ تعالیٰ اپنے قانون کو کیسے چھوڑے۔ پس جب تک تبدیلی نہیں ہوگی تب تک تمہاری قدر اس کے نزدیک کچھ نہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ حلم اور صبر اور عفو جو کہ عمدہ صفات ہیں ان کی جگہ درندگی ہو۔ اگر تم ان صفات حسنہ میں ترقی کرو گے تو بہت جلدی خدا تک پہنچ جاؤ گے“۔

سوال خطبہ جمعہ کے آخر میں حضور انور نے کن دعاؤں کی طرف توجہ دلائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: دعاؤں کی طرف مَیں دوبارہ توجہ دلاتا ہوں۔ رمضان کا جو پہلا خطبہ تھا اس میں بھی کہا تھا۔ مختصراً دوبارہ کہہ دوں کہ آجکل جماعت کی ترقی اور دشمنوں کے خطرناک منصوبوں سے بچنے کے لئے بہت دعائیں کریں اور آپ جہاں اپنے لئے دعا کر رہے ہوں گے غلبۂ اسلام کے لئے بھی بہت دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

★★★

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

رہنے کے لئے کہا تھا وہ یہاں ٹھہرے رہے پھر جب واپس آ گئے تو محکمے نے یہ سوال اٹھا دیا کہ جس افسر نے انہیں dismiss کیا تھا اس افسر کا یہ حق ہی نہیں تھا کہ وہ انہیں dismiss کرتا۔ چنانچہ وہ پھر اپنی جگہ پر بحال کئے گئے اور پچھلے مہینوں کی جو قادیان میں گزار گئے تھے تنخواہ بھی مل گئی۔

اسی طرح ایک اور مثال آپ نے منشی ظفر احمد صاحب کپورتھلوی ؓ کے ساتھ پیش آنے والے واقعہ کی دی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں مَیں منشی صاحب کے اپنے الفاظ میں اسے بیان کر دیتا ہوں وہ کہتے ہیں کہ میں جب سررشتہ دار ہو گیا اور پیشی میں کام کرتا تھا تو ایک دفعہ مسلیں وغیرہ بند کر کے قادیان چلا آیا۔ تیسرے دن میں نے اجازت چاہی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ابھی ٹھہریں پھر عرض کرنا مناسب نہ سمجھا کہ آپ ہی فرمائیں گے۔ اس پر ایک مہینہ گزر گیا ادھر مسلیں میرے گھر میں تھیں کام بند ہو گیا اور سخت خطوط آنے لگے مگر یہاں یہ حالت تھی کہ ان خطوط کے متعلق وہم بھی نہ آتا تھا کہتے ہیں میں بھول گیا سب کچھ۔ خطوط آتے ہیں آتے رہیں۔ حضور کی صحبت میں ایک ایسا لطف اور محویت تھی کہ نہ نوکری کے جانے کا خیال تھا اور نہ ہی کسی بازپرسی کا اندیشہ۔ آخر ایک نہایت ہی سخت خط وہاں سے آیا کہتے ہیں میں نے وہ خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سامنے رکھ دیا۔ آپ نے پڑھا اور فرمایا لکھ دو ہمارا آنا نہیں ہوتا۔ ہم نہیں ابھی آ سکتے۔ میں نے وہی فقرہ لکھ دیا۔ اس پر ایک مہینہ اور گزر گیا تو ایک دن فرمایا کتنے دن ہو گئے۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام آپ ہی گننے لگے اور فرمایا اچھا اب چلے جائیں میں چلا گیا اور کپورتھلہ پہنچ کر لالہ ہرچند داس مجسٹریٹ کے مکان پر گیا۔ مجسٹریٹ کی عدالت میں ہی ملازمت تھی تا کہ معلوم کروں کہ کیا فیصلہ ہوتا ہے نوکری میں رکھنا ہے نکال دیا ہے جرمانہ کرنا ہے کیا ہوا۔ جب ان کے گھر گیا تو انہوں نے کہا منشی جی آپ کو مرزا صاحب نے نہیں آنے دیا ہوگا۔ میں نے کہا ہاں تو مجسٹریٹ صاحب کہنے لگے ان کا حکم مقدم ہے۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا۔ تو حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ میاں عطاء اللہ صاحب کی روایت میں اس قدر زیادہ ہے کہ منشی صاحب مرحوم نے فرمایا کہ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ لکھ دو کہ ہم نہیں آ سکتے تو میں نے وہی الفاظ لکھ کر مجسٹریٹ کو بھجوا دیئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ یہ ایک گروہ تھا جس نے عشق کا ایسا اعلیٰ درجے کا نمونہ دکھایا کہ ہماری آنکھیں اپنی پچھلی جماعتوں کے آگے نیچی نہیں ہو سکتیں ہماری جماعت کے دوستوں میں کتنی ہی کمزوریاں ہوں کتنی ہی غفلتیں ہوں لیکن اگر حضرت موسیٰ کے صحابی ہمارے سامنے اپنا نمونہ پیش کریں تو ہم ان کے سامنے اس گروہ کا نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ اسی طرح عیسیٰ کے صحابی اگر قیامت کے دن اپنے اعلیٰ کارنامے پیش کریں تو ہم فخر کے ساتھ ان کے سامنے اپنے ان صحابہ کو پیش کر سکتے ہیں اور یہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ میری امت اور مہدی کی امت میں کیا فرق ہے تو درحقیقت ایسے ہی لوگوں کی وجہ سے فرمایا ہے۔ یہ وہ لوگ تھے جو ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم کی طرح ہر قسم کی قربانیاں کرنے والے تھے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر قسم کے مصائب برداشت کرنے کے لئے تیار رہتے تھے۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی دیکھ لو۔ ان کو خدا نے چونکہ خود جماعت میں ایک ممتاز مقام بخش دیا ہے اس لئے میں نے ان کا نام نہیں لیا ورنہ ان کی قربانیوں کے واقعات بھی حیرت انگیز ہیں۔ آپ جب قادیان میں آئے تو اس وقت بھیرے میں آپ کی پریکٹس جاری تھی مطب کھلا تھا اور کام بڑے وسیع پیمانے پر جاری تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جب آپ نے واپس جانے کی اجازت طلب کی تو آپ نے فرمایا کیا جانا ہے آپ اسی جگہ رہیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ خود اپنا سامان لینے نہیں گئے بلکہ کسی دوسرے آدمی کو بھیج کر بھیرے سے اپنا اسباب منگوایا۔ یہی وہ قربانیاں ہیں جو جماعتوں کو خدا تعالیٰ کے حضور ممتاز کیا کرتی ہیں اور یہی وہ مقام ہے جس کے حاصل کرنے کی ہر شخص کو جدوجہد کرنی چاہئے۔ خالی فلسفیانہ ایمان انسان کے کسی کام نہیں آ سکتا۔ انسان کے کام آنے والا وہی ایمان ہے جس میں عشق اور محبت کی چاشنی ہو۔ فلسفی اپنی محبت کے کتنے ہی دعوے کرے ایک دلیل بازی سے زیادہ ان کی وقعت نہیں ہوتی کیونکہ اس نے صداقت کو دل کی آنکھ سے نہیں بلکہ محض عقل کی آنکھ سے دیکھا ہوتا ہے مگر وہ جو عقل کی آنکھ سے نہیں بلکہ دل کی نگاہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی صداقت اور شعائر اللہ کو پہچان لیتا ہے اسے کوئی شخص دھوکہ نہیں دے سکتا۔ اس لئے کہ دماغ کی طرف سے فلسفہ کا ہاتھ اٹھتا ہے اور دل کی طرف سے عشق کا ہاتھ اٹھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں دل کی آنکھ سے زمانے کے امام کو پہچاننے اور اس پر ہمیشہ قائم رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ہمیشہ شعائر اللہ کو پہچاننے والے ہوں ہم اور کبھی شیطان ہمیں دھوکہ نہ دے سکے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مکرم مولوی خورشید احمد صاحب پربھاکر ابن مکرم چوہدری نواب دین صاحب کی نماز جنازہ پڑھانے کا اعلان فرمایا اور آپ کی خدمات کا تذکرہ کیا۔ اور فرمایا اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولادوں کو اور نسلوں کو بھی خلافت سے اور جماعت سے وابستہ رہنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرماتا رہے۔

★★★★

www.intactconstructions.org
وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Intact Constructions
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Manager: 09464066686
Editor : 08283058886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2013-15 Vol. 64 Thursday 6 August 2015 Issue No. 32

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
: 60 Euro
: 80 Canadian Dollar
Postal Reg. No. GDP/001/2013-15

اگر آپ لوگ تقویٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر التزام رکھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی رؤیائے صادقہ اور کشوف میں سے حصہ دے گا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 31 جولائی 2015ء بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

گزشتہ دنوں کسی نے ایک چھوٹی سی ویڈیو دکھائی کہ ایک افریقن مولوی بڑی عمر کے لوگوں کو قرآن پڑھا رہا ہے اور ذراسی غلطی پر سوٹیوں سے مار مار کر ان کا برا حال کیا ہوا تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ لوگ قرآن پڑھنے سے ہی بھاگتے ہیں اور یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں میں سے جو غیر عرب ہیں بہتوں کو قرآن کریم پڑھنا بھی نہیں آتا۔ پس اگر قرآن پڑھانا ہے تو ایسے طریقے سے پڑھانا چاہئے جس سے شوق اور محبت پیدا ہو۔

گزشتہ دنوں ایک جاپانی خاتون جو یہاں رہتی ہیں ملنے آئیں۔ انہوں نے بیعت کی کچھ عرصہ پہلے۔ انہوں نے بتایا کہ تین سال میں انہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے قرآن شریف مکمل کر لیا ختم کر لیا اور وہ کچھ سنانا بھی چاہتی تھیں۔ میں نے کہا ٹھیک ہے سنائیں۔ تو انہوں نے آیۃ الکرسی اس طرح ڈوب کر پڑھی کہ حیرت ہوتی تھی تو اصل چیز یہی ہے کہ قرآن کریم سے ایسی محبت ہو کہ اس میں ڈوب کر اسے پڑھا جائے صرف دکھاوے کے لئے قاریوں کی طرح گلے سے آوازیں نکال لینا تو مقصد نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ترتیل سے پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ ٹھہر ٹھہر کر اور جس حد تک بہترین تلفظ ادا ہو سکتا ہے ادا کر کے پڑھا جائے۔ اگر ہم کہیں کہ ہم عربوں کی طرح الفاظ کی ادائیگی کر سکتے ہیں تو یہ مشکل ہے۔ بعض حروف کی صحیح ادائیگی غیر عرب کر ہی نہیں سکتے۔ سوائے اس کے کہ عربوں میں پلے بڑھے ہوں۔ بہرحال اصل چیز تو خدا تعالیٰ کے کلام سے محبت ہے اسے حتی الوسع صحیح رنگ میں ادا کرنا چاہئے اس کی کوشش کرنی چاہئے نہ کہ صرف قاری بننا اور دکھاوے کے لئے مقابلوں میں حصہ لینا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشھد کے بجائے اسھد کہنے پر پیار کی جو نظر تھی اس کا کوئی قاری یا عرب مقابلہ نہیں کر سکتا۔

مسلمانوں کی اکثریت جیسا کہ میں نے کہا قرآن کریم پڑھنا نہیں جانتی۔ افریقہ میں بہت سے ایسے مواقع آتے ہیں کہ ہمارے مبلغین کو ابتدا سے قاعدہ پڑھانا پڑتا ہے۔ ان لوگوں کو بھی قرآن کریم پڑھانا ہے اس لئے قرآن کریم پڑھانے والے استادوں کو اس طریق سے پڑھانا چاہئے کہ قرآن کریم پڑھنے کا شوق پیدا ہو۔ اللہ تعالیٰ اس خاتون کو بھی اجر دے جنہوں نے اس جاپانی خاتون کو نہ صرف قرآن کریم پڑھایا بلکہ لگتا تھا کہ قرآن کریم کی محبت بھی پیدا کی ہے۔

پس اصل چیز قاری کی طرح قرأت نہیں اور یہ نہیں سوچنا چاہئے کہ اگر اس طرح الفاظ ادا نہ کر سکیں تو قرآن کریم ہی پڑھنا چھوڑ دیں۔ قرآن کریم پڑھنا ضروری ہے اس میں بہتری لانے کی کوشش کرنی چاہئے لیکن صرف اس بات پر کہ بعض الفاظ ہم ادا نہیں کر سکتے یا مشکل ہیں قرآن کریم کو پڑھنے سے ہی نہیں چھوڑ دینا چاہئے بلکہ تلاوت کی طرف روزانہ ہر احمدی کی توجہ ہونی چاہئے۔ ہاں یہ کوشش ضرور ہونی چاہئے جیسا کہ میں نے کہا کہ اصل کے جتنا قریب ترین ہو کر آسانی سے الفاظ کی ادائیگی ہو سکے کی جائے اور اس میں پھر بہتری پیدا کرنے کی کوشش بھی کی جائے۔

ایک عرب ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ملنے آیا تو جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو تین دفعہ دورانِ گفتگو ض کا استعمال کیا تو کہنے لگا آپ کس طرح مسیح موعود ہو سکتے ہیں آپ کو تو ضاد بھی کہنا نہیں آتا۔ اس عرب نے یہ بڑی لغو حرکت کی تھی۔

پس عرب احمدیوں کو بھی اس بات کو سامنے رکھنا چاہئے۔ عموماً اکثریت تو اس بات کو سمجھتی ہے لیکن بعض کی طبیعتوں میں کچھ فخر کی حالت بھی ہوتی ہے۔ اسلام میں تو ہر قوم کے دل جیت کر انہیں اللہ تعالیٰ کے کلام سے نہ صرف آشنا کروانا ہے بلکہ اسے پڑھنے کے لئے ان کے دلوں میں محبت بھی پیدا کرنی ہے اور ہر ایک کا الگ الگ لہجہ ہے۔ ہر ایک قرآن کریم کی محبت کی وجہ سے اسے بہترین رنگ میں پڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور کرنی بھی چاہئے اور یقیناً ترتیل کا خیال رکھنا چاہئے۔ اور جو اس بارے میں نئے مسلمان ہونے والوں کی مدد کر سکتے ہیں انہیں مدد بھی کرنی چاہئے جنہیں آتا ہو صحیح طرح پڑھنا تلفظ کے ساتھ لیکن مذاق اڑانے کی اجازت نہیں ہو سکتی۔

اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ کس طرح ہمیں اپنی حالتوں کو درست کرتے ہوئے اپنے ایمان میں اضافہ کرنا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا چاہئے حضرت مصلح موعودؓ نے جماعت کو نصیحت کرتے ہوئے ایک موقع پر فرمایا کہ اگر آپ لوگ تقویٰ وطہارت اپنے اندر پیدا کریں اور دعاؤں اور ذکر الٰہی کی عادت ڈالیں اور تہجد اور درود پر التزام رکھیں تو اللہ تعالیٰ یقیناً آپ لوگوں کو بھی رؤیائے صادقہ اور کشوف میں سے حصہ دے گا اور اپنے الہام اور کلام سے مشرف کرے گا اور زندہ معجزہ درحقیقت وہی ہوتا ہے جو انسان کی اپنی ذات میں ظاہر ہو۔ بیشک حضرت ابراہیم علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معجزے بھی بڑے ہیں مگر جہاں تک انسان کی اپنی ذات کا سوال ہوتا ہے اس کے لئے وہی معجزہ بڑا ہوتا ہے جس کا وہ اپنی ذات میں مشاہدہ کرتا ہے آجکل بھی لوگ یہی سوال کرتے ہیں اگر معجزے دیکھنے ہیں تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا بھی ضروری ہے۔

ایمان میں زیادتی اور ذاتی نشان کی مثال دیتے ہوئے آپ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف شہید صاحب کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کو دیکھ لو انہوں نے جب احمدیت قبول کی اور قادیان میں کچھ عرصہ ٹھہرنے کے بعد کابل واپس گئے تو وہاں کے گورنر نے انہیں بلایا اور کہا کہ توبہ کر لو۔ انہوں نے کہا کہ میں توبہ کس طرح کروں۔ جب میں قادیان سے چلا تھا تو اسی وقت میں نے رؤیا میں دیکھا تھا کہ مجھے ہتھکڑیاں پڑی ہوئی ہیں۔ پس جب خدا تعالیٰ نے کہا تھا کہ تمہیں اس راہ میں ہتھکڑیاں پہننی پڑیں گی تو اب میں ان ہتھکڑیوں کو اتروانے کی کس طرح کوشش کروں یہ ہتھکڑیاں میرے ہاتھوں میں پڑی رہنی چاہئیں تا کہ میرے رب کی بات پوری ہو۔ اب دیکھو انہیں یہ وثوق اور یقین اس لئے حاصل ہوا کہ انہوں نے خود ایک خواب دیکھا تھا اسی طرح خواہ کوئی کتنا ہی قلیل علم رکھتا ہو اگر وہ کوئی خواب دیکھ لے تو بزدلی کی وجہ سے وہ اس کو چھپا لے تو اور بات ہے ورنہ اپنی جھوٹی خواب پر بھی اسے اس سے زیادہ یقین ہوتا ہے۔

ایک دفعہ جب دارالبیت لدھیانے کا ذکر ہوا، 1931ء کی شوریٰ میں تو حضرت مصلح موعود نے وہاں نمائندگان کو کہا کہ میرے نزدیک یہ نہایت اہم معاملہ ہے یعنی دارالبیت لدھیانے کا معاملہ۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے خصوصیت سے اس کا ذکر کیا ہے بلکہ لدھیانے کو باب لد قرار دیا ہے جہاں دجال کے قتل کی پیشگوئی ہے۔ وہ جگہ جہاں دشمنوں کا خاتمہ ہوا دجال کا خاتمہ ہوگا ایسے مقام کے لئے جہاں قادیان سے بیعت لینے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام تشریف لے گئے جماعت میں خاص احساس ہونا چاہئے اس جگہ کا۔ حضرت خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب آپ سے بیعت لینے کی درخواست کی تو آپ نے فرمایا یہاں نہیں بیعت لی جائے گی۔ پھر لدھیانے میں بیعت لی۔ وہاں کے پیر احمد جان صاحب مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے سے پہلے ہی فوت ہو گئے تھے وہ ان لوگوں میں سے تھے جن کو خدا تعالیٰ نے دعوے سے پہلے ہی آپ پر ایمان لانے کی توفیق دی تھی جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ انہوں نے اپنی وفات کے وقت اپنے سب خاندان کو جمع کیا اور کہا کہ حضرت مرزا صاحب مسیحیت کا دعویٰ کریں گے تم سب ایمان لے آنا چنانچہ یہ سب خاندان ایمان لے آیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میرا ارادہ ہے کہ اس مقام کا خاص طور پر نقشہ بنایا جائے اور بیعت کے مقام پر ایک علیحدہ جگہ تجویز کی جائے اور نشان لگا دیا جائے اور اس موقع پر وہاں جلسہ کیا جائے۔ چالیس آدمیوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس جگہ بیعت لی تھی ان سب کے نام اس جگہ لکھ دیئے جائیں۔ حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: لدھیانہ کا گھر اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے پاس ہے وہاں جماعت نے کس حد تک اس پر عمل کیا ہے اس پر کیا ہو رہا ہے، اس وقت میرے پاس اس کا ریکارڈ نہیں ہے۔ بہرحال پتا لگ جائے گا، تو اس یادگار کو یادگار بنانے کی کوشش بہرحال کی جارہی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی کے عشق اور تعلق کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ میاں عبداللہ صاحب سنوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی اپنے اندر ایسا ہی عشق رکھتے تھے۔ ایک دفعہ وہ قادیان میں آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ملے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام ان سے کوئی کام لے رہے تھے۔ اس لئے جب میاں عبداللہ صاحب سنوری کی چھٹی ختم ہو گئی اور انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے جانے کے لئے اجازت طلب کی تو حضور نے فرمایا ابھی ٹھہر جاؤ۔ چنانچہ انہوں نے مزید رخصت کے لئے درخواست بھجوادی مگر محکمے کی طرف سے جواب آیا کہ اور چھٹی نہیں مل سکتی۔ انہوں نے اس امر کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام سے ذکر کیا تو آپ نے پھر فرمایا کہ ابھی ٹھہرو چنانچہ انہوں نے لکھ دیا کہ میں ابھی نہیں آ سکتا۔ اس پر محکمے والوں نے انہیں dismiss کر دیا سرکاری محکمہ تھا۔ چار یا چھ مہینے جتنا عرصہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انہیں

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

فون نمبر: 1800 3010 2131

اس ٹول فری نمبر پر فون کر کے آپ جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کر سکتے ہیں

شعبہ نور الاسلام کے اوقات

روزانہ صبح 9 بجے سے رات 11 بجے تک جمعہ کے روز تعطیل

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India. And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad